

نماز کا طریقہ

صالحات 120

- 41 سلام پھیرنے میں کیا نیت کرے؟
- 47 نماز توڑنے والی 33 باتیں
- 76 مسجد کی بجلی کے استعمال کا مسئلہ
- 84 سجدہ سنبھو کے بارے میں 50 مسائل
- 113 غیر مسلم یا قاصد ڈاکٹر کے کہنے پر کرسی پر نماز

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، ہانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

کاملاً مستحکم
العشاق الیہ

محمد الیاس عطار قادری رضوی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ،
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

نماز کا طریقہ (حنفی)

یا اللہ پاک! جو کوئی رسالہ: "نماز کا طریقہ" (115 صفحات) پورا پڑھ یا سن لے اُس کو پکا نمازی اور جنت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوسی بنا۔ آمین۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے بعد حمد و ثنا و دُرود شریف پڑھنے والے

سے فرمایا: "دُعَا مَنَّا! قَبُولُ كِي جَائے كِي، سُوَال كَر! دِيَا جَائے كَا۔" (نسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے عاشقانِ رسول! قرآن و حدیث میں نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل اور نہ پڑھنے کی

سخت سزائیں بیان کی گئی ہیں، چنانچہ پارہ 28 سُورَةُ الْمُنْفِقُونَ آیت 9 میں ارشادِ ربّانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! تمہارے

أَمْوَالِكُمْ وَلَا أَوْلَادِكُمْ عَنْ

مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے

ذَكَرِ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ

غافل نہ کرے، اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۹﴾

نقصان میں ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرو پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

امام محمد بن احمد ذہبی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ تَقَلُّبُ کرتے ہیں: مُقَسِّرِینِ کَرَامِ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں ”اللہ پاک کے ذکر“ سے مراد پانچ نمازیں ہیں، پس جو شخص اپنے مال یعنی خرید و فروخت، معیشت و روزگار، ساز و سامان اور اولاد میں مصروف رہے اور وقت پر نماز نہ پڑھے وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔ (کتابُ الْکَبَائِرِ ص ۲۰)

قیامت کا سب سے پہلا سوال

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا، اگر وہ دُرست ہوئی تو اُس نے کامیابی پائی اور اگر اُس میں کمی ہوئی تو وہ رُسوا ہوا اور اُس نے نقصان اٹھایا۔“ (مُعْجَمِ اَوْسَطِ ج ۳ ص ۳۲ حدیث ۳۷۸۲)

نمازی کیلئے نور

اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جو شخص نماز کی حفاظت کرے، اُس کے لیے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اُس کے لیے بروز قیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل ہوگی اور نہ نجات۔ اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“ (مسند امام احمد ج ۲ ص ۵۷۴ حدیث ۶۵۸۷)

کون، کس کے ساتھ اٹھے گا!

اے نجات کے طلب گارو! امام محمد بن احمد ذہبی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ تَقَلُّبُ کرتے ہیں، بعض علمائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں: بے نمازی کو ان چار (قارون، فرعون، ہامان اور

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر بڑو پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

اُبی بن خَلَف (کے ساتھ اس لیے اٹھایا جائے گا کہ لوگ عموماً دولت، حکومت، وزارت اور تجارت کی وجہ سے نماز ترک کرتے ہیں۔ جو دولت کے باعث نماز ترک کرے گا تو اُس کا قارون کے ساتھ حشر ہوگا، جو حکومت کی مشغولیت کے سبب نماز نہیں پڑھے گا اُس کا حشر (یعنی قیامت میں اٹھایا جاتا) فرعون کے ساتھ ہوگا، اگر ترک نماز کا سبب وزارت ہوگی تو فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز چھوڑے گا تو اس کو مکے شریف کے بدنام کافر تاجر اُبی بن خَلَف کے ساتھ بروز قیامت اٹھایا جائے گا۔

(کتاب الکبائر ص ۲۱)

شدید زخمی حالت میں نماز

جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی: يَا امير المؤمنين! نماز (کا وقت ہے)۔ فرمایا: جی ہاں، سُنئے! ”جو شخص نماز ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شدید زخمی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔

(کتاب الکبائر ص ۲۲)

پانچ نمازوں، وُضُو اور رَمَضانُ المَبَارَك کے عَظِيمُ الشَّانِ فضائل

امام فقہ ابو اللیث سمرقندی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نے (تالیفی بزرگ) حضرت کعبُ الأَخْبَار رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ سے نَقْل کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ”تَوَرَّيْتُ“ کے کسی مقام میں پڑھا (اللہ پاک فرماتا ہے): اے موسیٰ! فجر کی دو رکعتیں احمد اور اس کی اُمّت ادا کرے گی، جو انہیں

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر دس مرتبہ ڈرو پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

پڑھے گا اُس دن رات کے سارے گناہ اُس کے بخشش دوں گا اور وہ میرے ذمے میں ہوگا۔ اے موسیٰ! ظہر کی چار رکعتیں احمد اور اس کی اُمت پڑھے گی انہیں پہلی رکعت کے عوض (یعنی بدلے) بخشش دوں گا اور دُوسری کے بدلے ان (کی نیکیوں) کا پلہ بھاری کر دوں گا اور تیسری کے لیے فرشتے مُوَكَّل (م۔ اُک۔ کُل یعنی مُقَرَّر) کروں گا کہ تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کریں گے اور ان کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اور چوتھی کے بدلے اُن کیلئے آسمان کے دروازے کُشاہد کر (یعنی کھول) دوں گا، بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں اُن پر مُشتاقانہ (یعنی شوق بھری) نَظَر ڈالیں گی۔ اے موسیٰ! عَصْر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی اُمت ادا کرے گی تو ہفت (یعنی ساتوں) آسمان وزمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا، سب ہی ان کی مغفرت چاہیں گے اور ملائکہ (یعنی فرشتے) جس کی مغفرت چاہیں میں اُسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسیٰ! مغرب کی تین رکعت ہیں، انہیں احمد اور اس کی اُمت پڑھے گی (تو) آسمان کے سارے دروازے ان کے لیے کھول دوں گا، جس حاجت کا سوال کریں گے اُسے پورا ہی کر دوں گا۔ اے موسیٰ! شَقِيقُ ذُوبِ جَانِے کے وَثِّتُ یعنی عشا کی چار رکعتیں ہیں، پڑھیں گے انہیں احمد اور ان کی اُمت، وہ دُنْيَا وَمَا فِيهَا (یعنی دنیا اور اس کی ہر چیز) سے اُن کے لیے بہتر ہیں، وہ انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسے اپنی ماؤں کے پیٹ سے

دینہ

۱۔ امام اعظم ابوحنیفہ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کے نزدیک شَقِيقُ اُس سفیدی کا نام ہے جو مغرب میں سرخی ڈوبنے کے بعد صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (بخاری)

پیدا ہوئے۔ اے موسیٰ! وضو کریں گے احمد اور اس کی اُمت جیسا کہ میرا حکم ہے، میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرے کے عوض (ع۔ وض۔ یعنی بدلے) کہ پانی سے ٹپکے، ایک جنت جس کا عَرْض (یعنی پھیلاؤ) آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہوگا۔ اے موسیٰ! ایک مہینے کے ہر سال روزے رکھیں گے احمد اور اس کی اُمت اور وہ ماہِ رَمَضان ہے، میں عطا فرماؤں گا اس کے ہر دن کے روزے کے عوض (یعنی بدلے) جنت میں ایک شہر اور عطا کروں گا اس میں نقل کے بدلے فرض کا ثواب اور اس میں لَيْلَةُ الْقَدْرِ کروں گا، جو اس مہینے میں شرم ساری و صدق (یعنی شرمندگی و سچائی) سے ایک بار استغفار (یعنی توبہ) کرے گا اگر اسی شب یا اسی مہینے بھر میں مر گیا اسے تیس شہیدوں کا ثواب عطا فرماؤں گا۔ (حاشیہ فتاویٰ رضویہ (نخجہ) ج ۵ ص ۵۴۵ تا ۵۴۶)

نماز کب نُو رانی ہوتی ہے اور کب تاریک؟

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہو، اس کے رُکوع، سُجود اور قراءت (قراءت) کو مکمل کرے تو نماز کہتی ہے: ”اللہ پاک تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔“ پھر اس نماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے چمک اور نُور ہوتا ہے، پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نماز اس نمازی کی شفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکوع، سُجود اور قراءت مکمل نہ کرے تو نماز کہتی ہے: ”اللہ پاک تجھے ضائع کر دے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔“

فَرْمَانَ مُصَطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس بار ڈر دو پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (بخاری، ۱)

پھر اُس نماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی (یعنی اندھیری) چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پڑانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے مُنہ پر مارا جاتا ہے۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۱۴۳ حدیث ۲۱۴۰)

----- تو دین محمدی پر نہیں مرو گے!

حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ رَوَايَت كَرْتِي هِي: حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رُكُوع و سُجُود پورے ادا نہیں کر رہا تھا، جب اس نے نماز پڑھ لی تو اُس سے فرمایا: ”تم نے (کابل) نماز نہیں پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتقال کر جاؤ تو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے طریقے پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔“ (بخاری ج ۱ ص ۲۸۴ حدیث ۸۰۸)

سُنَنِ نَسَائِي كِي رَوَايَت مِي سِي يِهِي هِي كِه اُپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِي پُوچھا: تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس سال سے۔ فرمایا: تم نے چالیس سال سے (کابل) نماز نہیں پڑھی اور اگر اسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دین محمدی عَلَيَّ صَلَواتُ السَّلَامِ پر نہیں مرو گے۔

(نسائی ص ۲۲۵ حدیث ۱۳۰۹)

نماز کا پور

حضرت سیدنا ابوقتاہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: ”لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے۔“ عَرَضُ كِي

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (مجاہد: اذق)

گئی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟“ فرمایا: ”(اس طرح کہ) زُكُوع اور تَجْدِے پورے نہ کرے۔“ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۸ ص ۳۸۶ حدیث ۲۲۷۰۰)

چور کی دو قسمیں

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِسْ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہو مال کے چور سے نماز کا چور بدتر (یعنی زیادہ بُرا) ہے، کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو (چوری کے مال سے) کچھ نہ کچھ نَفْع بھی اٹھا لیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا، اس کے لئے نَفْع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور، اللہ پاک کا حق۔ یہ حالت اُن کی ہے جو نماز کو ناقص (خامیوں بھری) پڑھتے ہیں، اس سے وہ لوگ دُرسِ عبرت حاصل کریں جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔ (مرآة المناجیح ج ۲ ص ۷۸ ملخصاً)

اپنی نمازیں دُرست کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل مسلمانوں کی بھاری تعداد نماز نہیں پڑھتی اور جو پڑھتے ہیں اُن کی اکثریت معلومات کی کمی کے باعث صحیح طریقے سے نماز پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ یہاں نماز پڑھنے کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے، براہ مہربانی! بہت زیادہ غور سے اسے پڑھئے اور اپنی نمازیں دُرست کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ

فرمانِ فیصلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ زود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (صحیح ابوان)

نماز کا طریقہ (خفی)

باوضو قبلہ رو اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلیں کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائیے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر (NORMAL) رکھے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں، نظر سجدے کی جگہ ہو۔ اب جو نماز پڑھنی ہے اُس کی نیت یعنی دل میں اس کا پکا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ مُسْتَحَب ہے (مَثَلًا نیت کی میں نے آج کی نظر کی چار رکعت فرض نماز کی، اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیجئے: پیچھے اس امام کے) اب تکبیر تحریر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گڈی الٹی کلائی کے سرے پر ہے اور بیچ کی تین انگلیاں الٹی کلائی کی پیٹھ پر اور اُگٹھا اور چھٹکلیا (چھٹنگل۔ یعنی سب سے چھوٹی انگلی) کلائی کے اُعلٰی بِنعل۔ اب اس طرح ٹھاپڑھئے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ،
وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

پاک ہے تو اے اللہ پاک! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام بزرگت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود (یعنی عبادت کے لائق) نہیں۔

پھر تَعَوُّذ پڑھئے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ میں اللہ پاک کی پناہ میں آتا ہوں شیطانِ مردود سے۔

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر ڈر و پاک نہ چڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

پھر تسمیہ پڑھے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

پھر مکمل ”سُورَةُ الْفَاتِحَةِ“ پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا، روز جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بیکے ہوؤں کا۔

”سُورَةُ الْفَاتِحَةِ“ ختم کر کے آہستہ سے امین کہئے۔ پھر تین آیات یا ایک

بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سورت مثلاً سُورَةُ الْاِخْلَاصِ پڑھے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔

اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر دُورِ دُورِ پاكِ كى كَثْرَت كَرُو بے شَك تَهَارَا جَه پَر دُورِ دُورِ پاكِ پڑھنا تَهَارے لے پاكِز كى كَابَعَثْ هے۔ (پہلی)

اب اللہ اکبر کہتے ہوئے رُكُوع میں جائیے اور گُھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیے کہ ہتھیلیاں گُھٹنوں پر اور انگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور ایک طرف فقط اُگٹوٹھا، اور پیٹھ پیچھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اور نچا نچانہ ہو اور نظر قدموں پر ہو، کم از کم تین بار رُكُوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہئے۔ پھر تَسْمِيعِ یعنی سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیے، اس کھڑے ہونے کو قَوْمہ کہتے ہیں۔ اگر آپ مُتَفَرِّد ہیں یعنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے بعد کہئے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَآلِكَ الْحَمْدُ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح سجدے میں جائیے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح سر رکھے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈی لگے اور پیشانی زمین پر جم جائے، نظر ناک پر ہے، بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھے۔ (ہاں اگر جماعت سے پڑھتے ہوئے صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھے) اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کا رُخ اس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں انگلیوں کے پیٹ (یعنی انگلیوں کے تلووں کے ابھرے ہوئے حصے) زمین پر جئے رہیں۔ ہتھیلیاں پیچھی رہیں اور انگلیاں قبلہ رُو رہیں مگر کلاسیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھے۔ اور اب کم از کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

۱: یعنی پاكِ كى مِيرَا عَقَلْتِ وَاللّٰهُ دُرُودُ كَار۔ ۲: یعنی اللہ پاكِ نے اُس كى سُن كى جس نے اُس كى تَعْرِيف كى۔

۳: یعنی اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں۔ ۴: یعنی پاكِ كى ہے مِيرَا پَر دُورِ دُورِ كَا رَسْب سے بلند۔

فَرَمَانَ فِصْلًا ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور دو گھبراؤ دو گھبراؤ اور شریف نہ پڑھے تو دو لوگوں میں سے جو سب سے تمیز مند ہے۔ (مسند امام)

پڑھئے پھر سر اس طرح اٹھائیے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی انگلیاں قبلہ رخ کر دیجئے اور الٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جائیے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی جانب اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے پاس ہوں، (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں) اور کم از کم ایک بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی مقدار ٹھہریئے (جلسے میں اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي کہہ لینا مستحب ہے) پھر اللَّهُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے پہلے سجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اسی طرح پہلے سر اٹھائیے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جائیے۔ اُٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگائیے۔ یہ آپ کی ایک رُكْعَت پوری ہوئی۔ اب دوسری رُكْعَت میں صرف بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ پڑھ کر قراءت شروع کر دیجئے اور پہلے کی طرح رُكُوع اور سجدے کر کے سیدھا قدم کھڑا کر کے الٹا قدم بچھا کر بیٹھ جائیے۔ اب تَشَهُد (ت۔ شہ۔ ہد) پڑھئے:

اَلْحَيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔

تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ پاک ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ پاک کی رحمتیں

(طہرائی)

فرمانِ فیصلہ: صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر ڈرؤ اور پڑھو کہ تمہارا رُوح مجھ تک پہنچتا ہے۔

اور بڑکتیں۔ سلام ہویم پر اور اللہ پاک کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

جب تَشَهُد میں لَفْظِ لَا کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا لیجئے اور چُھنگلیا (یعنی سب سے چھوٹی انگلی) اور پُٹھر یعنی اس کے برابر والی انگلی کو ہتھیلی سے ملادیتے اور (اَشْهَدُ اَنْ كُفْرًا بَعْدَ) لَفْظِ لَا کہتے ہی کلمے کی انگلی اٹھائیے مگر اس کو ادھر ادھر مت ہلایئے اور لَفْظِ الْاٰی پر گر ادیتے اور فوراً سب انگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیئے اور اسی طرح پڑھئے، مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں اَلْحَمْدُ شریف کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں۔ تَعَدُّهُ اٰخِرَہ میں تَشَهُد کے بعد رُو و ابراہیم پڑھئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ پاک! ڈرؤ و بیعت (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے ڈرؤ و بیعت (پیغمبر) ابراہیم پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کے لائق، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ پاک! بَرَکَت نازل کر (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے بَرَکَت نازل فرمائی (پیغمبر) ابراہیم اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق، بزرگی والا ہے۔

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَابًا لِأَنِّي نَأْسُ مِنَ اللهِ بِأَنَّكَ كَرَامِي بِرَبِّكَ وَشَرِيفٌ بِرَأْسِي بِغَيْرِ أَتَمِّهِ كَيْ تُوَدَّ بِكَ وَأُوَدُّ بِكَ مُرَادًا مِنْ أَلْفِي - (شعب الایمان)

ذُرُودِ شَرِيفٍ فِي "مُحَمَّد" (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) أَوْ "أَبِرَائِمِيم" (عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ)

کے مبارک ناموں کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔

پھر کوئی سی دعائے ماثورہ (یعنی قرآن کریم یا حدیث پاک میں آئی ہوئی دعا) پڑھے،

مثلاً یہ دعا پڑھ لیجئے:

(اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنْتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -

(اے اللہ پاک!) اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں

عذاب دوزخ سے بچا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں (یعنی سیدھے) کندھے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

وَرَحْمَةُ اللهِ کہئے اور اسی طرح بائیں (یعنی اٹنی) طرف۔ اب نماز ختم ہوئی۔ (اخذوا زینہا شریعت

ج ۱ ص ۵۰۶ تا ۵۰۷ و نیز) یہ نماز کا طریقہ امام یا تنہا مرد کا ہے۔ مُشْتَدِي (یعنی جماعت سے پڑھنے والے)

کیلئے اس میں بعض باتیں جائز نہیں مثلاً امام کے پیچھے سُورَةُ الْفَاتِحَةِ یا کوئی اور سُورَت پڑھنا۔

اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فریق ہے

اسلامی بہنیں تکبیر تحریر کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں اور چادر سے باہر نہ

نکالیں، قیام میں الٹی ہتھیلی دونوں چھاتیوں (یعنی پستانوں) پر رکھ کر اس کے اوپر سیدھی ہتھیلی

رکھیں۔ رُكُوع میں تھوڑا جھکیں یعنی اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیں اور گھٹنوں کو نہ

پکڑیں اور انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ

فَرَمَانَ فَصَلِّ صَلِّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے حج پر روزِ جمعہ و دو سہارا ڈر دیا پاک پڑھا اس کے دو سال کے نانا عاف ہوں گے۔ (صحیح ابوامح)

کریں۔ سجدہ سمٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں، سجدے اور قعدے دونوں میں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں۔ قعدے میں الٹی سرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور الٹا ہاتھ الٹی ران کے بیچ میں رکھیں۔ باقی سب طریقہ اسی طرح ہے۔

دونوں مُتَوَجِّہ ہوں!

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے دیئے ہوئے اس طریقہ نماز میں بعض باتیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور اکثر جگہ نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھٹنے سے سجدہ سہواً واجب اور بعض سنت مؤکدہ ہیں کہ جس کا ایک آدھ بار چھوڑنا بُرا اور چھوڑنے کی عادت گناہ اور بعض مستحب کہ کریں تو ثواب، نہ کریں تو گناہ نہیں۔ (ماخذ از بہار شریعت ج ۱ ص ۵۰۷ وغیرہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

”یا اللہ“ کے چھ حروف کی نسبت نماز کی 6 شرائط

﴿1﴾ طہارت: نماز کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا

ہے اُس جگہ کا قدرِ مانع نجاست (یعنی اتنی ناپاکی کہ جس سے نماز نہیں ہوتی اُس) سے پاک ہونا ضروری ہے۔ (شرح الوصایۃ ج ۱ ص ۱۰۶ ملخصاً) بے وضو ہونے یا غسلِ فرض ہونے کی

(ابن عدی)

فرمانِ فیصلہ: صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: بَجْهِ بَرَدُو دُو شَرِيفِ بَرَدُو، اللّٰهُ يٰٓاَكْتَمِ بِرَحْمَتِ بِيْعِيْ كَا۔

صورت میں نماز نہیں ہوتی ﴿نماز کے لیے طہارت (پاک ہونا) ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماء کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۲۸۲) ﴿ناپاک جگہ پر موٹا کپڑا بچھا کر نماز پڑھی اور نجاست (یعنی ناپاکی) کی رنگت یا بوحسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی ﴿اگر تجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس (یعنی ناپاک) زمین پر پڑتے ہوں، تو مُضِر (یعنی نماز کیلئے نقصان دہ) نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۷۸) ﴿اگر نجس (یعنی ناپاک) جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی، جو شتر کے کام میں نہیں آسکتا، یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو، نماز نہ ہوئی اور اگر شیشے پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست (یعنی ناپاکی) ہے، اگرچہ نمایاں (یعنی نظر آرہی) ہو، نماز ہوگی۔ (ایضاً)

﴿2﴾ شتر عورت: مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اعضاء: مُنہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے پشت پا (یعنی قدموں کے اوپری حصے) کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے۔ البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں سے نیچے تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مُشْتٰی پہ قول پر نماز درست ہے ﴿اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا جلد (SKIN) کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔﴾

دینہ

۱: ملخص از فتاویٰ رضویہ مؤخر ج ۶ ص ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲؛ ناخود آرز بہار شریعت ج ۱ ص ۴۸۰، عالمگیری ج ۱ ص ۵۸

فرمانِ فیصلہ: ضلیٰ اللہ علیہ و اللہ وسلم: حج پر کثرت سے ڈرو، پاک پلاسو، بٹکے تیار رکھو، پڑھو، پاک پڑھنا تمہارے نمازوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

باریک لباس میں نماز پڑھنا

آج کل باریک کپڑوں کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پا جامہ پہننا جس سے ران یا ستر کا کوئی حصہ چمکتا ہو علاوہ نماز کے بھی پہننا گناہ ہے (جب کہ اس کے اوپر سے بھی کسی دوسرے کپڑے نے ڈھانپا ہوا نہ ہو)۔ سگِ مدینہ عقیٰ عَضَّ نے بارہا باریک کپڑے کا پا جامہ پہنے ہوئے اسلامی بھائیوں کو ہاتھوں ہاتھ کپڑے تبدیل کرنے یا پا جامے پر تہبند کی طرح چادر باندھنے کا مشورہ دیا ہے۔ براہِ مہربانی ”سوٹ پیس“ خریدتے وقت اس کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ کر اُجالے میں دیکھ لیجئے کہ ہاتھ کی رنگت تو نظر نہیں آتی۔

ستر سے چپکا ہوا لباس پہن کر نماز پڑھنا

دبیز (یعنی مونا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے (ستر میں شامل کسی) عُضْو کی ہیئت (ہے۔ اٹھ یعنی شکل و صورت گولائی اور اُبھار وغیرہ) معلوم ہوتی ہو، ایسے کپڑے سے اگرچہ نماز ہو جائے گی مگر اُس عُضْو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (دلائل مختار ج ۲، ص ۱۰۳) ایسا لباس لوگوں کے سامنے پہننا منہج ہے اور عورتوں کے لئے بدرجہ اولیٰ مُمانعت۔ (بہار شریعت ج ۱، ص ۴۸۰)

عورتیں نماز میں باریک چادریں نہ پہنیں

بعض عورتیں مکمل وغیرہ کی باریک چادر نماز میں اُڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اُن اَعْضا کا رنگ نظر آتا ہے جن کا چھپانا ضروری ہے ایسے

فَرَمَانَ فِصْحًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمِ تَابِشِ بَعْدِ پڑھنا، دیکھا کہ توجہ تک میرا نام اس میں رہے گا، مجھے اس کی سنت (یعنی بخشش کا وہ) کرتے رہیں گے۔ (جو ان کا)

لباس میں بھی نماز نہیں ہوتی۔

﴿3﴾ **اِسْتِقْبَالِ قِبْلَةٍ**: یعنی نماز میں قبلے یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا ﴿3﴾ نمازی نے بلا عذر

(یعنی مجبوری کے بغیر) جان بوجھ کر قبلے سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلے کی طرف ہو گیا نماز

فاسد ہو (یعنی ٹوٹ) گئی اور اگر بلا قصد (یعنی بغیر ارادہ) پھر گیا اور بقدر تین بار ”سُبْحٰنَ اللّٰهِ“ کہنے

کے وقفے سے پہلے واپس قبلہ رُخ ہو گیا تو فاسد نہ ہوئی ﴿4﴾ اگر صرف منہ قبلے سے پھیرا تو

واجب ہے کہ فوراً قبلے کی طرف منہ کر لے اور نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ تحریمی

ہے ﴿5﴾ اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلے کی شناخت (یعنی پہچان) کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی

ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تَحْوِی (ت۔ ح۔ ری) کیجئے یعنی سوچئے

اور جہدہ قبلہ ہونا دل پر تجھے ادھر ہی رُخ کر لیجئے آپ کے حق میں وہی قبلہ ہے ﴿6﴾ تَحْوِی

کر کے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلے کی طرف نماز نہیں پڑھی، نماز ہو گئی لوٹانے کی حاجت

نہیں ﴿7﴾ ایک شخص تَحْوِی کر کے (سوچ کر) نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اُس کی دیکھا دیکھی

اُسی سمت نماز پڑھے گا تو نہیں ہوگی دوسرے کے لئے بھی تَحْوِی کرنے کا حکم ہے۔ ﴿8﴾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

﴿4﴾ **وَقْتُ**: یعنی جو نماز پڑھنی ہے اُس کا ”وقت“ ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج کی نماز

۱۔ مُنْبِئَةُ النَّصَلِيِّ ص ۱۶۳، اَلْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۱ ص ۴۹۷، بہار شریعت ج ۱ ص ۴۹۱، ح: نُورُ الْمُفْتَاحِ وَرَدُّ الْفُحْتَارِ ج ۲

ص ۱۴۳، تَنْبِيْهُ الْاَبْصَارِ ج ۲ ص ۱۴۳، بہار شریعت ج ۱ ص ۴۸۹، ح: رَدُّ الْفُحْتَارِ ج ۲ ص ۱۴۳، بہار شریعت ج ۱ ص ۴۹۰

فَرَمَانِ فِصْلَةٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوچھ پراک دن میں 50 بار زود پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے معاف کروں (یعنی باجلاؤں) گا۔ (ابن ماجہ)

عصر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے اگر وقت عصر شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی ﴿﴾ آج کل ترقی کا دور ہے، اب اوقات کی معلومات زیادہ مشکل نہیں رہی، وقت معلوم کرنے کے لیے گھڑیاں موجود ہیں۔ پہلے لوگ سورج، چاند اور ستارے دیکھ کر وقت معلوم کرتے تھے۔ اب بھی انہیں ذرائع سے معلوم کر کے توقیت (توقیت) دان علمنا ہماری سہولت کے لیے اوقات نماز و سحر و افطار کا نقشہ تیار کرتے ہیں اور عموماً ہماری مساجد میں یہ نقشے آویزاں بھی ہوتے ہیں ﴿﴾ اسلامی بہنوں کے لئے اول وقت میں نماز فجر ادا کرنا مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے پھر پڑھیں۔

(دُرُومُخْتَارٌ ج ۲ ص ۳۰)

بِسْمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے زیرِ اہتمام ”مجلس توقیت“ گزشتہ کئی سالوں سے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی تحقیق کے مطابق دنیا بھر کے مسلمانوں کی دُرُست اوقات نماز و سمت قبلہ سے متعلق رہنمائی کیلئے کوشاں ہے۔ (تادمِ تحریر) پاکستان کے درجنوں بڑے شہروں کے نظامِ اوقات (TIME TABLE) شائع ہو چکے جو ”مکتبۃ المدینہ“ کی متعلقہ شاخوں سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ مزید ملک و بیرون ملک کے کثیر شہروں کے ”نظامِ اوقات“ کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ ان نظامِ اوقات میں شہروں کے پھیلاؤ اور بلند عمارات کا لحاظ رکھنے کے ساتھ ساتھ آئندہ 26 سالوں کا ممکن فرق بھی شرعی احتیاط کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ہر سال اوقات نماز میں کچھ فرق آجاتا ہے جو ہر چوتھے سال تقریباً دُرُست ہو جاتا ہے لہذا مزید درستی کیلئے آئندہ 26 سالوں کا ممکن فرق بھی شرعی احتیاط کے ساتھ شامل کیا گیا نیز مجلس کے تحت تیار ہونے والی مختلف موبائل ایپلیکیشنز، آن لائن نظامِ اوقات کے علاوہ اوقات الصلوٰۃ سافٹ ویئر کے ذریعے بھی دنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات کیلئے نظامِ اوقات و سمت قبلہ معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِرُؤْيَا قِيَامَاتِ أُولَىٰ مِنْ سَمَرَةٍ تَرِيْبُ تَرِيْبُ وَوَكَا جَسَّ نَسْتِ دِيَا شِيْخِجْ بِرُؤْيَا وَدَرِيْوَكَ پَرُئِيْ سَمَرَةٍ هُوِيْ لَسَّ۔ (ترمذی)

تین مکروہ اوقات

﴿۱﴾ طُلُوعِ آفتاب سے لے کر بیس منٹ بعد تک ﴿۲﴾ غروبِ آفتاب سے بیس منٹ پہلے ﴿۳﴾ نَصْفُ النَّهَارِ یعنی ضُحُوْہ کُبْرَى سے لے کر زوالِ آفتاب تک۔ ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا۔ یوں ہی سجدہ تلاوت بھی ناجائز ہے۔ ہاں اگر اُس دن کی نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شروع ہو گیا تو پڑھ لے، البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۰۴؛ ملخصاً)

نَصْفُ النَّهَارِ شرعی معلوم کرنے کا طریقہ

نَصْفُ النَّهَارِ سے مراد، ”نَصْفُ النَّهَارِ شرعی سے نَصْفُ النَّهَارِ حقیقی“، یعنی آفتاب ڈھلنے (یعنی زوالِ آفتاب) تک ہے جس کو ضُحُوْہ کُبْرَى کہتے ہیں یعنی طُلُوعِ فَجْرِ سے غروبِ آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر برابر دو حصے کریں، پہلے حصے کے ختم پر ابتدائے نَصْفِ النَّهَارِ شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب (یعنی سورج) ڈھلنے تک وقت استیوا و ممالکت ہر نماز

۱۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”27 واجبات حج اور تفصیل احکام“ صفحہ 147 پر تین اوقات مکروہ کے حاشیے پر لکھا ہے: ”بیس منٹ بطور احتیاط ہیں ورنہ اصل ممنوع وقت بیس منٹ سے کچھ کم ہے۔“ یاد رہے! بہارِ شریعت میں جو 20 منٹ لکھا ہے وہ پاک و ہند یا اسی عرض پلاذ پر واقع دیگر ممالک (جیسے عرب ممالک وغیرہ) کے لئے تقریباً (یعنی بطور اندازہ۔ تخمینی طور پر۔ تریب تریب) ہے نہ کہ حقیقی۔ یہ مقدار پاکستان میں (کراچی کیلئے 14 تا 15 منٹ لاہور کیلئے 14.5 تا 16 منٹ) 20 منٹ سے کم ہے۔ اور استوائی ممالک (یعنی انڈونیشیا، کینیا اور برازیل وغیرہ) میں یہ مقدار تقریباً 12 منٹ ہوگی پھر جیسے جیسے عرض بلد (LATITUDE) بڑھتا جائے گا یہ مقدار بھی بڑھتی جائے گی۔ لہذا برطانیہ و قزلب و جوار کے لئے 19 تا 25 منٹ جبکہ ناروے و قزلب و جوار کیلئے اس سے بھی زیادہ ہوگا۔

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمٌ نَحْوُ بَرَاكٍ مَرْتِدٍ وَرُؤُوسٌ حَالِ اللَّهِ بِأَكْثَرِ أَسْرٍ رَحْمَتٍ يَحْتَمِلُ بِحَيْثُ أَرَادَ أَسْرَ كَعَمَلٍ فِيهِ رَسَائِلُ لِقَاتِهِ۔ (ترمذی)

ہے۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۴۵۴)

دورانِ نمازِ عصرِ مکروہِ وقتِ داخل ہو جائے تو؟

غروبِ آفتاب سے کم سے کم 20 منٹ قبل نمازِ عصر کا سلام پھر جانا مناسبت ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”نمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے (نماز) ختم ہو جائے۔“ (فتاویٰ رضویہ، نغز ج ۲ ص ۱۰۶)

”پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز میں تطویل (تط۔ وئیل) کی (یعنی طول دیا) کہ وقتِ کراہت و شطِ نماز (یعنی نماز کے دوران) میں آ گیا جب بھی اس پر اعتراض نہیں۔“ (ایضاً ص ۱۳۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿5﴾ نِيَّةٌ: نِيَّةٌ دَلَّ كَيْفَ ارَادَے کا نام ہے ﴿﴾ زَبَان سے نِيَّةٌ کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نِيَّةٌ حاضر ہوتے ہوئے زَبَان سے کہہ لینا مُسْتَحَب ہے۔ عَرَبِي میں کہنا بھی ضروری نہیں اُرْدُو وغیرہ کسی بھی زَبَان میں کہہ سکتے ہیں ﴿﴾ نِيَّةٌ میں زَبَان سے کہنے کا اِخْتِبَار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظُہْرِ کی نِيَّةٌ ہو اور زَبَان سے لفظِ عَصْرِ نکلتا ہے بھی ظُہْرِ کی نماز ہوگی ﴿﴾ نِيَّةٌ کا ادنیٰ (یعنی کم ترین) دَرَجَہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتا دے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی ﴿﴾ فَرَضِ نماز میں نِيَّةٌ فَرَضِ بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نِيَّةٌ ہو کہ آج کی ظُہْرِ کی فَرَضِ نماز پڑھتا ہوں ﴿﴾

دیکھ

۱۔ تَنْدُويزُ الْأَبْصَارِ ج ۲ ص ۱۱۱؛ ۲۔ مَلْعَمُ أَرْوَرُ مَخْتَارِ ج ۲ ص ۱۱۳؛ ۳۔ نَدْوِي مَخْتَارُ وَرَدَاتِ الْمَخْتَارِ ج ۲ ص ۱۱۲؛ ۴۔ أَيْضًا ص ۱۱۳؛ ۵۔ أَيْضًا ص ۱۱۲

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حُبُّ حَوَارِيزِمْ جَوْجُ بَدْرُوؤُكَ كَثْرَتُ كَرِيْمٍ أَوْ بَوَابِ كَرَمٍ قِيَامَتِ كَدَمِ فِي اس كَاتِفًا وَوَدُوؤُكَ كَا... (شعب الایمان)

﴿صَحَّحَ (أَخَّحَ) لَيْعِنُ دُرُسْتُ تَرِيْنُ﴾ یہ ہے کہ نفل، سنت اور تراویح میں مُطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سُنَّتِ وَوَقْتُ كِي نِيَّتِ كَرِيْمٍ اور باقی سُنَّتوں میں سُنَّتِ يَاسِرْ كَارِيْمِيْنِهٖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي مُتَابَعَتِ (يعني بِرَوِي) كِي نِيَّتِ كَرِيْمٍ، اس لئے کہ لَبْحُضُ مَشَاحِخِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ اِنْ فِي مُطْلَقِ نَمَازِ كِي نِيَّتِ كَوْنًا كَافِي قَرَارِ دِيْتِي هِيْنَ ﴿نَمَازِ نَفْلِ فِي مُطْلَقِ نَمَازِ كِي نِيَّتِ كَافِي هِيْ اِغْرَ چ نَفْلِ نِيَّتِ فِي نِهٖ هُوَ﴾ يِهٖ نِيَّتِ كِي ”منه میرا قبلہ شریف کی طرف ہے“ شَرْطُ نَهِيْ نِهٖ مُتَقَدِّرِي نِيَّتِ اِقْتِدَا يِهٖ نِيَّتِ كِي كِهٖ جُو نَمَازِ اِمَامِ كِي وَهِي نَمَازِ مِيْرِي، تُو جَا زِهِيْ ﴿نَمَازِ جَنَازَهٗ كِي نِيَّتِ يِهٖ هِيْ﴾ ”نماز اللہ پاک کے لئے اور دُعَا اِسْمِيَّتِ كِي لِيْمِيْ“، وَاجِبِ فِي وَاجِبِ كِي نِيَّتِ كَرِنَا ضَرُورِي هِيْ اُوْرَا سِيْ مُعَيَّنِ (FIX) بَهِي كِهِيْ مِثْلًا عِيْدِ الْفِطْرِ، عِيْدِ الْاَضْحَى، نَذْرٌ، نَمَازِ بَعْدِ طَوَافِ (وَاجِبِ الطَّوَافِ) يَا وَهٗ نَفْلِ نَمَازِ جِسْ كُو جَانِ بُو جِهٗ كَرِ فَاسِدِ كِيَا (يعني تُو زَا) هُوَ كِهٖ اُسْ كِي قَضَا بَهِي وَاجِبِ هُوَ جَاتِي هِيْ ﴿سَجْدَهٗ مُشْكِرٌ: اِغْرَ چ نَفْلِ هِيْ مِغْرَ اِسْ فِي بَهِي نِيَّتِ ضَرُورِي هِيْ مِثْلًا دَلْ فِي يِهٖ نِيَّتِ هُوَ كِهٖ فِي سَجْدَهٗ مُشْكِرٌ كَرِتَا هُوْنَ﴾ ﴿سَجْدَهٗ سَهْوِ فِي بَهِي ”صَاحِبِ نَهْزِ الْفَالِقِ“ كِهٖ زَرِيْدِكِ نِيَّتِ ضَرُورِي هِيْ لِيْعِنِ اُسْ وَوَقْتُ دَلْ فِي يِهٖ نِيَّتِ هُوَ كِهٖ فِي سَجْدَهٗ سَهْوِ كَرِتَا هُوْنَ۔

(بہار شریعت ج ۶ ص ۹۸)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿6﴾ تَبْكِيْمِ تَحْرِيمِيْمِهٖ: سِرْ كَارِيْمِ دُوْعَا لَمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ”اللَّهُ اَكْبَرُ“ سِي نَمَازِ شُرُوعِ

دینہ

لَا نَبِيَّةَ الْبَعْدَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ۱۲۷۷۲۲۵: ۱: لَا يُؤْمَخْتَارُ وَرَدًا الْمُخْتَارُ ج ۲ ص ۱۱۶: ۳: لَا يُؤْمَخْتَارُ ج ۲ ص ۱۱۹: ۴: بَهَارِ شَرِيْعَتِ ج ۶ ص ۹۹: ۵: لَا يُؤْمَخْتَارُ

وَرَدًا الْمُخْتَارُ ج ۲ ص ۱۱۶: ۶: لَا يُؤْمَخْتَارُ ج ۲ ص ۱۱۹: ۷: لَا يُؤْمَخْتَارُ ج ۲ ص ۱۲۰: ۸: لَا يُؤْمَخْتَارُ ج ۲ ص ۱۲۰

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَمْعٌ بِرَأْسِ بَارِدٍ وَرُؤُوسًا بَعْدَ أَنْ يَكْتُمَ بِرَأْسِهِ وَيَقْرَأُ بِرَأْسِهِ بِمَا يَجْتَنِبُ. (عبرالذوق)

فرماتے (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۰۰) ﴿۱﴾ نماز جنازہ میں تکبیر تحریرتہ رُکُن ہے، باقی نمازوں میں شرط۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۱۰۹)

”بِسْمِ اللّٰهِ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے نماز کے 7 فرائض

﴿1﴾ تکبیر تحریرتہ ﴿2﴾ قیام (یعنی کھڑا ہونا) ﴿3﴾ قراءت (یعنی قرآن پاک کی ایک آیت اپنی یاد پر زبانی پڑھنا) ﴿4﴾ رُكُوع ﴿5﴾ سُجُود ﴿6﴾ قَعْدَةُ اٰخِيْرَةِ (یعنی نماز کے آخر میں مکمل التَّحِيَّات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا) ﴿7﴾ حُرُوفٌ بِصُنْعِهِ (یعنی اپنے ارادے سے نماز سے باہر آنا)۔
(ردِّ مُخْتَار ج ۲ ص ۵۸ تا ۱۷۰، بہار شریعت ج ۱ ص ۵۰۷)

﴿1﴾ تکبیر تحریرتہ: دَر حَقِيقَتِ تَكْبِيْرٍ تَحْرِيْمَةٍ (یعنی تکبیر اولیٰ۔ پہلی تکبیر) شرائط نماز میں سے ہے مگر نماز کے افعال سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے اسے نماز کے فرائض سے بھی شمار کیا گیا ہے (غنیہ ص ۲۵۶) ﴿۱﴾ مُقْتَدِي نے تکبیر تحریرتہ کا لفظ ”اللہ“ امام کے ساتھ کہا مگر ”اکبر“ امام سے پہلے ختم کر چکا نماز نہ ہوئی (عالمگیری ج ۱ ص ۶۸) ﴿۱﴾ محفوظ طریقہ یہ ہے کہ جب امام اللہ اکبر کے آخری حصے ”بِر“ پر پہنچے تب مقتدی اپنی تکبیر کہنا شروع کرے۔

امام رُكُوع میں ہو تو شامل ہونے کا طریقہ

﴿۱﴾ امام کو رُكُوع میں پایا اور تکبیر تحریرتہ کہتا ہو اور رُكُوع میں گیا یعنی تکبیر تحریرتہ اس وقت ختم ہوئی (جب)

فَرَمَانَ فِصْلًا ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِبْتُمْ رَسُولًا يَرُدُّوهُ بِرَأْسِهِ لِيُخْبِرَكُمْ بِمَا فِي بَيْتِهِمْ مِنْ جَنَانٍ أَوْ كَرَامٍ - (بخاری ج ۱ ص ۶۹)

کہ (اتنا جھک چکا تھا کہ) ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(امام رکوع میں ہوتے ہی پہلے بالکل سیدھے کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ پوری کہہ لیجئے، اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع کیلئے جھکئے، امام کے ساتھ اگر رُکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگی مگر امام رُکوع سے اٹھنے لگا تھا مگر اس کا بھی اتنا جھکاؤ باقی تھا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں اسی کیفیت میں جو کہ رُکوع کا آدنی یعنی کم ترین درجہ ہے آپ بھی جھک کر اتنی ہی شرکت کرنے میں کامیاب ہو گئے تو رُکعت مل گئی اگر آپ کے رُکوع میں داخل ہونے سے قبل امام کھڑا ہو گیا تو رُکعت نہ ملی) جو شخص تکبیر کے تَلْفَظ پر قادر نہ ہو مگر گونا گونا گویا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو گئی ہو اس پر تَلْفَظ لازم نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔

(نور المختار ج ۲ ص ۲۲۰)

اللہ یا اکبیر یا اکبیر کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

لَفْظِ اللَّهِ كَوَاللَّهِ، يَا أَكْبَرُ كَوَالأَكْبَرُ یا اكْبَارُ کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معانی فارسیہ (یعنی کفریہ معنی) سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافر ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۹۰۹) نمازیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں پیچھے آواز پہنچانے والے تکبیروں (یعنی تکبیریں کہہ کر دوسروں تک آواز پہنچانے والوں) کی ایک تعداد علم کی کمی کے باعث آج کل ”اَكْبَرُ“ کو ”اَكْبَارُ“ کہتی سنائی دیتی ہے۔ اس طرح ان کی اپنی نماز بھی ضائع اور ان کی آواز پر جو لوگ انتقالات کرتے یعنی نماز کے ارکان ادا کرتے ہیں ان کی نماز بھی نہیں ہوتی۔ لہذا بغیر سیکھے کبھی مُکَبِّر نہیں بننا چاہئے

پہلی رُکعت کا رُکوع مل گیا تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

فَرَمَانَ مِصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جُهِدْ بِرَدِّهِ وَجُهِدْ بِرَدِّهِ بِمَا جِئْتَ بِهَذَا مِنْهُ وَأَرَادَ أَنْ يَكُونَ كَمَا أَرَادَ أَنْ يَكُونَ (فَرَسِ الْأَخْبَارِ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿2﴾ قِيَامٌ: کسی کی جائز قیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو ﴿1﴾ قیام اُتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءت ہے۔ بَقْدَر قراءتِ فَرَضِ قِيَامِ بھي فَرَضٌ، بَقْدَرِ رَوَاجِبِ وَاجِبِ اور بَقْدَرِ رَسَنَتِ سَنَتِ۔ یہ حکم پہلی رُكْعَتِ كے سوا اور رُكْعَتوں كا ہے، رُكْعَتِ اَوَّلِي (یعنی پہلی رُكْعَتِ) ميں قِيَامِ فَرَضِ ميں مقدارِ تكبيرِ تحريره بھي شامل هوكي اور قِيَامِ مَسْنُونِ ميں مقدارِ شَنَا وَتَعَوُّذِ وَتَشْمِيَةِ بھي ﴿2﴾ فَرَضٌ، وَثَرٌ، عِيدِينَ اور سَنَتِ فَجْرِ ميں قِيَامِ فَرَضِ هے۔ اَرَبِلَا عُدْرَتِ صَحِيحِ كُونِي يَهْ نَمَازِيں بيٹھ كر ادا كرے گا تونہ هوں گي۔ (بهارِ شريعت ج ۱ ص ۵۱۰)

نوافل بیٹھ کر پڑھنا

کھڑے ہو کر پڑھنے کی قُدْرَتِ (یعنی طاقت) ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ فرمانِ مِصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: ”بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف (یعنی آدھی) ہے۔“ اَلْبَشَّةُ عُدْرَتِ كِي وَجْهٌ سَيَّ بِيْطْهَ كَرِ پڑھے تو ثواب ميں كمي نہ هوكي۔ يه جو آج كل عام رَوَاجِ پڑگيا هے كه نفلِ بيٹھ كر پڑھا كرتے هیں بظاير يه معلوم هوتا هے كه شايد بيٹھ كر پڑھنے كو افضل سمجھتے هیں، ايسا هے تو اُن كا خيال غلط هے۔ وَثَرِ كے بعد جو دو رُكْعَتِ نفلِ پڑھتے هیں اُن كا بھي يهِي حُكْمُ هے كه كھڑے هوكر پڑھنا افضل هے۔ اور اِس ميں اُس حديث سے دليل لانا كه حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وَثَرِ كے

۱: نَدْوَى مُخْتَارِ وَرَدَاتِ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۱۶۳؛ ۲: اَيْضًا ج ۱: بهارِ شريعت ج ۱ ص ۵۱۰؛ ۳: مُسْلِمٌ ص ۳۷۰ حديث ۷۳۰

فرمانِ فیصلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرو پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ صحیح نہیں کہ یہ حضور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے خصوصیات (یعنی خصوصیات) میں سے ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۷۰) قیام کے مزید احکام اسی رسالے کے صفحہ 104 تا 115 پر ”کرسی پر نماز“ میں پڑھے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿3﴾ قراءت: ﴿قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حُرُوفِ تَخْرِج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر مُتَمَاز (یعنی نمایاں) ہو جائے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۱۱)

پڑھنے کی تعریف

﴿آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ خود سُن لے﴾ ﴿ایضاً﴾ ﴿اگر حُرُوفِ تَوْحِيح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رُکاوٹ مثلاً شور و غل یا ثقلِ سَمَاعَت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی﴾ ﴿ایضاً﴾ ﴿اگرچہ خود نہ سنا ضروری ہے مگر یہ احتیاط رہے کہ برسی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءت بلکہ تسبیحات وغیرہ کی آواز بھی دوسروں تک نہ پہنچے﴾ ﴿نماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا ہے اس سے بھی یہی مراد ہے کہ کم از کم اتنی آواز ہو کہ خود سُن سکے مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے یا جانور ذبح کرنے کے لئے اللہ پاک کا نام لینے میں اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سُن سکے۔ دُرُودِ شَرِيف وغیرہ اور ادا پڑھتے ہوئے بھی کم از کم اتنی آواز ہونی چاہئے کہ خود سُن سکے جبھی پڑھنا کہلائے گا﴾ ﴿مُطْلَقاً﴾ ﴿ایک آیت پڑھنا فرض کی

ل: بہار شریعت ج ۱ ص ۵۱۲، عالمگیری ج ۱ ص ۶۹

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْفَحُ نِيَّاتِكِ خَاكٌ أَوْ دُجُوبٌ كَيْ يَأْسَ بِمِرَاذِكِ بَوَّابُ وَهُوَ مَجْهُدٌ يَرْزُقُ دُيَاكَ نَبِيًّا - (ترمذی)

دور لگتوں میں اور وِثْر، سُنَّ (یعنی سُنَّتوں) اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و مُتَقَرِّد (یعنی تبا نماز پڑھنے والے) پرفرض ہے۔

(تراقی الفلاح ص ۱۲۸)

امام کی قراءت مُقَدِّم کیلئے کافی ہے

❁ مُقَدِّم (یعنی جماعت میں شامل) کو نماز میں قراءت جائز نہیں نہ **سُورَةُ الْفَاتِحَةِ** نہ آیت۔ نہ ہر می (یعنی آہستہ قراءت والی) نماز میں نہ جہری (یعنی بلند آواز سے قراءت والی) نماز میں، امام کی قراءت مُقَدِّم کے لئے بھی کافی ہے ۱۔ قَرَضَ کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا قَطُّطًا ایک میں کی نماز فاسد ہو (یعنی ٹوٹ) گئی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

نماز میں قراءت کس طرح کرے

❁ قَرْضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں مُتَوَسِّط (یعنی درمیانے) انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مد کا جو وَرَجَبِ قَارِیوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے، اس لئے کہ تَرْتِیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے ۲۔ آج کل کے اکثر حُفَّاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے، **يَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ** کے سوا کسی لفظ کا پتا نہیں چلنا، نہ تَصْحِيحِ حُرُوفِ (یعنی نہ حُرُوفِ کی دُرُوسْت ادا کی) ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تَفَاخُرُ (یعنی فخر) ہوتا ہے کہ فُلَانِ اس قدر جلد پڑھتا ہے! حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام اور سَخْتِ حرام ہے ۳۔

۱۔ ۲۔

۱: بہار شریعت ج ۱ ص ۵۱۲ ۲: نذرِ مختار و رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۳۲۰ ۳: بہار شریعت ج ۱ ص ۴۷

فَرَمَانَ فِصْحًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر دس مرتبہ ڈرو پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

حُرُوف کی صحیح ادائیگی ضروری ہے

اکثر لوگ ”ط، ت، س، ص، ث، ا، ع، ه، ح اور ض ذ ظ“ میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُرُوف بدل جانے سے اگر معنی فاسد ہو گئے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۵۷، مَلْفَمًا) مثلاً جس نے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ میں ”عَظِيمِ“ کو ”عَزِيمِ“ (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہذا جس سے ”عَظِيمِ“ صحیح ادا نہ ہو وہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْكَرِيمِ“ پڑھے۔

(قانون شریعت حصہ اول ص ۱۸۶، زَلَّ الْفَحْجَارُ ج ۲ ص ۲۴۲)

خبردار! خبردار! خبردار!

جس سے حُرُوف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر مشق (PRACTICE) کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ اُس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حُرُوف صحیح ادا کر سکتا ہو۔ اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن کریم صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۷۰، مَلْفَمًا) جس نے رات دن کوشش کی مگر سیکھنے میں ناکام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح حُرُوف ادا ہوتے ہی نہیں اس کے لئے لازمی ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشش کرے اور زمانہ کوشش (یعنی کوشش کے دنوں) میں وہ معذور ہے اس کی اپنی نماز

فَرَمَانَ فِصْلًا عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

ہو جائے گی مگر صحیح پڑھنے والوں کی امامت ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں جو خُوف اس کے اپنے غَلَط ہیں وہی دوسروں کے بھی غَلَط ہوں تو زمانہ کوشش (یعنی کوشش کے دنوں) میں ایسوں کی امامت کر سکتا ہے اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اس کی نماز ہی نہیں ہوتی تو دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی!

(اختر مفاتیح رضویہ منقرّحہ ج ۶ ص ۲۰۴)

مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ

اے عاشقانِ رسول! آپ نے قراءت کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا۔ واقعی وہ مسلمان بڑا محروم ہے جو درست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَاشِقَانِ رَسُولِ كِي مَدَنِي تَحْرِيك، ”دعوتِ اسلامی“ کے بے شمار مدارس بنام ”مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ“ قائم ہیں، ان میں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم حفظ و ناظرہ کی نفعت تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز دعوتِ اسلامی کی طرف سے دنیا بھر میں ہزاروں مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ (برائے بالغان) بھی قائم ہیں۔ جن میں عموماً بعد نمازِ عشا اسلامی بھائیوں کو خُروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم اور ساتھ ساتھ سنتوں کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اسی طرح اسلامی بہنوں کیلئے بھی بے شمار مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ (برائے بالغات) بھی قائم ہیں۔ کاش! ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے، اسلامی بہنیں بھی یہی کریں، اِنْ شَاءَ اللَّهُ پھر تو ہر طرف تعلیم قرآن کی بہار آجائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

دُعا ہے یا خُدا! تعلیمِ قرآن عام ہو جائے

تلاوتِ شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر شام و صبح اور بارگاہِ دو پاک پر چاہا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (بخاری، ۱۸۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

﴿4﴾ رُكُوع: اتنا جھلکانا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائے یہ رُكُوع کا ادنیٰ (یعنی کم ترین)

درجہ ہے اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”اللہ پاک بندے کی اُس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رُكُوع و سُجُود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔“ یعنی جو رُكُوع و سُجُود میں کم از کم ایک بار ”سُبْحَانَ اللهِ“ کہنے کی مقدار نہ ٹھہرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

﴿5﴾ سُجُود: فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ

کروں، منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنچے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔“

﴿ہر رُكُوع میں دو بار سجدہ فرض ہے۔﴾ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۳)

سجّدے میں پاؤں کی انگلیوں کا مسئلہ

﴿پیشانی کا زمین پر جتنا سجدے کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط، تو اگر

کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف

انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلے سے بہت لوگ غافل ہیں۔ (ایضاً) سجدے

میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا فرض ہے اور ہر پاؤں کی اکثر (مثلاً تین تین) انگلیوں

کا پیٹ زمین پر لگنا واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۵۳ ملخصاً)

لاذکر مختار ج ۲ ص ۱۶۵؛ بہار شریعت ج ۱ ص ۵۱۳؛ سنن ابی امام احمد ج ۳ ص ۶۱۲ حدیث ۱۰۸۰۳؛ نسلم ج ۳ ص ۲۰۳ حدیث ۴۹۰

فرمانِ فیصلہ: صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا اس نے جہنم کی۔ (مجاہد: ۱)

کارپیٹ پر سجدہ کرنے کا طریقہ

❖ کسی نرم چیز مثلاً گھاس (جیسا کہ باغ کی ہریالی)، رُوئی کے گدیے یا قالین (CARPET) وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں! ❖ آج کل اکثر مساجد میں کار پیٹ (CARPET) بچھائے جاتے ہیں اور بعض جگہ کار پیٹ کے نیچے فوم بھی بچھا دیتے ہیں کار پیٹ پر سجدہ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا ہے کہ پیشانی اچھی طرح جم جائے ورنہ نماز نہ ہوگی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعداء (یعنی دوبارہ پڑھنی ضروری) ہوگی! ❖ کمائی دار (یعنی اسپرنگ والے) گدے پر پیشانی خوب نہیں جمتی لہذا (اس پر) نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۴)

کارپیٹ کے نقصانات

کار پیٹ سے ایک تو سجدے میں دشواری ہوتی ہے، نیز عموماً اس کی صفائی نہیں ہو پاتی لہذا میل کچیل اور گرد و غبار وغیرہ جمع ہوتا، کھانے پینے کی چیزیں گرتیں اور طرح طرح کے جراثیم پرورش پاتے ہیں، سجدے میں سانس کے ذریعے جراثیم، دھول کے ذرات اور کار پیٹ کے روئیں وغیرہ اندر داخل ہو سکتے ہیں، کار پیٹ کا رُوں پھپھروں میں جا کر چپک جانے کی صورت میں معاذ اللہ کینسر ہو سکتا ہے۔ بسا اوقات بچے کار پیٹ پر تے (یعنی الٹی) یا پیشاب وغیرہ کر ڈالتے، بلایاں گندگی کرتیں، چُو ہے اور چھپکیاں میگنیاں کرتے ہیں۔ کار پیٹ ناپاک

۱: عالمگیری ج ۱ ص ۷۰ ۲: ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۴ وغیرہ

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر روزِ جمعہ زود و شریف پڑھے گائیں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (صحیح ابوحامد)

ہو جانے کی صورت میں عموماً شرعی طریقے سے پاک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی جاتی۔ کاش! مسجدوں اور گھروں وغیرہ میں سخت ضرورت کے علاوہ کار پیٹ بچھانے کا رواج ہی ختم ہو جاتا۔

کار پیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کار پیٹ (CARPET) کا ناپاک حصہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ

پانی ٹپکنا موٹوف ہو (یعنی رُک) جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکائیے حتیٰ کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے گا تو کار پیٹ پاک ہو جائے گا۔ ایسا نازک کپڑا کہ نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو وہ بھی اسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کار پیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مثلاً دریا، یا نہر میں یا پائپ یا ٹیوٹی (ٹل) کھول کر اُس کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کار پیٹ پر پچھہ پیشاب کر دے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے پچھہ یا پچھی کا پیشاب بھی (بڑوں کے پیشاب ہی کی طرح) ناپاک ہوتا ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کار سالہ ”کپڑے پاک کرنے کا طریقہ“ نیز بہار شریعت جلد اول صفحہ 396 تا 405 کا مطالعہ فرمائیے)

﴿6﴾ **قعدہ اخیرہ**: یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری

پوری تَشَهُد (یعنی مکمل التَّحِيَّات) رُسُولُهُ تَک پڑھ لی جائے، قَرَضُ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۰)

چار رکعت والے قرض میں چوتھی رکعت (رُک - عت) کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر ڈر دیا تو پاک نہ چڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

تجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا تجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا تجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا تجدہ کر لیا ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت مزید ملا لے۔ (غنیہ ص ۲۹۰، بہار شریعت ج ۱ ص ۵۱۶)

﴿7﴾ **خُرُوجُ الْبُصْنِجِ**: یعنی ”قَدَّهٗ الْآخِرِہ کے بعد قُضِدَ اِسْلَامِ پھیر کر نماز سے فارغ ہونا۔“

سلام کے علاوہ کوئی اور کام قُضِدَ اِکْرَے گا تو نماز دہرانا (یعنی دوبارہ ادا کرنا) واجب ہوگا، بلا ارادہ کوئی ایسا کام پایا گیا جو نماز میں نہیں کیا جاسکتا تو نماز باطل ہوگی، سرے سے پڑھنا فرض رہے گا۔

(سنی ہفتی زیور ص ۲۰۴)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

**”قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا
کے تیس حروف کی نسبت سے 30 سے زائد واجبات**

﴿1﴾ تکبیر تحریرہ میں لفظ ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ ہونا ﴿2﴾ قُضُوں کی تیسری اور چوتھی

رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں مکمل اَلْحَمْدُ شَرِیْف (کہ اس کے ایک حرف کا تکرار بھی تکرار واجب ہے) پڑھنا، سُورَتِ مَلَانَا یا قرآن پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے

برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں مَثَلًا ۱ وَالْفَجْرِ ۱ وَ لَیَالِیْ عَشْرِ ۱ وَالشَّفَعِ وَالْوَتْرِ ۱

پڑھنا۔ ان آیات کے حُرُوف کی تعداد 25 بنتی ہے۔ (جذ المستارج ص ۳ ص ۱۰۳ ملخصاً) ﴿3﴾ ہر

رکعت میں سُورَتِ سے پہلے ایک ہی بار اَلْحَمْدُ شَرِیْف پڑھنا ﴿4﴾ اَلْحَمْدُ شَرِیْف اور سُورَتِ

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسَّے پاس میرا ذکر ہو اور دو مجھ پر پڑو و شریف نہ پڑھے تو دو لوگوں میں سے جسوں میں سے جسوں میں سے۔ (سنن ابی داؤد)

کے درمیان ”امین“ اور ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا ﴿5﴾ قراءت کے فوراً بعد رُکوع کرنا ﴿6﴾ ایک سجدے کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل (یعنی فاصلے کا سبب) نہ ہو ﴿7﴾ تعدیل ارکان یعنی رُکوع، سُجود، قُومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار ”سُبْحٰنَ اللّٰهِ“ کہنے کی مقدار ٹھہرنا یوں ہیں ﴿8﴾ قُومہ یعنی رُکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (بعض جلد باز لوگ سیدھے کھڑے نہیں ہوتے اس طرح ان کا واجب چھوٹ جاتا ہے) ﴿9﴾ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰهِ کہنے کی مقدار سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہوتا ہے) ﴿10﴾ قَعْدَةُ اَوَّلٰی واجب ہے اگرچہ نماز نفل ہو ﴿11﴾ قِرْض، وِثْر اور سُنَّتِ مُؤَكَّدَہ میں تَشَهُّد (یعنی اَلْتَحِيَّات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا ﴿12﴾ دونوں قَعْدوں میں ”تَشَهُّد“ مکمل (یعنی اَلْتَحِيَّات سے لے کر وَرَسُوْلُهُ تک پوری) پڑھنا۔ یوں ہیں جتنے قَعْدے کرنے پڑیں سب میں پورا تَشَهُّد واجب ہے۔ ایک حَرْف بھی اگر چھوڑے گا ترک واجب ہوگا ﴿13﴾ قِرْض، وِثْر اور سُنَّتِ مُؤَكَّدَہ کے قَعْدَةُ اَوَّلٰی (یعنی پہلے قَعْدے) میں تَشَهُّد کے بعد اگر بے خیالی میں ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ يَا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا“ کہہ لیا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا (یعنی نئے سرے سے پڑھنا) واجب ہے۔ ﴿14﴾ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ ”السَّلَام“ کہنا دونوں بار واجب ہے۔ لفظ ”عَلَيْكُمْ“ واجب نہیں ﴿15﴾ وِثْر میں تکبیر قُنُوْت کہنا ﴿16﴾ وِثْر میں دُعَاے قُنُوْت پڑھنا

﴿17﴾ عیدین (یعنی دنوں عیدوں کی نمازوں) کی چھ تکبیریں ﴿18﴾ عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رُکوع اور اس تکبیر کیلئے لفظ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ ہونا ﴿19﴾ ”جہڑی نماز“ مثلاً مغرب و عشا کی پہلی اور دوسری رکعت اور فجر، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتر کی ہر رکعت میں امام کو جہڑ (یعنی اتنی بلند آواز کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صرف اڈل میں ہیں سُن سکیں) سے قراءت کرنا ﴿20﴾ غیر جہڑی نماز (مثلاً ظہر و عصر) میں آہستہ قراءت کرنا ﴿21﴾ ہر فرض و واجب کا اُس کی جگہ ہونا ﴿22﴾ رُکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا ﴿23﴾ سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا ﴿24﴾ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا ﴿25﴾ چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا ﴿26﴾ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا ﴿27﴾ سجدہ سہو واجب ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا ﴿28﴾ دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر (یعنی تین بار ”سُبْحٰنَ اللّٰہِ“ کہنے میں جتنا وقت لگتا ہے اتنا) وقفہ نہ ہونا ﴿29﴾ امام جب قراءت کرے خواہ بلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے مقتدی (یعنی جو جماعت میں شامل ہے اُس) کا چُپ رہنا ﴿30﴾ قراءت کے سوا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا ﴿31﴾ الفاظ تشہد سے ان کے معانی کا قصد اور انشاء ضروری ہے، گویا اللہ پاک کے لیے تحیّت (یعنی حمد و ثنا) کرتا ہے اور نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اپنے اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعہ معراج کی حکایت مد نظر ہو۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۱۷-۱۰۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

فَرْمَانِ فَصْلًا ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَابُ ابْنِ مَالٍ سَأَلَ عَنْهُ جَاكُوعُ دَرَّارِيُّ بِرَزْوَدِ شَرِيفٍ بِرَأْسِ غَيْرِ أَتَمَّ كَيْفَ تَوَدُّوا مُرَادًا مِنْهُ - (شعب الایمان)

نماز کی تقریباً 95 سنتیں تکمیر تحریمہ کی سنتیں

- ﴿1﴾ تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا ﴿2﴾ ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر (نارمل - NORMAL)
- چھوڑنا، یعنی نہ بالکل ملا دیجئے نہ بہ تکلف کشادہ (یعنی کھلی) رکھئے ﴿3﴾ ہتھیلیوں اور انگلیوں کا پیٹ قبلہ رُو ہونا ﴿4﴾ تکبیر (تحریمہ) کے وقت سر نہ جھکانا ﴿5﴾ تکبیر (تحریمہ) یعنی پہلی تکبیر اللہ اکبر شروع کرنے سے پہلے ہی دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھالینا اسی طرح ﴿6﴾ تکبیر قنوت اور ﴿7﴾ تکبیراتِ عیدین میں بھی کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہتے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں ﴿8﴾ امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر ﴿9﴾ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور ﴿10﴾ سلام کہنا (حاجت سے بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے)
- ﴿11﴾ تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا سنت ہے (بعض لوگ تکبیر اُذنی کے بعد ہاتھ لٹکا دیتے ہیں یا کُھنیاں پیچھے کی طرف جھلانے کے بعد ہاتھ باندھتے ہیں ان کا یہ فعل سنت سے ہٹ کر ہے) ﴿12﴾ امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیراتِ انتقال سب میں جہر (یعنی بلند آواز) مسنون ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۲۰-۵۲۱)

قیام کی سنتیں

- ﴿13﴾ مزدناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اُلٹے ہاتھ کی کلائی کے جوڑ (WRIST JOINT) پر، چھنگلیا (یعنی ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی) اور انگوٹھا کلائی کے اَعْلَ بَعْلَ اور باقی انگلیاں ہاتھ کی کلائی کی پشت پر رکھے ﴿14﴾ پہلے ثنا ﴿15﴾ پھر تَعُوذُ (تَعُوذُ وَذُ

فَرَمَانَ مُصَلِّئًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر روزِ جمعہ و دو سو بار دُؤدِ پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے نانا و نانا بھائی ہوں گے۔ (صحیح ابوحامد)

﴿16﴾ پھر تَسْمِيَةَ (یعنی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) پڑھنا ﴿17﴾ ان تینوں کو بلا وقفہ ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنا ﴿18﴾ ان سب کو آہستہ پڑھنا ﴿19﴾ امین کہنا ﴿20﴾ اس کو بھی آہستہ کہنا ﴿21﴾ تکبیرِ اُولیٰ کے فوراً بعد ثنا پڑھنا (نماز میں تَعَوُّذُ وَ تَسْمِيَةَ (پڑھنا) قراءت کے تابع ہیں اور مُقْتَدِیٰ پر قراءت نہیں لہذا تَعَوُّذُ وَ تَسْمِيَةَ بھی مُقْتَدِیٰ کیلئے سُنَّتِ نہیں۔ ہاں جس مُقْتَدِیٰ کی کوئی رُکْعَتِ فوت ہوگئی ہو وہ اپنی باقی رُکْعَتِ ادا کرتے وقت ان دونوں کو پڑھے) ﴿22﴾ تَعَوُّذُ (یعنی أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ پڑھنا) صرف پہلی رُکْعَتِ میں ہے اور ﴿23﴾ تَسْمِيَةَ (یعنی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ پڑھنا) ہر رُکْعَتِ کے شُرُوعِ میں سُنَّتِ ہے۔ (اگر چار قُرْآنِ کی آخری دو رُکْعَتوں میں سُورَةُ الْفَاتِحَةِ کے بجائے تین بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہے یا اتنی دیر تک چُپ کھڑا رہے تو اس صورت میں تَسْمِيَةَ سُنَّتِ نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ“ میں ہے: سورہ فاتحہ کی ابتدا میں تَسْمِيَةَ پڑھنا سُنَّتِ ہے)

(فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۹۱)

رُکُوعِ کی سُنَّتیں

﴿24﴾ رُکُوعِ کیلئے اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا ﴿25﴾ رُکُوعِ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا ﴿26﴾ مَرْدُودِ کُھنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور ﴿27﴾ اُنْگلیاں خوب کھلی رکھنا ﴿28﴾ حالتِ رُکُوعِ میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے ﴿29﴾ رُکُوعِ میں پیٹھ اچھی طرح بچھی ہوئی کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے

رُکُوعِ

لَا يَذْرُؤُ مَخْتَارًا ج ۲ ص ۲۳۴: ۲: بہارِ بیعت ج ۱ ص ۲۲۲-۲۳: ۳: بہارِ بیعت ج ۱ ص ۲۰۵: ۴: فَتَحَ الْقَدِيدِ ج ۱ ص ۲۰۹

(ابن عدی)

فرمانِ فیصلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر رزق و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

﴿30﴾ رُکوع میں سر اُونچا نیچا نہ ہو پیٹھ کی سیدھ میں ہو۔ سر کا رِمدِ یشہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”اس کی نماز ناکافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رُکوع و سُجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔“ رُکوع و سُجود میں پیٹھ سیدھی کرنے کا مطلب تعدیلِ ارکان یعنی رُکوع، سُجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنے کی مقدار ٹھہرنا ہے۔ سر کا رِمدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”رُکوع و سجدے پورے کرو کہ خدائے پاک کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔“ ﴿31﴾ بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رُکوع کو جائے یعنی جب رُکوع کیلئے جھکتا شروع کرے اور ختم رُکوع پر تکبیر ختم کرے۔ اس مسافت (یعنی قیام و رُکوع کے درمیانی فاصلے) کو پورا کرنے کیلئے اللہ کی لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے اگر اللہ یا اکبر یا اکبار کہا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

(لُذُنُخْفَارٍ وَرَبُّهُ الْخَفَارُ ج ۲ ص ۲۱۸)

قوے کی سنتیں

﴿32﴾ رُکوع سے جب اٹھیں تو ہاتھ لٹکا دیجئے ﴿33﴾ رُکوع سے اٹھنے میں امام کیلئے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا ﴿34﴾ مُتَقَدِّمٌ کیلئے اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا ﴿35﴾ مُتَفَرِّدٌ (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کیلئے دونوں کہنا سنت ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۰۷)

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر ”رَبَّنَا“ کے بعد ”و“ ہونا بہتر ہے، اللہ ہونا اس سے بہتر، اور دونوں ہونا اور زیادہ بہتر ہے۔ یعنی اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

لذہبایہ ج ۱ ص ۲۰۰: ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۵ حدیث ۸۰۰: بخاری ج ۱ ص ۲۶۳ حدیث ۷۴۶: عیالگیری ج ۱ ص ۷۴

بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۰۵: عیالگیری ج ۱ ص ۷۳

فَرَمَانَ مُصَطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَعْدَ بِرَكْعَتٍ مِنْ دُرُودِ بَابِ الْبُحْبُوحِ بِحُكْمِ جِهَارِ الْحَجِّ بِرُؤُودِ بَابِ بَرَهَاتِنَا هَارِيَةَ نَابِئِينَ كَيْلِ مَغْفِرَاتِ بَعْدَ (ابن عساکر)

کہئے۔ **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: ”جب امام **سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** کہے، تو **اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** کہو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا، اُس کے اگلے گناہ کی مغفرت ہو جائے گی۔“ ﴿36﴾ **مُنْفَرِدٌ (مُن - ف - ر)**۔ یعنی اکیلے نماز پڑھنے والا **سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** کہتا ہوا رُكُوع سے اُٹھے جب سیدھا کھڑا ہو چکا تو **اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ** کہئے۔^۱
اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: سنت (غیر مؤکدہ) یہ ہے کہ **سَمِعَ اللهُ** کا ”سین“ رُكُوع سے سر اُٹھانے کے ساتھ کہیں اور **حَمِدَهُ** کی ”ہ“ سیدھا ہونے کے ساتھ ختم، اسی طرح ہر تکبیر انتقال (یعنی نماز کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں منتقل (ٹرانسفر-TRANSFER) ہونے کیلئے کہی جانے والی تکبیر، ”تکبیر انتقال“ کہلاتی ہے) میں ختم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتدا کے ساتھ **اللَّهُ أَكْبَرُ** کا ”الف“ شروع ہو اور ختم کے ساتھ ختم ہو۔۔۔
 مقتدی رُكُوع سے سر اُٹھانے کے ساتھ **اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** کا ”الف“ اور جو صرف **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** پڑھتا ہو وہ **رَبَّنَا** کی ”ر“ شروع کریں اور سیدھے ہو جانے کے ساتھ **حَمْدُ** کی ”دال“ ختم ہو جائے تو پھر سجدے کو جانے کے ساتھ **اللَّهُ أَكْبَرُ** کا ”الف“ شروع کریں اور **اللَّهُ** کے ”لام“ کو بڑھائیں جب سر رکھنے کے قریب پہنچیں تو **اللَّهُ** کی ”ہ“ اور عین سر (یعنی سر ٹھیک) زمین پر پہنچتے وقت **اَكْبَرُ** کی ”ر“ ختم کریں۔
 ”لام“ کو بڑھانا اس لئے کہ یہ راستہ طے کرنے میں اگر ”لام“ کو نہ بڑھایا تو **اَكْبَرُ**

۱۔

۱۔ دُرُودِ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۲۴۶؛ بخاری ج ۱ ص ۲۷۹ حدیث ۷۹۶؛ دُرُودِ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۲۴۷

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَتَابِعْ فِي بَدْءِهَا وَمَا كَانَتْ تَجِبُ بِهَا مِنْ رُكُوعٍ وَلَا مَرَّةٍ فِيهَا مَعْتَدَ (یعنی بخشش کا وہ) کرتے رہیں گے۔ (جو ابنا)

تجدے میں پہنچنے سے پہلے ختم ہو جائے گا اور یہ خلاف سنت ہے یا راستہ پورا کرنے کو اکبر کا ”الف“ یا ”ب“ بڑھائیں گے اور اس سے نماز فاسد ہوتی (یعنی ٹوٹ جاتی) ہے۔ یا ”ر“ بڑھائیں گے اور یہ غلط و خلاف سنت۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۸۸ ملخصاً)

تجدے کی سنتیں

﴿37﴾ تجدے میں جانے اور ﴿38﴾ تجدے سے اٹھنے کیلئے اللہ اکبر کہنا
 ﴿39﴾ تجدے میں کم از کم تین بار مَسْبُحُنَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا ﴿40﴾ تجدے میں ہاتھ کا
 زمین پر رکھنا ﴿41﴾ تجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے پھر ﴿42﴾ ہاتھ، پھر ﴿43﴾
 ناک، پھر ﴿44﴾ پیشانی رکھنا ﴿45﴾ جب تجدے سے اٹھیں تو اس کا اَلْتِ کرنا یعنی
 ﴿46﴾ پہلے پیشانی، پھر ﴿47﴾ ناک، پھر ﴿48﴾ ہاتھ، پھر ﴿49﴾ گھٹنے اٹھانا ﴿50﴾
 مرد کیلئے تجدے میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے اور ﴿51﴾ رانیں پیٹ سے جدا ہوں،
 کلاہیاں زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے
 ﴿52﴾ تجدوں میں انگلیاں قبلہ رہونا ﴿53﴾ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا ﴿54﴾ تجدے
 میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۲۸ تا ۵۳۰)

جلسے کی سنتیں

دونوں تجدوں کے بیچ میں بیٹھنا۔ اسے جلسہ کہتے ہیں ﴿55﴾ جلسے میں سیدھا قدم
 کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر اُس پر بیٹھنا اور ﴿56﴾ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ (ایضاً ص ۵۳۰ ملخصاً)

فرمانِ فیصلہ: صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص پراکے دن میں 50 بار رُکوع پڑھے قیامت کے دن میں اس سے معاف کروں (یعنی ہاتھلاؤں کا)۔ (ابن ماجہ)

دوسری رکعت کیلئے اٹھنے کی سنتیں

﴿57﴾ جب دونوں سجدے کر لیں تو دوسری رکعت کیلئے پتھوں کے بل ﴿58﴾ گھٹنوں

پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا سنت ہے۔ ہاں کمزوری وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ رکھ کر

اٹھنے میں حرج نہیں۔ (دُرُْمُخْتَار وَرَدُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۲۶۶)

تقدے کی سنتیں

﴿59﴾ سجدہ کا دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر بائیں (یعنی اُلٹا) پاؤں بچھا کر

﴿60﴾ دونوں سرین اُس پر رکھ کر بیٹھنا اور ﴿61﴾ سیدھا قدم کھڑا رکھنا ﴿62﴾ سیدھے

پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا (عورت دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے اور بائیں (یعنی اُلٹی) سرین

پر بیٹھے) ﴿63﴾ سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور ﴿64﴾ اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران پر رکھنا ﴿65﴾ انگلیاں

اپنی حالت پر یعنی (NORMAL) چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئیں نہ ملی ہوئیں ﴿66﴾ انگلیوں کے

کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پڑنا نہ چاہئے ﴿67﴾ شہادت پر اشارہ کرنا یوں کہ

چھنگلیا (یعنی سب سے چھوٹی انگلی) اور پاس والی کو بند کر لیجئے، انگوٹھے اور بیچ والی کا حلقہ

باندھے اور ”لا“ پر کلمے کی انگلی اٹھائیے اس کو ادھر ادھر مت ہلایئے اور ”اَلَا“ پر رکھ دیجئے

اور سب انگلیاں سیدھی کر لیجئے ﴿68﴾ دوسرے تقدے میں بھی اسی طرح بیٹھے جس طرح

پہلے میں بیٹھے تھے اور تَشْهُد بھی پڑھے ﴿69﴾ تَشْهُد کے بعد دُرُود شریف پڑھے،

دُرُود ابراہیم پڑھنا افضل ہے ﴿70﴾ (توافل (اس میں سنتِ غیرِ مؤکدہ بھی شامل ہے) کے تقدے

دینہ

۱۔ بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۰ ۲۔ دُرُومُخْتَار ج ۲ ص ۲۷۲ ۳۔ بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۱۱

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِرُؤْيَا قِيَامَتِ الْوُجُوهِ مِنْ سَمِيرَةٍ قَرِيبَةٍ رَوَى بُوَاكَا جَسَّسٌ نَدْبَانِيٌّ جَمَّ بِرُؤْيَا وَدُرِّ وَبَاكٍ بِرُؤْيَا نَدْبَانِيٌّ (ترمذی)

اُوَّلِيٍّ فِيهِ بَهْمِي (تَشْهُدُ كَالْبَعْدِ) دُرُّ وَدُشْرِيْفٌ يَظْهِنُ مَسْنُونٌ هُوَ ﴿71﴾ دُرُّ وَدُشْرِيْفٌ كَالْبَعْدِ (عَرَبِيٍّ فِيهِ) دُعَا يَظْهِنُ - غَيْرِ عَرَبِيٍّ فِيهِ مَكْرُوهُ هُوَ - (بہارِ شَرِيْعَتِ ج ۱ ص ۵۳۴)

سلام پھیرنے کی سنتیں

﴿72﴾ اِن الْفَاظُ كَالسَّلَامِ دُوَابْرًا سَلَامٌ بِفِيْرِنَا: اَلْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

﴿73﴾ پہلے سیدھی طرف، پھر ﴿74﴾ اُلْطٰی طرف۔ سیدھی طرف سلام میں منہ اتنا پھیرے کہ سیدھا رخسار (یعنی گال) دکھائی دے اور اُلٹے میں اُلٹا۔ (بہارِ شَرِيْعَتِ ج ۱ ص ۵۳۰ ملخصاً)

”رخسار دکھائی دے“ کی وضاحت

”رخسار دکھائی دے“ کے معنی یہ ہیں کہ سلام میں منہ اتنا پھیرے کہ پیچھے والے نمازی کو سلام پھیرنے والے کا رخسار یعنی گال دکھائی دے۔ ”مِرَاةُ الْمَنَاجِحِ“ میں ہے: ”یعنی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سلام میں اس قدر چہرہ آنور پھیرتے تھے کہ پیچھے والے صحابہ دونوں رخساروں کی سفیدی دیکھ لیتے دائیں والے داہنے کی اور بائیں والے بائیں کی“ ﴿75﴾ امام کیلئے دونوں سلام بلند آواز سے کہنا سنت ہے مگر دوسرا پہلی کی نسبت کم آواز سے ہو۔^۱

سلام پھیرنے میں کیا نیت کرے؟

﴿76﴾ پہلی بار کے سلام میں ”سلام“ کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا اگرچہ ”عَلَيْكُمْ“

نہ کہا ہو، اُس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہو تو اقتداء صحیح نہ ہوئی، ہاں اگر سلام کے بعد امام

۱۔ رَدُّ الْمُحْتَرَجِ ج ۲ ص ۲۸۱؛ رَدُّ الْمُحْتَرَجِ ج ۲ ص ۲۹۱؛ مِرَاةُ الْمَنَاجِحِ ج ۲ ص ۱۱۱؛ فُرُوْقُ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۲۹۶؛ دَرِّیْنَه

فَرْمَانِ مُصَلِّفٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِنِّ لَمْ يَجْعَلْ بَرَكِي مَرَجِدٍ وَوَدَّعَا اللهُ بَاكِ اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے ہند اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

نے سجدہ سہو کیا تو اِقْتِدَا صَحِيح ہوگئی (یعنی اب جماعت میں شرکت وُرسْت ہوگئی) ﴿77﴾ امام سیدھے سلام میں خطاب سے اُن مُقْتَدِيوں کی نِيَّت کرے جو سیدھی طرف ہیں اور اُلٹی سے اُلٹی طرف والوں کی مگر عَوْرَت کی نِيَّت نہ کرے اگرچہ شریک جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کراما کاتین اور اُن ملائکہ کی نِيَّت کرے جن کو اللہ پاک نے حفاظت کیلئے مَقَرَّر کیا اور نِيَّت میں کوئی عَدَد مُعَيَّن (یعنی تعداد FIX) نہ کرے ﴿78﴾ مُقْتَدِي بھی (یعنی جو جماعت میں شامل ہو وہ بھی جب امام کے ساتھ سلام پھیرے تو) ہر طرف کے سلام میں اُس طرف والے مُقْتَدِيوں اور ان فرشتوں کی نِيَّت کرے نیز جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نِيَّت کرے اور اگر امام اُس کے مَحَاذِي (یعنی سامنے سیدھ میں) ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نِيَّت کرے اور مُتَّفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والا) حَظف اُن فرشتوں ہی کی نِيَّت کرے ﴿79﴾ مُقْتَدِي کے تمام اِنْتِقَالَات (مثلاً زُكُوع، سجدہ، قُومہ وغیرہ) امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔

سلام پھیرنے کے بعد کی سُنْتیں

﴿80﴾ سلام کے بعد سُنْت یہ ہے کہ امام دائیں بائیں کو اِنْجَراف (اِن - ح - راف) کرے یعنی پھر جائے، دائیں (یعنی سیدھی) طرف اَفْضَل ہے اور مُقْتَدِيوں کی طرف رُخ کر کے بھی بیٹھ سکتا ہے جبکہ آخری صَف تک بھی کوئی اس کے سامنے نماز نہ پڑھتا ہو (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۳۷)

﴿81﴾ مُتَّفَرِد (یعنی اکیلے نماز پڑھنے والا) بِلْغِيْرِ اِنْجَراف اُگرو ہیں وُعَا مَاتْگے تو جَا تَزْہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۷)

۱۔ بہار شریعت ج ۱ ص ۵۳۶، ۲۔ زُذَّ اَلْمُحْتَار ج ۲ ص ۲۹۲، ۳۔ زُذَّ اَلْمُحْتَار ج ۲ ص ۲۹۴، ۴۔ زُذَّ اَلْمُحْتَار ج ۲ ص ۲۹۹، ۵۔ بہار شریعت ج ۱ ص ۵۳۵

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شِبْهُ رَاوِيٍّ يَزِيدُ بَعْضَ بَرَاءَتِي كَثْرَتِ كَرَامَاتِي أَوْ يَأْتِي كَرَمًا يَأْتِيهِ كَرَمًا يَأْتِيهِ كَرَمًا (شعب الایمان)

فرض کے بعد کی دُعا

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز ادا فرمالتے تو تین بار استغفار کرتے۔ پھر بارگاہِ الہی میں عرض کرتے: **اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ**۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے امام اوزاعی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ سے پوچھا، استغفار کیسے کرتے تھے؟ فرمایا: **أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ**۔ (مسلم ص ۲۹۷ حدیث ۵۹۱)

سُنَّتِ بَعْدِيَّةِ كِے مُتَعَلِّقِ سُنَّتِيں

﴿82﴾ جن فرضوں کے بعد سُنَّتِيں ہیں اُن میں بعدِ فرضِ کلام نہ کرنا چاہئے اگرچہ سُنَّتِيں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سُنَّتُوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے اسی طرح بڑے بڑے اُوراد و وظائف کی بھی اجازت نہیں ﴿83﴾ (فرضوں کے بعد) قَبْلِ سُنَّتِ (یعنی سنت پڑھنے سے پہلے) مُخْتَصِرِ دُعا پر قناعت چاہئے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا ﴿84﴾ سُنَّتِ وَفَرْضِ كِے درمیان کلام (یعنی بات) کرنے سے اَصْحٰ (یعنی دُرست ترین) یہی ہے کہ سُنَّتِ باطل (نامقبول) نہیں ہوتی اَلْبَتَّةَ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حُكْمِ ہر اُس کام کا ہے جو مُنَافِي تَحْرِیْمِہ (جیسا کہ کھانا یا پینا خریدنا یا بیچنا) ہے۔

(تنویرُ الْاَبْصَارِ ج ۲ ص ۵۰۸)

بِجَاعَتِ خْتَمِ ہونے كِے بَعْدِ سُنَّتِيں كِہَاں پڑھیں؟

﴿85﴾ سُنَّتِيں وَہِيں نہ پڑھئے بلکہ دائیں بائیں، آگے پیچھے ہٹ کر پڑھئے یا گھر جا کر ادا

لَا مُغْتَبَہَ ہِمْ ۳۴۲، زِدَّ السُّحْتَارِ ج ۲ ص ۳۰۰، ل: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۹، ح: حاشیة الطحطاوی علی الدر المنخار ج ۱ ص ۲۸۶

فَرْمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِبْتُمْ رَسُولًا يَرُدُّوهُ بِرَأْسِهِ لِيُجِيبُوا بِرَأْسِهِمْ، بَعْدَ تَلَاكٍ فِي تَمَامِ جَهَانُونَ كَرَبِّكَ رَسُولًا يَوْمَئِذٍ (صحیح ابوداؤد)

کیجئے۔^۱ (سنٹیں پڑھنے کیلئے گھر جانے کی وجہ سے جو تفصل (یعنی فاصلہ) ہوا اُس میں حرج نہیں۔ جگہ بدلنے یا گھر جانے کیلئے نمازی کے آگے سے گزرنا یا اُس کی طرف اپنا چہرہ کرنا گناہ ہے، نکلنے میں دوسروں کو ایذا نہ ہو اس کا بھی خاص خیال رکھئے، اگر نکلنے کی جگہ نہ ملے تو وہیں سنٹیں پڑھ لیجئے)

آگے بیان کردہ 85 سنّتوں میں ضمناً اسلامی بہنوں کیلئے بھی سنٹیں ہیں، اُن کیلئے ”عائشہ صدیقہ“ کے دس حُرُوف کی نسبت سے 10 سنٹیں

- ﴿1﴾ اسلامی بہن کے لئے سنّت یہ ہے کہ تکبیرات میں کندھوں تک ہاتھ اٹھائے
- ﴿2﴾ قیام میں عورت اور خُضْطِیٰ اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر رکھ کر اُس کی پشت پر سیدھی ہتھیلی رکھے
- ﴿3﴾ اسلامی بہن کیلئے رُكُوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا سنّت ہے
- ﴿4﴾ رُكُوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے فقط ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے حُرُود کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے
- ﴿5﴾ سمت کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے
- ﴿6﴾ پیٹ رانوں سے
- ﴿7﴾ رانیں پنڈلیوں سے اور
- ﴿8﴾ پنڈلیاں زمین سے ملادے
- ﴿9﴾ دوسری رُكُوع کے سجدوں سے فارغ ہو کر دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے اور
- ﴿10﴾ اُلٹی سُرّین پر بیٹھے۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۵۳۰)

۱: عالمگیری ج ۱ ص ۷۷، دُرُ مُخْتَار ج ۲ ص ۳۰۲، دُرُ مُخْتَار وَرَدُ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۲۲۲، ح: خُضْطِیٰ کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب، ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 287 تا 294 کا مطالعہ فرمائیے۔

۲: البحر الرائق ج ۱ ص ۵۲۹، ۵: بہار شریعت ج ۱ ص ۵۲۵، ۶: عالمگیری ج ۱ ص ۷۴، ۷: بہار شریعت ج ۱ ص ۵۲۹

فَرْمَانِ فَصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ دَرُودٌ بِرَأْيِ مَجَاسِكِ أَرَأَيْتُمْ كَيْفَ تَهَارِدُونَ بِرَأْيِ هُنَّ دُرُودٍ قِيَامَتِ تَهَارِ لِيَعْنِي نُورٌ يَوْمًا. (فروع الاخذ)

”میں صدقے یا رسول اللہ“ کے سترہ حُرُوفِ کی نسبت سے نماز کے تقریباً 17 مُسْتَحَبَاتُ

مُسْتَحَبَّ کی تعریف: وہ کہ نظرِ شَرَع (یعنی شریعت) میں پسند ہو مگر تَرَك (یعنی چھوڑنے) پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا عَلَمَائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مُطَاقًا (یعنی بالکل) کچھ نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۲۸۳)

﴿1﴾ نِيَّتِ كَالْفَاظِ زَبَانٍ سے کہہ لینا، دل میں نیت حاضر ہونا ضروری ہے ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں ﴿2﴾ قِيَامِ مِثْلِ دُونَ نِيَّتِ كَالْفَاظِ زَبَانٍ کے درمیان چار اُنْگِلِ کا فاصلہ ہونا ﴿3﴾ قِيَامِ كَالْحَالِ فِي مِثْلِ كَالْفَاظِ زَبَانٍ کے درمیان چار اُنْگِلِ کا فاصلہ ہونا ﴿4﴾ رُكُوعِ فِي مِثْلِ كَالْفَاظِ زَبَانٍ کے درمیان چار اُنْگِلِ کا فاصلہ ہونا ﴿5﴾ تَجَدُّدِ فِي مِثْلِ كَالْفَاظِ زَبَانٍ کے درمیان چار اُنْگِلِ کا فاصلہ ہونا ﴿6﴾ تَعَدُّدِ فِي مِثْلِ كَالْفَاظِ زَبَانٍ کے درمیان چار اُنْگِلِ کا فاصلہ ہونا ﴿7﴾ پِہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور ﴿8﴾ دوسرے سلام میں اُلٹے کندھے کی طرف نظر رکھنا ﴿9﴾ مُنْفَرِدِ (یعنی اکیلے نماز پڑھنے والے) کو رُكُوعِ اور تَجَدُّدِ مِثْلِ دُونَ نِيَّتِ كَالْفَاظِ زَبَانٍ سے زیادہ (مگر طاق عدد مثلاً پانچ، سات، نو) تسبیح کہنا افضل ہے ﴿10﴾ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَارَكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِ سے ہے کہ امام کیلئے تسبیحات پانچ بار کہنا مُسْتَحَبَّ ہے (بہار شریعت ج ۱ ص ۲۷۷) ﴿11﴾ جہاں تک ممکن ہو کھانسی دُفْعِ کرنا (یعنی روکنا) (ایضاً ص ۲۸۸) ﴿12﴾ جَمَّاهِ آتَى (یعنی جسم میں تناؤ آ کر منہ کھلنے لگے) تو مُنْمَنَةً بِنَدَائِهِ رَهْبَةً اور نہ رُكُوعِ کے تو

لِيَعْنِي نُورٌ يَوْمًا

۱۔ دُرُودِ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۱۱۳ ۲۔ عالمگیری ج ۱ ص ۷۳ ۳۔ بہار شریعت ج ۱ ص ۵۳۸ ۴۔ تَقْوِيَةُ الْبَصَارِ ج ۲ ص ۲۱۴ ۵۔ فَتْحُ الْقَوَيْبِ ج ۱ ص ۲۰۹

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شَبَّ جَمْعًا وَرَوَّزَ جَمْعًا مَجْهُدًا بِرُكُوشَاتٍ سَعَى دَرْدُودٍ وَرَحِمَهُ كَيْونَكَ تَمَبَارَادُودِ جَمْعًا بِرُكُوشَاتٍ كَيْابَا تَابَسَ۔ (طبرانی)

ہونٹ دانت کے نیچے دبائے۔ اگر اس طرح بھی نہ رُکے تو قیام میں سیدھے ہاتھ کی پشت سے اور غیر قیام میں اُلٹے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لیجئے یا دونوں میں آستین سے۔

جماعی روکنے کا مجرب (یعنی آزمایا ہوا۔ مؤثر) طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کیجئے کہ اُمّیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جماعی نہیں آتی تھی ﴿13﴾ جب مُکَبَّرٌ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہونا۔ اقامت کے وقت کھڑے ہونے کی چار صورتیں (۱) اگر امام و مقتدی مسجد میں موجود ہوں تو حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے وقت کھڑا ہونا مستحب ہے۔ (ہمارے ہاں عمومی طور پر یہی صورت پائی جاتی ہے) (۲) اگر امام دورانِ اقامت پیچھے سے آئے تو جس صف کے پاس امام پہنچے وہ کھڑی ہو جائے (۳) اگر دورانِ اقامت امام آگے سے آئے تو اسے دیکھتے ہی سارے مقتدی کھڑے ہو جائیں (۴) اوپر بیان کی گئی تمام صورتیں اس وقت ہیں جب امام اقامت نہ کہہ رہا ہو، اگر امام ہی اقامت کہے اور وہ مسجد میں ہو تو جب وہ اقامت سے فارغ ہو اس وقت مقتدی کھڑے ہوں گے ﴿14﴾ مزد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا ﴿15﴾ عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے ﴿16﴾ مقتدی کا امام کے ساتھ نماز شروع کرنا ﴿17﴾ سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۸)

بغیر کچھ بچھالے سجدہ کرنا افضل ہے

حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا

مدینہ

بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۸، دُرِّ مُخْتَارٍ رَوِّدُ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۲۱۵، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۸، مَخْلُودٌ اَزْ قِتَالِیْ عَالَمِیْرِی ج ۱ ص ۵۷

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرو پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما ہمیشہ زمین ہی پر سجدہ کرتے یعنی سجدے کی جگہ مُصَلِّيٰ وغیرہ نہ دیکھتے۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۴)

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

حضرت سیدنا واثلہ بن اشعث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سر اپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پُر مُرْوَر ہے: تم میں سے کوئی شخص جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جائے اپنی پیشانی (کی مٹی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اُس کی پیشانی پر نماز کے سجدے کا نشان رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (مفجح کبیر ج ۲۲ ص ۵۶ حدیث ۱۳۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دوران نماز پیشانی سے مٹی چھڑانا بہتر نہیں اور مَعَاذَ اللہ تَكْبِير کے طور پر چھڑانا گناہ ہے۔ اور اگر نہ چھڑانے سے تکلیف ہوتی ہو یا خیال بٹنا ہو تو چھڑانے میں حرج نہیں۔ اگر کسی کو ریا کاری کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ نماز کے بعد پیشانی سے مٹی صاف کر لے۔ ”فتاویٰ رضویہ“ کے حاشیے میں ہے: اگر ریا کا خیال ہو کہ لوگ ٹیکا (یعنی ماتھے پر لگی مٹی) دیکھ کر نمازی سمجھیں جب تو اس کا باقی رکھنا حرام ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۱۰۰۶)

”اسلامی بھائیو! مُفْسِدَاتِ نَمَازِ سِکِّهِنَا فَرَضٌ تَمَّ تَمْتِيسٌ حُرُوفِی نَسْبَتِ سَ نَمَازِ تَوْرُ نِ زَوَالِی 33 باتیں“

﴿1﴾ بات کرنا، کلام وہی مُفْسِد (یعنی نماز توڑنے والا) ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ

کم از کم وہ خود سن سکے اگر کوئی مانع (یعنی رکاوٹ) نہ ہو، اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف صحیح

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْ فَحْصُ نِي نَاكِ خَاكِ آوَدُو بُو حَسَّ كَيْ يَاسِ مِيرَاؤُ كَر بُو اَوْرُو هُ مَجْهُ پَر دُرُو دُو پَاكِ نَ پڑھے۔ (ترمذی)

حُرُوفِ هُو (یعنی حُرُوفِ اِدَاہِیوں)، تُو نَمَازِ نَہِیوں لُٹے گی ﴿2﴾ کسی شَخْصِ کُو سَلامِ کَرنا ﴿3﴾ سَلامِ کَا جَوَابِ دینا ﴿4﴾ کسی کی چھینک کَا جَوَابِ دینا۔ (نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اَگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا تب بھی حَرَجِ نَہِیوں اور اَگر اُس وَقْتِ حَمْدِ نَہِیوں تُو فَا رِغِ ہُو کَر کَہْٹے ﴿5﴾ خُو شخْرِی سُن کَر جَوَاباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا ﴿6﴾ بَرِی خَبَر (یا کسی کی مَوْتِ کی خَبَر) سُن کَر جَوَاباً اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہنا ﴿7﴾ اَذَانِ کَا جَوَابِ دینا ﴿8﴾ اَللّٰہِ پَاکِ کَا نَامِ سُن کَر جَوَاباً ”جَلَّ جَلَالُہُ“ کہنا ﴿9﴾ سُر کَا رِیدِی نَہِیوں صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کَا نَامِ مُبَارَکِ سُن کَر جَوَاباً دُرُو دُو شَرِیْفِ پڑھنا ﴿مَثَلًا لِطَوْرِ جَوَابِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کہنا۔ اَگر جَلَّ جَلَالُہُ یَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَوَابِ کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)۔

نماز میں رونا

﴿10﴾ دُرُو دُو مُصِیْبَتِ کی وجہ سے یہ الفاظ ”آ“، ”اُو“، ”اُف“، ”تُف“ وغیرہ قَصْدًا (یعنی جان بوجھ کر) نکالے جبکہ ان کو روکنا ممکن تھا یا آواز سے رونے میں حَرَجِ پیدَا ہو گئے نماز لُٹ گئی اور اَگر رونے میں صَرَفِ اَنسو نکلے آواز و حُرُوفِ نَہِیوں نکلے تُو حَرَجِ نَہِیوں۔ اَگر نماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور ”اَرے“، ”لَعْم“، ”ہاں“ زَبَانِ سے جَارِی ہو گیا تو کوئی حَرَجِ نَہِیوں کہ یہ خُشُوعِ کے باعِثِ ہے اور اَگر امام کی خُو شِ اَلْحَانِی کے سبب یہ الفاظ کہے تُو نماز لُٹ گئی۔

(دُرُمُخْتَارُونَ ذَا اَلْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۴۰۶)

دینہ

۱۔ تَا لَعْمِ اَلْمَغِیْرِی ج ۱ ص ۹۸؛ ۲۔ دُرُمُخْتَارِ ج ۲ ص ۴۰۰ تا ۴۰۱؛ ۳۔ اَلْعَلْمِیْرِی ج ۱ ص ۹۸-۱۰۰؛ ۴۔ دُرُمُخْتَارِ ج ۲ ص ۴۰۰؛ ۵۔ حَلْبَةُ اَلْمَجْلِی ج ۲ ص ۳۹۳-۳۹۶؛ ۶۔ بَہَارِ شَرِیْعَتِ ج ۱ ص ۶۰۸؛ ۷۔ اَلْعَلْمِیْرِی ج ۱ ص ۱۰۱؛ ۸۔ دُرُمُخْتَارِ ج ۲ ص ۴۰۰

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر دس مرتبہ ڈرو پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

نماز میں بے ہوش ہو جانا

﴿11﴾ موت و جنون (یعنی پاگل پن) و بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے، اگر وقت میں افاقہ ہوا (یعنی جنون ختم ہوا، ہوش آ گیا) تو ادا کرے، ورنہ قضا۔ بشرطیکہ ایک دن رات سے متجاوز (مُتَجَاوِزٌ) نہ ہو۔ یعنی زائد نہ ہو۔ ایک دن رات یا اس سے زیادہ جنون یا بے ہوشی رہنے کی صورت میں اس دوران آنے والی نماز میں مُعَاف ہیں۔

نماز میں کھانسنّا

﴿12﴾ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ! اُوہ نکلا نماز نہ ٹوٹی۔ یوں ہی چھینک، بچھائی، کھانسی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں مُعَاف ہیں ﴿13﴾ پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی مگر قضا اُپھونکنا مکروہ (تحریمی) ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نماز ٹوٹ گئی ﴿14﴾ کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے ”اَح“ تو نماز فاسد ہے۔ ہاں اگر عذر یا صحیح مقصد ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا آواز صاف کرنے کیلئے ہو یا امام کو لقمہ دینا مقصود ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اُس کو مُتَجَاوِزٌ کرنا ہو ان دُجُوہات کی بنا پر کھانسنے میں کوئی مُضَایقہ نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۰۸ ملخصاً)

دوران نماز دیکھ کر پڑھنا

﴿15﴾ مُصَحَّفٌ (مُض - حَف) شریف سے، یا کسی کاغذ سے یا محراب وغیرہ میں لکھا

۱: دُرُ مُخْتَارٌ وَرَدُ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۴۷۲، بہار شریعت ج ۱ ص ۶۱۳؛ ۲: دُرُ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۴۰۶؛ ۳: غَنِيَّةٌ ص ۴۰۱

﴿فَرَمَانَ فِصْلًا﴾ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (۱۶۱)

ہو اور دیکھ کر قرآن کریم پڑھنا (ہاں اگر یاد پر پڑھ رہے ہیں اور مُصَحَّف شریف یا محراب وغیرہ پر صرف نظر ہے تو خرچ نہیں، اگر کسی کا غد وغیرہ پر آیات لکھی ہیں اسے دیکھا اور سمجھا مگر پڑھا نہیں اس میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں) ﴿16﴾ کسی کا غد پر قرآن مجید لکھا ہو اور دیکھا اور اسے سمجھا (اس سے) نماز میں نقصان نہ آیا، یو ہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لیے اسے دیکھا یا نہیں، ہاں اگر قَصْدُ دیکھا اور بَقْضُ (یعنی ارادۃ) سمجھا تو مکروہ (تزیینی) ہے اور بِلَا قَصْدِ ہو تو مکروہ بھی نہیں۔ یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ ہے۔ کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اس طرح رکھے کہ دورانِ نماز ان کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا ان پر زوال وغیرہ اڑھا دیجئے، نیز دورانِ نماز ستون یا دیوار پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اشتہارات اور طُغُفروں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔ مسجد کی محراب و دیوار وغیرہ میں ایسی جگہ آیات و عبارات لکھنے سے بھی پرہیز کیجئے، جہاں نماز کے دورانِ نمازی کی نظر پڑ سکتی ہو۔

عمل کثیر کے معنی

﴿17﴾ عمل کثیر نماز کو فاسد کر (یعنی توڑ) دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہونہ ہی اصلاح نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے اچانک دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ اگر گُمان غالب ہو کہ نماز میں تب بھی عمل کثیر ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے اور نماز فاسد نہ ہوگی۔

دینہ

۱۔ دُرِّ مُخْتَارٍ وَرَدُ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۶۳؛ ۲۔ بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۰۹؛ ۳۔ بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۰۹، دُرِّ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۶۶، مَلْخَصًا

فَرَمَانِ مُصَلِّفٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے بھج پر سچ و شام دس دس بار ڈرو پاک پر چھانے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (بخاری، ۱۸۱۰)

دورانِ نماز لباس پہننا

﴿18﴾ کرتا یا جامہ پہننا یا تہبند باندھا نماز جاتی رہی ﴿19﴾ ستر (یعنی چوتھائی عضو کی مقدار) کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا، یا (اس حالت میں) تین تسبیح کا (یعنی تین بار سُبْحَانَ اللهِ کہنے جتنا) وقت گزر جانا، مُفْسِدِ نَمَاز (یعنی اس سے نماز ٹوٹ جاتی) ہے۔ یوہیں بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا، یا امام سے آگے ہو گیا، نماز جاتی رہی اور قَصْدًا (یعنی جان بوجھ کر) ستر کھولنا مُطْلَقًا (یعنی ہر صورت میں) مُفْسِدِ نَمَاز ہے، اگرچہ معًا (یعنی فوراً) ڈھانک لے، اس میں وقفے کی بھی حاجت نہیں۔ (ہیثمی، ۶۱۰۶۶۹)

نماز میں کچھ نکلنا

﴿20﴾ معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تل بغیر چبائے نگل لیا۔ یا قطرہ منہ میں گرا اور نگل لیا ﴿21﴾ نماز شروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نماز ٹوٹ گئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ ﴿22﴾ نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اجزاء منہ میں باقی نہیں صرف لعاب و تہن (یعنی تھوک) میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا، اس کے نکلنے سے نماز نہیں ٹوٹے گی ﴿23﴾ منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز ٹوٹ گئی، گوند منہ میں ہے اگر چبایا اور بعض اجزاء حلق سے اتر گئے، نماز جاتی رہی ﴿24﴾ دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نکلنے سے فاسد نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی

۱۔ غنیہ ص ۴۵۲ ج ۲: ۴۶۲ ج ۳: ۶۱۰۶۶۹ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۲

فَرَمَانَ فِصْلًا ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (مجاہد: ۱۱۱)

(غلبے کی علامت یہ ہے کہ اگر حَلَق میں خون کا مزہ محسوس ہوا تو نماز ٹوٹ گئی، نماز توڑنے میں ڈالنے کا اعتبار ہے اور وُضُو ٹوٹنے میں رنگ کا لہذا وُضُو اُس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ (RED) ہو جائے اور اگر تھوک زرد (YELLOW) ہے تو وُضُو باقی ہے)

دورانِ نمازِ قبلے سے پھر جانا

﴿25﴾ بلا عذر سینے کو سمتِ کعبہ سے 45 درجے یا اس سے زیادہ پھیرنا مُفسِدِ نماز ہے، اگر عذر سے ہو تو مُفسِد نہیں، مثلاً حَدَّث (یعنی وُضُو توڑنے والی کسی چیز) کا گمان ہوا اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ ہوا ہو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۱۱، ذرِ مُختار ج ۲ ص ۶۶۸)

نماز میں چلنا

﴿26﴾ قبلے کی طرف ایک صف کی قَدْر چلا، پھر ایک رکن کی قَدْر ٹھہر گیا، پھر چلا پھر ٹھہرا، اگرچہ مُتَعَدِّد بار ہو جب تک مکان نہ بدلے، نماز فاسد نہ ہوگی، مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخصُ صُفوف سے مُتَجَاوِز (یعنی تمام صُفوف سے باہر) ہو گیا کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ یو ہیں اگر ایک دم دو صف کی قَدْر چلا، نماز فاسد ہوگئی ﴿27﴾ کسی کو چوپائے (یعنی بکرے وغیرہ) نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا (تین قدم جتنا) ڈھکیل دیا، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۱۱)

نماز میں سانپ یا بچھو یا جُونیں مارنا یا بال اُکھیرنا

﴿28﴾ سانپ، بچھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈر و ڈر و پاک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے میں غلطیاں

﴿32﴾ تکبیراتِ انتقالات میں اللَّهُ أَكْبَرُ کے اَلَف کو دراز کیا یعنی اللہ یا اکبر کہا یا ”ب“ کے بعد اَلَف بڑھایا یعنی ”اَکْبَار“ کہا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر تکبیر تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی اَلْاَكْثَرُ مُكْتَبَرٌ (یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پر بلند آواز سے تکبیریں کہہ کر دوسروں تک آواز پہنچانے والے) یہ غلطیاں زیادہ کرتے ہیں اور یوں ان کی اپنی اور ان کی آواز پر انتقالات یعنی رُكُوع و سُجُود وغیرہ کرنے والوں کی نمازیں نہیں ہوتی ہیں۔ لہذا جو دُرُست تکبیر کہنا نہ جانتا ہو وہ مُكْتَبَرٌ نہ بنے ﴿33﴾ قراءت یا اَذْکَارِ نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز فاسد کر دیتی ہے۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۶۱۴)

نماز ٹوٹنے کا ایک نازک مسئلہ

نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اُسے دُرُست پڑھنے کی طرف بھر پور توجُّہ نہ دینے اور جلدی جلدی پڑھنے میں کچھ نہ کچھ خُرُوف چَب جانے کا اندیشہ رہتا ہے، اگر ایک بھی خَرْف کھا گیا اور معنی فاسد ہو گئے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ کوئی لَفْظٌ مُہْمَلٌ (مذہب سے معنی) ہو جانا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ قَرْضُوں کی ابتدائی دو رکعتوں اور دیگر نمازوں کی ہر رکعت میں سُورَةُ الْفَاتِحَةِ اور السُّجُودَاتِ کا ایک ایک خَرْف اس طرح پڑھنا واجب ہے کہ سُننے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو اپنے کانوں سے سُن لے۔ تو ان میں سے اگر کوئی ایک خَرْف بھی چَب گیا اگرچہ معنی فاسد نہ ہوئے تب بھی نماز مکروہ تحریمی ہو جائے گی۔

دینہ

۱: تکبیر انتقال کی جمع۔ نماز کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں منتقل (ٹرانسفر۔ TRANSFER) ہونے کیلئے کہی

جانے والی تکبیر، ”تکبیر انتقال“ کہلاتی ہے۔ ۲: نَذْرٌ مُخْتَارٌ ج ۲ ص ۴۷۳ وغیرہ

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيُحَدِّثَ بِمَا كَانَ يَسْمَعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (ابو بکر)

”پکا نمازی بلا شک جنتِ فروغ کا حق دار ہے“ کے تیس حروف کی نسبت سے نماز کے 30 مکروہات تحریمہ

مکروہ تحریمی کی تعریف: یہ واجب کا مقابل (یعنی برابر) ہے، اس کے کرنے سے عبادت ناقص (یعنی عیب دار) ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب (یعنی کرنا) کبیرہ (گناہ) ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۲۸۲)

کپڑے سمیٹنا

﴿1﴾ کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا ﴿2﴾ کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا، اگرچہ گڑ (یعنی خاک) سے بچانے کے لئے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ۔ (اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو چھڑانے میں حرج نہیں جبکہ عمل کثیر نہ کرنا پڑے)

کپڑے سمیٹنے کے مختلف انداز

اکثر لوگ سجدے میں جاتے ہوئے شلوار یا پاجامہ ہاتھوں سے اوپر کو اٹھاتے ہیں، رُکوع سے اٹھ کر کُرتے یا قمیص کی پچھلی طرف کا دامن اٹھا کر دُرسٹ کرتے ہیں، جلسے اور قعدے میں بیٹھے ہی خواہ مخواہ قمیص کے دامن کا کونا اٹھا کر واپس رکھ دیتے ہیں۔ ایسا کرنے والے احتیاط فرمائیں۔

کندھوں پر چادر لٹکانا

﴿3﴾ سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال

لٹکانا

ل: عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۵ ج: بہار شریعت ج ۱ ص ۲۴۶

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَىٰ نَبِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس سے پاس میرا ذکر ہو اور دو مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو دو لوگوں میں سے جس میں سے تمہیں خوش تر شخص ہے۔ (سنن ابی)

وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں ﴿4﴾ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سر اپنیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اس طرح نماز پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے ﴿5﴾ دونوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۶ و ذم مختار ج ۲ ص ۴۹۰ ملخصاً)

طبعی حاجت کی شدت

﴿6﴾ پیشاب، پاخانہ یا ریح (GAS) کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے، خواہ جماعت جاتی رہے فارغ ہو لے اور اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ہی ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لے (مگر بعد میں دوہرانا واجب رہے گا) اور اگر دوران نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گناہ گار ہوا، اس صورت میں بھی واجب الاعدہ (یعنی دوبارہ پڑھنی ضروری) ہوگی۔ شدت کی پہچان یہ ہے کہ نماز میں دھیان اسی طرف پڑا ہو۔

نماز میں کنکریاں ہٹانا

﴿7﴾ دوران نماز کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دوران نماز کنکری چھونے سے متعلق بارگاہ رسالت میں سوال کیا،

مدینہ

ل بہار شریعت ج ۱ ص ۶۶ ملخصاً ذم مختار و ذم المختار ج ۲ ص ۴۹۲، ۴۹۳

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَابًا لِمَنْ سَأَلَ عَنْ رُكُوعِ الْبُحَارِ فِي رُكُوعِ الْبُحَارِ مِنْ رُكُوعِ الْبُحَارِ (شعب الایمان)

اللہ پاک کے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا جھٹیوں کی راحت ہے۔“ یعنی یہ یہودیوں کا نفل ہے کہ وہ جھٹی ہیں ورنہ جھٹیوں کیلئے جھٹم میں کیا راحت ہے!

آسمان کی طرف یا ادھر ادھر دیکھنا

﴿11﴾ نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا۔ اللہ پاک کے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں:

”کیا حال ہے ان لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں اس سے باز ہیں یا ان کی آنکھیں اچک (یعنی چھین) لی جائیں گی۔“ ﴿12﴾ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، چاہے پورا چہرہ پھرا، یا بعض۔ منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر ادھر ادھر بے ضرورت دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے اور نادرا (یعنی کبھی کبھار) کسی غرض صحیح کے تحت (یعنی سچی ضرورت کے سبب) ہو تو حرج نہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”جو بندہ نماز میں ہے اللہ پاک کی رحمتِ خاصہ (یعنی خصوصی رحمت) اُس کی طرف مُتَوَجِّه رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے، جب اُس نے اپنا منہ پھیرا اُس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔“ ﴿13﴾ مرد کا سجدے میں کلاں یا پچھانا۔ (ذَرْمُ مَخْتَارٍ ج ۲ ص ۴۹۶)

کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا

﴿14﴾ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ دوسرے شخص کو بھی نماز کی

طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ پہلے سے ایک فرد کا چہرہ اس طرف تھا اور اب دوسرا اُس کے چہرے کی طرف منہ کر کے نماز شروع کرے تو نماز شروع کرنے والا گناہ گار ہوا۔ جو لوگ

دینہ

۱: أَلْسِنَةُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۲ ص ۴۰۸ حدیث ۳۵۶۶ ج ۲: حاشیہ بہار شریعت ج ۱ ص ۶۱۸ ج ۳: بہار شریعت ج ۱ ص ۶۳۶ ج ۱: بخاری ج ۱ ص ۲۶۵ حدیث ۷۵۰ ج ۵: بہار شریعت ج ۱ ص ۲۶۶ ج ۱: ابوداؤد ج ۱ ص ۳۴۴ حدیث ۹۰۹ ج ۱: ذَرْمُ مَخْتَارٍ ج ۲ ص ۴۹۷، ۴۹۶

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے حج پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے نانا عاف ہوں گے۔ (صحیح ابوامامہ)

جماعت کا سلام پھر جانے کے بعد اپنے عین پیچھے نماز پڑھنے والے کی طرف مُنہ کر کے بیٹھتے یا کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ سلام پھیرے تو نکلوں، یہ سب اس گناہ سے توبہ کریں۔

خطیب صاحبان متوجہ ہوں

خطیب صاحبان بھی احتیاط فرمائیں، اگر کوئی شخص مُنبر کے عین سامنے نماز پڑھ رہا ہو تو مُنبر پر تشریف نہ لائیں، نمازی کے سلام پھیرنے کا انتظار فرمائیں۔ اگر کوئی شے درمیان میں حائل ہو جائے مثلاً قد آور شخص نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا کہ قیام میں بھی سامنا نہیں ہوتا تو اب مُنبر پر آنے میں حرج نہیں۔ مگر نمازی کے سلام پھیرنے تک اُس آدمی کو پیٹھ کئے کھڑا رہنا پڑے گا۔ ضرورتاً کچھی ہوئی صفوں سے جدارنگ کی ایک دری یا لمبی چادر لمبائی میں مُنبر سے لے کر آخری صف تک بچھادی جائے اور نمازیوں کو مسئلہ بتاتے ہوئے اُس پر سنتِ قبلیہ نہ پڑھنے کی درخواست کر دی جائے تو ترکیب بن سکتی ہے۔

نماز میں جماعتی لینا

﴿15﴾ نماز میں ناک اور مُنہ چھپانا ﴿16﴾ بلا ضرورت گھکار (یعنی بَلَّغْم وغیرہ) نکالنا ﴿17﴾ قَصْدُ (یعنی جان بوجھ کر) جماعتی لینا ﴿18﴾ (اگر جماعتی خود بخود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے)۔ اللہ کے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”جب نماز میں کسی کو جماعتی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطان مُنہ میں داخل ہو جاتا ہے۔“ اور اگر روکنے سے نہ رُکے تو ہونٹ

دیتے

۱۵: ۳، ۱۶: ۳، ۱۷: ۳، ۱۸: ۳، ترقی القلاح ص ۱۸۱، غ: مُسَلِم ص ۱۰۹۷ حدیث ۲۹۹۵

(ابن عدی)

فَرْمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: بَعْدَ رُكُوعِ الشَّرِيفِ بِرُكُوعِ الْبَيْتِ، اللَّهُ يَأْكُرُ بِرَحْمَتِ بَيْتِهِ كَمَا

کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو ہاتھ منہ پر رکھ دے یا آستین سے مُنہ چُھپالے،
قیام میں سیدھے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر اُلٹے سے۔ (تراقی الفلاح ص ۱۸۱)

جماعتی کی کیفیت اور اسے روکنے کی بہتر ترکیب

جماعتی کی کیفیت: جسم میں تناؤ آ کر مُنہ کھل جانا۔ علماء فرماتے ہیں کہ: ”جو جماعتی میں

مُنہ کھول دیتا ہے، شیطان اس کے مُنہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے، وہ
شیطان کا قبضہ ہے کہ اس کا مُنہ بگڑا دیکھ کر کھٹکھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے، وہ شیطان کا
تھوک ہے۔“ اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ
أَمِّيَا عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اس سے محفوظ ہیں، فوراً رُک جائے گی۔ (رد المحتار ج ۲، ص ۴۹۸، بہار شریعت ص ۱۲۷)

الثاق قرآن کریم پڑھنا

﴿18﴾ الثاق قرآن کریم پڑھنا: قرآن مجید الثاق پڑھنا کہ دوسری رُکعت میں پہلی

والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی
اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ اٰسَ الْاِنۡسَانُ (الثاق پڑھنے) کے لیے سَخَتْ وَعَمِدَ اٰتَى، حضرت سَيِّدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ
پاک اس کا دل اُلٹ دے۔“ اور بھول کر ہو تو نہ گناہ، نہ سَجْدَةٌ سَهْوًا ﴿﴾ بچوں کی آسانی کے
لیے ”پارہ عم“ خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے ﴿﴾ بھول کر دوسری رُکعت میں اوپر
دینے

۱: رد المحتار ج ۲، ص ۳۲۰ ۲: بہار شریعت ج ۱، ص ۵۴۹ ۳: رد المحتار ج ۲، ص ۳۲۰

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَعْدَ بِرَكْعَتٍ مِنْ دُرُودِ بَاطِنِ بِلَاغِ بَيْتِكَ جَمَاعَةً بِرُؤُودِ بَاطِنِ بَرَاهِنَاتِهِمْ بَعْدَ تَعْلِيمِ بَيْتِ مَعْنَتِهِمْ بِعَيْنِ عَسَاكِرِ

کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا، پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو، مثلاً پہلی میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی اور دوسری میں أَلَمْ تَرَ كَيْفَ يَنْتَبِثُ شروع کر دی، اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر إِذَا جَاءَ پڑھنے کی اجازت نہیں! ﴿اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: إِرَادَةُ ایسا کرنا (یعنی الٹی سورت پڑھنا) ممنوع و ناجائز ہے، حدیث میں اس پر سخت وعید ہے اگر یہ سہواً (یعنی بھول کر) ہو جیسا کہ پہلی رکعت میں سُورَةُ النَّصْرِ پڑھی دوسری میں سُورَةُ الْفَلَقِ پڑھنے کا قَصْد (یعنی ارادہ) تھا مگر قُلْ أَعُوذُ کی جگہ زبان پر قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ جاری ہو گیا، ایسی صورت میں سُورَةُ الْكَافِرُونَ مکمل کر لے، اسے چھوڑ کر دوسری طرف نہ جائے۔^۱ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: نماز ہو یا تلاوت بطریقِ معہود (یعنی خارج نماز معروف طریقے سے) ہو دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے اگر عکس (یعنی اُلٹ) کرے گا گناہ گار ہوگا۔ ہاں اگر خارج نماز (یعنی نماز کے علاوہ تلاوت کر رہا) ہے کہ ایک سورت پڑھ لی پھر خیال آیا کہ دوسری سورت پڑھوں وہ پڑھ لی (وہ) اور اس سے اوپر کی تھی تو اس میں حَرَج نہیں۔ یا مثلاً حدیث میں شَب کے وقت چار سورتیں پڑھنے کا ارشاد ہوا ہے۔ یس شریف کہ جو رات میں پڑھے گا صُبح کو بخشا ہوا اُٹھے گا۔ سورۃ دُخَانِ شریف پڑھنے کا ارشاد ہوا ہے کہ جو اسے رات میں پڑھے گا صُبح اس حالت میں اُٹھے گا کہ 70 ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہوں گے۔ سورۃ

۱۔

۱: بہار شریعت ج ۱ ص ۵۵۰ ۲: فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۷۰ ملخصاً

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَّجَ بِرَأْسِ يَدَيْهِ يَدَيْهِ فِي مَنَاقِبِ رُؤَسَاءِ أَهْلِ بَيْتِهِ (یعنی بھول گیا)۔ (عین بھول)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو امام سے پہلے سر اٹھاتا اور جھکتا ہے اُس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔“ اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے ڈرتا نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کا سر کر دے۔“

(مسلم ص ۲۲۸ حدیث ۴۲۷)

گدھے جیسا منہ (حکایت)

ایک محدث حدیث لینے کیلئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق گئے۔ وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے تھے، مدتوں تک اُن کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر اُن کا منہ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور اُن محدث صاحب (یعنی اُستاد محترم) نے دیکھا کہ ان (یعنی شاگرد) کو علم حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز اُستاد صاحب نے پردہ ہٹا دیا! شاگرد دیکھتے کیا ہیں کہ اُن (یعنی اُستاد صاحب) کا گدھے جیسا منہ ہے!! اُنہوں (یعنی اُستاد صاحب) نے فرمایا: صاحب زادے! دورانِ جماعت امام پر سبقت کرنے (یعنی امام سے آگے نکل جانے) سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی، میں نے اسے مُسْتَبَعِدْ جانا (یعنی یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے) اور میں نے امام پر قُصْدُ اسْبَقْت (یعنی جان بوجھ کر پہل) کی تو میرا منہ ایسا ہو گیا جیسا تم دیکھ رہے ہو۔^۱

صرف پاجامے میں نماز پڑھنا وغیرہ

﴿24﴾ دوسرا کپڑا ہونے کے باوجود صرف پاجامے یا تہبند میں نماز پڑھنا^۲

۱۔

۲۔ مؤطا امام مالک ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۲۱۲؛ ۳۔ مِرْقَاةُ التَّفَاتِيحِ ج ۳ ص ۲۲۱ مُلَخَّصًا؛ ۴۔ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِرُؤْيَا قِيَامَتِ أَوَّلُوهُمْ فِي سَمَاءٍ تَرْتَبُ بِقُرْبِهِمْ وَأَوَّلُوهُمْ بِوَجْهِهِمْ وَبِأَوَّلُوهُمْ بِوَجْهِهِمْ وَبِأَوَّلُوهُمْ بِوَجْهِهِمْ (ترمذی)

﴿25﴾ کسی آنے والے شناسا (یعنی جاننے والے) کی خاطر امام کا نماز کو طویل دینا (یعنی بڑھانا)۔ اگر اس کی نماز پر اعانت (مدد) کے لئے ایک دو تسبیح کی قدر طول (یعنی بڑھا) دیا تو حرج نہیں^۱ ﴿26﴾ زمین مَعْصُوب (یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو) یا ﴿27﴾ پرایا کھیت جس میں زراعت (یعنی کھیتی) موجود ہے یا جنتے (یعنی ہل چلا کر بیج بونے کے لائق کئے) ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا۔^۲

قبر کے سامنے نماز پڑھنا

﴿28﴾ قبر کے سامنے جبکہ قبر اور نمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو نماز پڑھنا اگر نمازی اور قبر کے درمیان سُترہ (سٹ۔ رہ) ہے اگرچہ آدھ گز اونچی کوئی لکڑی ہی کھڑی کر لی ہو یا قبر نماز کی جگہ سے اتنی دور ہے کہ نمازی نیچی نظر کئے اپنے سجدے کی جگہ نظر جمائے تو قبر تک نگاہ نہ پہنچے تو اب کسی سُترے کی بھی حاجت نہیں نماز بلا کراہت جائز ہے۔ ﴿29﴾ کُفَّار کے عبادت خانوں (مثلاً پڑج۔ مندر وغیرہ) میں نماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ (زُدَّ الْمُحْتَرَج ۲ ص ۵۳)

تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا

﴿30﴾ جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں ﴿تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی، تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔﴾

(زُدَّ الْمُحْتَرَج ۲ ص ۵۰۴)

دینہ

۱: عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸ ۲: ۳۲۳ ۳: زُدَّ الْمُحْتَرَج ۲ ص ۵۰۴ ۴: عالمگیری ج ۵ ص ۳۱۹ ۵: فتاویٰ رضویہ ج ۷

ص ۳۰ ملخصاً ۱: بہار شریعت ج ۱ ص ۶۲۲

فَرَمَانَ فِصْحًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمَ نَحْوِ بِرَأْسِ رَجُلٍ يَجْتَمِعُ فِيهِ أَرْبَعُ أَعْمَالٍ مِنْ رَسَائِلِ الْغَيْبِ... (ترمذی)

”اے خدائے پاک! تیری پسند کی نماز پڑھنے کی سعادت مل جائے“
کے بیالیس حروف کی نسبت سے نماز کے 42 مکروہات تزیہہ

- ﴿1﴾ دوسرے کپڑے میسر ہونے کے باوجود کام کاج کے لباس میں نماز پڑھنا
﴿2﴾ کُرتے وغیرہ کے بٹن کھلے ہونا جس سے سینہ کھلا رہے مکروہ تزیہی ہے ﴿3﴾ مُنہ
میں کوئی چیز لئے ہوئے ہونا۔ اگر اس کی وجہ سے قراءت ہی نہ ہو سکے یا ایسے الفاظ نکلیں کہ
جو قرآن کریم کے نہ ہوں تو نماز ہی فاسد ہو (یعنی ٹوٹ) جائے گی۔ (ذُرِّمُخْتَارٌ وَرَدُّ الْفُحْتَارِ ج ۲ ص ۴۹۱)

ننگے سر نماز پڑھنا

- ﴿4﴾ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجہ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم
ہوتی ہو، مکروہ تزیہی ہے اور اگر تحقیر نماز (یعنی مَعَاذَ اللَّهِ نماز کو حقیر (گھٹیا) جاننا) مقصود ہے، مثلاً
نماز کوئی ایسی مہتمم بالشان (مذہب۔ تم۔ ش۔ شان یعنی شان و شوکت والی) چیز نہیں جس کے لیے
ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کُفر ہے اور خُشُوعُ خُضُوعِ کے لیے سر برہنہ (ب۔ رہ۔ نہ۔ یعنی ننگے
سر) پڑھی، تو مُسْتَحَب ہے۔ (ذُرِّمُخْتَارٌ وَرَدُّ الْفُحْتَارِ ج ۲ ص ۴۹۱)

نماز میں ٹوپی گر پڑے تو۔۔۔؟

نماز میں ٹوپی یا عمامہ شریف گر پڑا تو اٹھا لینا افضل ہے جبکہ عمل کثیر (جس کے معنی

لینا

۱: شَرْحُ الْوَلَوِيَّةِ ج ۱ ص ۱۹۸، ۲: مَأْوِزُ الْقَادِي رَضَوِيَّة ج ۷ ص ۳۸۶، ۳۸۷

فَرَمَانِ مُصَلِّیٍّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شِبْهُ عَوَارِزِ هُوَ مَجْمُوعُ بَرَدِ رُؤْيِ كَثْرَتِ كَرَامَاتِ رُبِّيَا كَرَمِ قِيَامَتِ كَعْدِ مِاسِ اسْ كَا شَفِيَا كَا وَوَسْوَاسِ كَا۔ (شعب الایمان)

صفحہ 50 پر گزرے) کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اٹھانے سے خُشُوع و خُضُوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھ رہا ہو یا اُس کی ٹوپی گر پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے۔

تین سے کم تسبیحات پڑھنا

﴿5﴾ رُكُوعِ يَاسْجِدِے ميں بلا ضرورت تین بار سے کم تسبیح کہنا، حدیث پاک میں اسی کو ”مُزْعِجِ كِي سِي تُهَوْنِكِ (چونچ) مارنا“ فرمایا۔ ہاں وقت تنگ ہو یا ٹرین چل پڑنے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں اور اگر مقتدی تین تسبیحات نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھالیا تو امام کا ساتھ دے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۲۰)

پیشانی پر گھاس چپک جائے تو۔۔؟

﴿6﴾ پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے، جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹھا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چاہیے، تاکہ ریا نہ آنے پائے۔

﴿7﴾ سجدے وغیرہ میں ہاتھوں کی انگلیاں قبلے سے پھیر دینا ﴿8﴾ مزد کا سجدے میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا ﴿9﴾ نماز میں ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔ زبان سے جواب دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ﴿10﴾ مجبوری کے بغیر نماز میں چار زانو یعنی

لَا تُرِيخْتَارَ وَرَأَيْتُ النَّحْتَارَ ج ۲ ص ۹۱ [۲۷۷]؛ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۵-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰ وغیرہ ۵؛ دُرِّ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۹۷؛ عالمگیری ج ۱ ص ۹۸۔

فَرَمَانِ فَصِيحٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیرا لکھتا ہے اور قیرا اٹھ پیاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

چوڑی مار کر بیٹھنا ﴿11﴾ انگریزی لینا اور

نماز میں کھانسنّا

﴿12-13﴾ بِالْقَصْدِ يَعْنِي ارَادَةَ كَهَانْسِنَا يَكْهَانُ كَارَنَا مَكْرُوهُ (تسبیہ) ہے اور اگر طبیعت

دَفْع (یعنی دُور کرنے کا تقاضا) کر رہی ہے تو حَرَجِ نَهَيْتُ ﴿14﴾ نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ

لینا زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو صُور (یعنی لازم) ہے ﴿15﴾ تَجَدُّعِ

میں جاتے ہوئے گھٹنے سے پہلے مجبوری کے بغیر ہاتھ زمین پر رکھنا ﴿16﴾ اُطْهَتْ وَقْتُتْ بِلَا عُدْر

(یعنی بغیر مجبوری) ہاتھ سے قبل گھٹنے زمین سے اُٹھانا ﴿17﴾ مَزْدَكَارُ كُوعِ مِیْنِ سَرِّ كُوپِيْطِ سِے اُونچا

نیچا کرنا ﴿18﴾ نَمَازِ مِیْنِ شَنَا، تَعُوْذُ، تَسْبِيْهٍ اور اَمِيْنِ زُورِ سِے کہنا ﴿19﴾ بَغِيْرِ عُدْرِ دِيُوَارِ يَآ

عَصَا (STICK) پریک لگانا ﴿20﴾ رُكُوعِ مِیْنِ گھٹنوں پر ہاتھ نہ رکھنا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹)

نماز میں جھومنا

﴿21﴾ دَائِسِ بَانِسِ جُھومنا مکروہ (تسبیہ) ہے اور تَرَاوُحِ یعنی کبھی دائیں (یعنی

سیدھے) پاؤں پر اور کبھی بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں پر زور دینا یہ سُنَّتْ ہے ﴿22﴾ اُطْهَتْ

وَقْتُتْ آگے پیچھے پاؤں اُٹھانا مکروہ (تسبیہ) ہے اور تَجَدُّعِ کیلئے جاتے ہوئے سیدھی طرف

زور دینا اور اُطْهَتْ وَقْتُتْ اُلْطِیْ طرف زور دینا مُسْتَحَبَّ ہے۔

لینا

ل: دُرِّ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۴۹۸ ج: بہار شریعت ج ۱ ص ۲۳۳ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷ ج: عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۵ وغیرہ ج: تال: مُنْبِيْ

الْمُصَلِّيِّ ص ۳۴۰-۳۴۱ ج: غُنِيْهَ ص ۲۰۲ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷ ج: غُنِيْهَ ص ۳۰۳ ج: بہار شریعت ج ۱ ص ۶۳۴

فرمانِ فصیحاً ضلیٰ اللہ علیہ والہ وسلم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو تم پر بھی چڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ (صحیح ابوداؤد)

نماز میں آنکھیں بند رکھنا

﴿23﴾ نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ (تزیہی) ہے، مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہونا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے ﴿24﴾ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں ﴿25﴾ ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جس سے دھیان بے مشاوری بنت اور لہو و لجب (یعنی کھیل کود) وغیرہ ﴿26﴾ نماز کیلئے دوڑنا ﴿27﴾ عام راستہ ﴿28﴾ گوڑا (یعنی کچرا وغیرہ) ڈالنے کی جگہ ﴿29﴾ مذبح یعنی جہاں جانور ذبح کئے جاتے ہوں ﴿30﴾ اِصْطَبَل یعنی گھوڑے باندھنے کی جگہ ﴿31﴾ غَسَل خانہ ﴿32﴾ مویشی خانہ (کیٹل فارم۔ CATTLE FARM) خصوصاً جہاں اُونٹ باندھے جاتے ہوں اور ﴿33﴾ صحرائیں بلا سترے کے جبکہ آگے سے لوگوں کے گزرنے کا امکان ہو۔ نماز پڑھنا مکروہ تزیہی ہے ﴿34﴾ ہاتھ سے بغیر عذر رکھی یا چھتر اُڑانا (نماز میں جوں یا چھتر ایذا دیتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ عملِ کثیر کی حاجت نہ ہو) ﴿35﴾ ہر وہ ”عملِ قلیل“ جو نمازی کیلئے مُفید ہو جائز ہے اور جو مُفید نہ ہو وہ مکروہ ﴿36﴾ اَلنَّاکِیْرُ اِیْہِنَا یا اوڑھنا۔ (فتاویٰ رضویہ، مَحْرَج ۷ ص ۸۰ تا ۳۶۰)

امام کا تنہا محراب میں کھڑا ہونا

﴿37﴾ (محراب داخل مسجد ہوتی ہے تاہم) امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ (تزیہی)

دینہ

لَا دُرْمُخْتَارَ وَرَدًا لِّلْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۴۹۹؛ عَالِیْغِیْرِی ج ۱ ص ۱۰۸؛ بَہَارُ شَرِیْعَتِی ص ۶۳۶؛ زَوَالُ النُّخْتَارِ ج ۲ ص ۵۱۳؛ دُرْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۵۰۱؛ بَہَارُ شَرِیْعَتِی ص ۶۳۶؛ عَالِیْغِیْرِی ج ۱ ص ۱۰۹؛ اِنَّا غَنَبَہُ ص ۳۰۳؛ بَہَارُ شَرِیْعَتِی ص ۶۳۰؛ عَالِیْغِیْرِی ج ۱ ص ۱۰۵

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرو پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

”مجھے تعظیم ہوا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔“ (مسلم ص ۲۰۳ حدیث ۴۹۰)

ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے!

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر

مُحَافَظَت کی (یعنی ہمیشہ پڑھتا رہا) اللہ پاک اُس پر آگ حرام فرمادے گا۔“ علامہ سید طحاوی رَحْمَةُ اللہ علیہ

اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے

گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر (بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مطالبات (یعنی دعوے۔

تقاضے) ہیں اللہ پاک اُس کے فریق (یعنی جس نے دعویٰ کیا ہے اُس) کو راضی کر دے گا یا یہ

مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔“ اور علامہ شامی رَحْمَةُ اللہ علیہ

فرماتے ہیں: ”اُس کیلئے بشارت (یعنی خوش خبری) یہ ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور

دوزخ میں نہ جائے گا۔“ (زَدَّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جہاں ظہر کی دس رُکعت نماز پڑھ

لیتے ہیں وہاں آخر میں مزید دو رُکعت نفل پڑھ کر بارہویں شریف کی نسبت سے 12 رُکعت

ادا کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! استقامت کے ساتھ دو نفل پڑھنے کی نیت فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

دینہ

۱: ترمذی ج ۱ ص ۴۳۶ حدیث ۴۲۸ ۲: حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۲۸۴

فرمانِ فیصلہ: صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو جمعہ پڑھیں مرتبہ ڈرو و پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

جماعت کا بیان

”امام مہدی“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت نمازِ باجماعت متعلق 8 فرامینِ مصطفیٰ ﷺ

- ﴿1﴾ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے ﴿2﴾ نمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس (27) درجے بڑھ کر ہے ﴿3﴾ جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے پھر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہے اس کے لیے حجِ مبرور اور مقبول عمرہ کا ثواب ہے ﴿4﴾ جس نے باجماعت وعشا کی نماز پڑھی گویا آدھی رات قیام کیا، اور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی گویا پوری رات قیام کیا ﴿5﴾ جس نے فجر وعشا کی نماز باجماعت پڑھی اور جماعت سے کوئی بھی رکعت فوت نہ ہوئی تو اس کے لیے جہنم و نفاق سے آزادی لکھ دی جاتی ہے ﴿6﴾ جس نے کامل (یعنی پورا) وضو کیا، پھر نمازِ فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ (نماز) پڑھی اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے ﴿7﴾ جو شخص صُبح و شام مسجد جائے، اللہ پاک اس کے لیے صُبح و شام جنت میں مہمانی تیار فرمائے گا ﴿8﴾ جب امام ”عَبْدِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ کہے تو امین کہو! کہ جس کا قول (یعنی امین کہنا) فرشتوں کے قول (یعنی کہنے) کے موافق (یعنی مطابق) ہوگا اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔
- ہر عاقل بالغ قدرت رکھنے والے مژدہ مسلمان پر جماعت واجب ہے، شرعی مجبوری

۱۔ مستداحمد ج ۲ ص ۳۰۹ حدیث ۵۱۱۲ بخاری ج ۱ ص ۲۳۲ حدیث ۶۶۵ ع: شعب الایمان ج ۷ ص ۱۲۸ حدیث ۹۷۶۲ غ: مسلم ج ۲ ص ۲۵۸ حدیث ۴۹۱

۲۔ شعب الایمان ج ۳ ص ۶۲ حدیث ۲۸۷۰ ابن خزیمہ ج ۲ ص ۲۷۲ حدیث ۱۴۸۹ بخاری ج ۱ ص ۲۲۷ حدیث ۶۶۲ غ: بخاری ج ۱ ص ۲۷۰ حدیث ۷۸۲

فَرَمَانَ فِصْلًا ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ سَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر ذرہ دیا کہ نہ پڑھا تحقیق و درجنت ہو گیا۔ (ابن سنی)

کے بغیر ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہ گار و عذابِ نار کا حق دار ہے۔ کئی بار تڑک کرنے (یعنی چھوڑنے) والا فاسق ہے اور وہ گواہی کے قابل نہیں رہتا۔

یَا رَسُولَ اللَّهِ! مَدِينَةَ بَدَاؤُكَ فِيهَا خُرُوفٌ كِي نَسَبَتْ جَمَاعَةٌ مِعَافٌ هُوَ فِيهَا 20 مَجْبُورِيَانِ

ان تمام وجوہات میں سے کسی بھی وجہ کی بنا پر جماعت چھوڑنے والا گناہ گار نہ

ہوگا: ﴿1﴾ مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو ﴿2﴾ آپاچ (مثلاً چلنے پھرنے سے

معذور) ﴿3﴾ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو ﴿4﴾ جس پر فالج گرا ہو ﴿5﴾ اتنا بوڑھا کہ مسجد تک

جانے سے عاجز (یعنی مجبور) ہو ﴿6﴾ اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر

مسجد تک پہنچا دے ﴿7﴾ سخت بارش اور ﴿8﴾ شدید کچڑ کا حائل ہونا ﴿9﴾ سخت سردی

﴿10﴾ سخت تاریکی (یعنی سخت اندھیرا) ﴿11﴾ آندھی ﴿12﴾ مال یا کھانے کے تلف (یعنی

ضائع) ہو جانے کا اندیشہ ﴿13﴾ قرض خواہ (یعنی قرض مانگنے والے) کا خوف ہے اور یہ (یعنی

نمازی) تنگ دست ہے ﴿14﴾ ظالم کا خوف ﴿15﴾ پاخانہ (یا) ﴿16﴾ پیشاب (یا)

﴿17﴾ ریح (GAS) کی حاجت شدید ہے ﴿18﴾ کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو

﴿19﴾ قافلہ (یاٹرین یا ہوائی جہاز یا بس) چلے جانے کا اندیشہ (یعنی ڈر) ہے ﴿20﴾ مریض کی

تیمارداری (یعنی مریض کی دیکھ بھال کی ذمہ داری) کہ جماعت کے لیے جانے سے اُس (یعنی

مریض) کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا۔ یہ سب تڑک جماعت کے لئے عذر (یعنی مجبوریاں)

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر سچ و شام دوں وہ بارگاہِ دو پاک پر چاہے قیامت کے دن میری شفاعت ملے۔ (بخاری، ۵۸۴)

(مؤرخانہ، ص ۲، ۳۴۷-۳۴۹، ۵۸۳، ۵۸۴)

ہیں۔

کُفْر پر غاتے کا خوف

اظہار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نمازوں کی مسجدِ محلہ کی جماعتِ اولیٰ (یعنی پہلی جماعت) تڑک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھریا ہال یا بنگلے کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجدِ محلہ موجود ہے تو ان پر واجب ہے کہ پہلے فرض رکعتیں جماعتِ اولیٰ کیساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جو لوگ بلائِ عذر شرعی باوجود قدرت فرض نماز مسجدِ محلہ میں جماعتِ اولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے ان کو ڈر جانا چاہئے کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ پاک سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے کیوں کہ اللہ پاک نے تمہارے نبی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سننِ ہدایٰ مشروع کیں اور یہ (جماعت) نمازیں بھی سننِ ہدایٰ سے ہیں اور اگر تم اپنے نبی صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“ (مسلم ص ۳۲۸ حدیث ۶۵۴)

سننِ ہدایٰ کسے کہتے ہیں

حضرت مفتی احمد یار خان رحمة اللہ علیہ نے ”میزان“ جلد 2 صفحہ 175 پر اس حدیثِ پاک کے تحت جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ ہے: جو کام حضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ”عادت“ کے طور پر کیے وہ سننِ زوائد ہیں جیسے بالوں میں کنگھی کرنا، کدو رغبت سے کھانا، اور جو کام

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔ (عباد: اذان)

”عبادت“ کے طور پر کیے وہ سُئِنِ بُہدای ہیں۔ ”سُئِنِ بُہدای“ کی دو قسمیں ہیں: مُؤَكَّدَہ اور غیر مُؤَكَّدَہ، جو کام مُحْضُورِ اَکْرَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ کیے وہ مُؤَكَّدَہ ہیں۔ اور اگر ان کا حکم بھی دیا وہ واجب۔ اور جو کام کبھی کبھی کیے وہ غیر مُؤَكَّدَہ ہیں، لہذا جماعت کی نماز اور (اس کیلئے) مسجد میں حاضری حق یہ ہے کہ دونوں واجب ہیں۔ یہاں علمی اعتبار سے مزید بھی تفصیل ہے۔ مفتی صاحب اس حدیث مبارکہ کے اس حصے ”جہاں آذان دی جاتی ہے“ کے تحت مزید فرماتے ہیں: یعنی جہاں جماعت ہوتی ہے کیونکہ آذان جماعت ہی کے لیے ہوا کرتی ہے۔ اس (حدیث) سے معلوم ہوا کہ مسجد اور جماعت کی پابندی کرنے والے کو اِنْ شَاءَ اللهُ ایمان و تقویٰ پر خاتمہ نصیب ہوگا۔ یہ حدیث ان کے لیے بڑی بشارت ہے۔

اقامت کے بعد امام صاحب یوں اِخْلَانِ کر میں

اپنی ایڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صَف سیدھی کر لیجئے، دو آد میوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا گڑ کھارہا ہو اس طرح خوب اچھی طرح ملا کر رکھنا واجب، صَف سیدھی رکھنا واجب اور جب تک اگلی صَف (دونوں کونوں تک) پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نماز شروع کر دینا تَرَدُّکِ واجب، ناجائز و گناہ ہے۔ 15 سال سے چھوٹے نابالغ بچوں کو صَفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچوں کی صَف سب سے آخر میں بنائیے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 219 تا 225)

لدینہ

۱: مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۱۷۵ کچھ تبدیلی کے ساتھ۔

فَرْمَانِ فَصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر روزِ جمعہ زود و شریف پڑھے گائیں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (صحیح ابواج)

فروض کے بعد اعلان

فرض کا سلام پھر جانے کے بعد مشبوقین یعنی بقیہ نماز پوری کرنے والے یا جماعت سے رہ جانے والے یا سنتیں وغیرہ شروع کر دینے والے جب تک فارغ نہ ہو لیں اُس وقت مانک پر یا بلند آواز سے یا ایسے انداز سے اعلانات کرنا جس سے کسی نمازی کو تشویش (یعنی پریشانی) ہو، نا جائز و گناہ ہے۔ ایسے موقع پر پہلی دُعا یا دعائے ثانی (یعنی دوسری دعا) بھی اگرچہ مانک پر ہو مگر دھیمی آواز سے اور وہ بھی مختصر کرنی چاہئے۔ اسی طرح نعت و بیان وغیرہ میں بھی احتیاط لازم ہے۔

مسجد کی بجلی کے استعمال کا مسئلہ

أَذَانٌ وَخُطْبَةٌ وَغَيْرُهُ كَثِيرٌ (مثلاً سینکڑوں افراد) نہ ہوں اور اسی طرح بلائحت ضرورت مسجد میں مانک کے استعمال سے بچنا چاہئے۔ اگر بلا تکلف امام کی آواز پہنچ جاتی ہو تو جماعت کیلئے مانک استعمال نہ فرمائیں۔ مسجد کے مانک اور بجلی کے استعمال کے تعلق سے ہر صورت میں وہاں کا عرف (یعنی معمول) دیکھ لینا ضروری ہے۔ مثلاً اجتماعات اور جلسوں وغیرہ میں جتنا عرف ہے اتنی ہی مسجد کی بجلی استعمال کی جاسکتی ہے۔ عرف و عادت سے ہٹ کر بلب روشن کر کے وہاں کی زائد بجلی صرف نہیں کی جاسکتی، مسجد کمیٹی بھی عرف سے ہٹ کر اس کی اجازت دینے کی حق دار نہیں۔ اگر کہیں کسی نے عرف سے ہٹ کر بجلی کے استعمال میں مسجد کے چندے کا استعمال کیا تو گناہ گار ہوا اُس پر توبہ اور تواوان لازم ہے یعنی توبہ کے ساتھ ساتھ اتنی رقم بھی پلے سے ادا کرے۔

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈر دیا اور اس نے مجھ پر جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

یارِ مِصْطَفَى! ہمیں ہمیشہ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی جماعت میں پہلی صف

کے اندر تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمِيْنَ بِجَاذِ حَاتِمِ التَّبِيْطِيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یا الہی

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

امام احمد رضا خان کے چودہ حروف کی
نسبت سے نماز وتر کے 14 مدنی پھول

﴿1﴾ نماز وتر واجب ہے ﴿2﴾ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہے ﴿3﴾ وتر

کی نماز عشا کے فرضوں کے بعد اور صبح صادق سے پہلے پڑھ لینا ضروری ہے۔ عشا و وتر کا

وقت ایک ہے، مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے کہ عشا سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی

ہی نہیں، البتہ بھول کر وتر پہلے پڑھ لیے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور

وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے ﴿4﴾ جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی

رات (یعنی رات کے آخری چھٹے حصے) میں وتر پڑھے، ورنہ بعد عشا پڑھ لے ﴿5﴾ وتر کی تین

رکعتیں ہیں ﴿6﴾ اس میں تھوڑی اولیٰ واجب ہے، صرف تَشَهُّد پڑھ کر کھڑے ہو جائیے

۱: عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۱ ۲: بہار شریعت ج ۱ ص ۴۵۱، عالمگیری ج ۱ ص ۵۱ ۳: بہار شریعت ج ۱ ص ۶۵۸ ۴: ذمہ مختار ج ۲ ص ۳۲۲

فرمانِ فیصلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر دُورِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا جھ پر دُورِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یعلیٰ)

﴿7﴾ تیسری رکعت میں قراءت کے بعد تکبیر قنوت (اللہ اکبر) کہنا واجب ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۲۱) ﴿8﴾ جس طرح تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اسی طرح پہلے ہاتھ کانوں تک اٹھائیے پھر اللہ اکبر کہئے ﴿9﴾ پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھئے۔

دُعائے قنوت

اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرِكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاليَاكَ نَسْعِي وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو اِرْحَمْتَكَ وَنَخْشِيْ عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری اطاعت کی طرف دوڑتے اور جلدی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے اُتمیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس سے پاس میرا اثر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے سب سے تریں شخص ہے۔ (سنن ابی)

﴿10﴾ دُعَاةِ قُنُوتِ كَعْبَدُورُودِ شَرِيفِ پڑھنا بہتر ہے ﴿11﴾ جو دُعَاةِ قُنُوتِ نہ پڑھ سکیں وہ یہ پڑھیں:

(اللَّهُمَّ) رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً (اے اللہ!) اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ

النَّارِ ○ سے بچا۔

یا تین بار یہ پڑھیں: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي یعنی اے اللہ میری مغفرت فرمادے ﴿12﴾ اگر دُعَاةِ قُنُوتِ

پڑھنا بھول گئے اور رُكُوعِ میں چلے گئے تو واپس نہ لوٹے بلکہ ”سجده برستہ“ کر لیجئے ﴿13﴾ وِثْر

جماعت سے پڑھی جا رہی ہو (جیسا کہ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ میں پڑھتے ہیں) اور مُقْتَدِي قُنُوتِ سے

فَارِغِ نہ ہوا تھا کہ امام رُكُوعِ میں چلا گیا تو مُقْتَدِي بھی رُكُوعِ میں چلا جائے ﴿14﴾ مَسْبُوقِ

(جس کو پوری جماعت نہ ملی وہ) امام کے ساتھ قُنُوتِ پڑھے (تو) بعد کو نہ پڑھے اور اگر (کوئی شخص)

امام کے ساتھ تیسری رُكْعَتِ کے رُكُوعِ میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قُنُوتِ نہ پڑھے۔

وِثْر کا سلام پھیرنے کے بعد کی ایک سُنت

سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب وِثْر میں سلام پھیرتے، تین بار سُبْحَانَ

الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔ (نسائی ص ۲۹۹ حدیث ۱۷۲۹)

نمازی کے آگے سے گزرنے کی سُنت گناہ ہے

﴿۱﴾ مَلِكِ مَدَنِي آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان عبرت نشان ہے: ”اگر کوئی جانتا کہ

لَدِينَهُ

ل: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۵۰ ج: غُنيہ ص ۴۱۸ ج: عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۱ ج: تاش: عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۱

اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا ہے ﴿۲﴾ حضرت سیدنا امام مالک رَحِمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں کہ حضرت سیدنا كَعْبُ الْأَخْبَارِ رَحِمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا ارشاد ہے: ”نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا ہے، نمازی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے مگر جس نمازی کے آگے سے گزرا اُس نمازی کی نماز میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔“

”یا مصطفیٰ! ہم پر نظر کر“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 17 احکام

﴿1﴾ میدان اور بڑی مسجد (جو کہ میدان کی طرح ہو) میں نمازی کے قدم سے مَوْضِعِ نُجُود تک گزرنا ناجائز ہے۔ مَوْضِعِ نُجُود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ نظر جمائے تو جتنی دُور تک نگاہ پھیلے وہ مَوْضِعِ نُجُود ہے، اس کے درمیان سے گزرنا جائز نہیں ہے۔ مَوْضِعِ نُجُود کا فاصلہ اندازاً قدم سے لے کر تین گز تک ہے لہذا میدان میں نمازی کے قدم کے تین گز کے بعد سے گزرنے میں حَرَج نہیں ہے ﴿2﴾ مسجدِ نبوی شریف و مسجدِ الحرام شریف مسجدِ کبیر مثلِ صَحْرَا (یعنی میدان کی طرح) ہیں ان میں مَوْضِعِ نُجُود کے بعد نمازی کے سامنے سے بلا سترہ بھی گزرنا جائز ہے ﴿3﴾ مکان اور چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے اگر سترہ (یعنی آڑ) نہ

دینے

ل: ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۰۶ حدیث ۹۴۶ ج ۱: مُوطَّأ امام مالک ج ۱ ص ۱۵۴ حدیث ۳۷۱ ج ۱: مُلَخَّص از: نَادِی رَضَوِی

مُخْرَجہ ج ۷ ص ۲۵۴ ج ۱: ع: عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴، دُرِّمُخْتَار ج ۲ ص ۴۷۹ ج ۱: ع: قانونِ شریعت حصہ اول ص ۱۱۴

فرمانِ فصیح: ضلیٰ اللہ علیہ والہ وسلم: جو اُس اپنی مجلس سے اٹھ جائے یا کہ کے ذکر اور بی پرندہ شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ بدوادر مردار سے اٹھے۔ (شعب الایمان)

ہو تو قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں! ﴿4﴾ نمازی کے آگے سُترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سُترے کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں!ؒ

سُترہ کیسا ہو؟

﴿5﴾ سُترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو، اور سُنّت یہ ہے کہ نمازی اور سُترے کے درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہوتا ہے۔ ﴿6﴾ نمازی کے آگے (اگر) کپڑے کا پردہ یا لکڑی کا ایک انگل سے کم موٹائی کا تختہ یا ٹن کی پتلی چادر کا سُترہ (بھی) ہو تو اُس کے آگے سے گزر سکتے ہیں مذکورہ چیزیں سُترے کا کام دے دیں گی! ﴿7﴾ امام کا سُترہ مقتدی کیلئے بھی سُترہ ہے۔ یعنی امام کے آگے سُترہ ہو تو اگر کوئی مقتدی (یعنی امام کے پیچھے باجماعت نماز پڑھنے والے) کے آگے سے گزر جائے تو گناہ گار نہ ہوگا ﴿8﴾ وَرَحْتَ، آؤمی اور جانور وغیرہ کا بھی سُترہ ہو سکتا ہے! ﴿9﴾ آؤمی کو اس حالت میں سُترہ کیا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو! (اگر نمازی کی طرف آؤمی کا منہ ہو تب بھی سُترہ ہو سکتا ہے مگر نمازی کی طرف منہ کرنا جائز نہیں۔ یاد رہے! اگر نماز پڑھنے والے کے عین رخ کی طرف کسی نے منہ کیا تو اب کراہت نمازی پر نہیں اُس منہ کرنے والے پر ہے، لہذا امام کے سلام پھیرنے کے بعد مڑ کر پیچھے دیکھنے میں احتیاط ضروری ہے کہ آپ کے عین پیچھے کی جانب اگر کوئی اپنی بقیہ نماز پڑھ رہا ہوگا اور اُس کی طرف آپ قصداً (یعنی جان بوجھ کر) اپنا منہ کریں گے تو گناہ گار ہوں گے) ﴿10﴾ ایک شخص

دینہ

۱: ۱۰۴، ۲: ۴۷۹، ۳: ۲۸۴، ۴: ۸۸۴، ۵: ۴۸۴، ۶: ۳۶۷، ۷: ۳۶۷، ۸: ۳۶۷، ۹: ۳۶۷، ۱۰: ۳۶۷، ۱۱: ۳۶۷، ۱۲: ۳۶۷، ۱۳: ۳۶۷، ۱۴: ۳۶۷، ۱۵: ۳۶۷، ۱۶: ۳۶۷، ۱۷: ۳۶۷، ۱۸: ۳۶۷، ۱۹: ۳۶۷، ۲۰: ۳۶۷، ۲۱: ۳۶۷، ۲۲: ۳۶۷، ۲۳: ۳۶۷، ۲۴: ۳۶۷، ۲۵: ۳۶۷، ۲۶: ۳۶۷، ۲۷: ۳۶۷، ۲۸: ۳۶۷، ۲۹: ۳۶۷، ۳۰: ۳۶۷، ۳۱: ۳۶۷، ۳۲: ۳۶۷، ۳۳: ۳۶۷، ۳۴: ۳۶۷، ۳۵: ۳۶۷، ۳۶: ۳۶۷، ۳۷: ۳۶۷، ۳۸: ۳۶۷، ۳۹: ۳۶۷، ۴۰: ۳۶۷، ۴۱: ۳۶۷، ۴۲: ۳۶۷، ۴۳: ۳۶۷، ۴۴: ۳۶۷، ۴۵: ۳۶۷، ۴۶: ۳۶۷، ۴۷: ۳۶۷، ۴۸: ۳۶۷، ۴۹: ۳۶۷، ۵۰: ۳۶۷، ۵۱: ۳۶۷، ۵۲: ۳۶۷، ۵۳: ۳۶۷، ۵۴: ۳۶۷، ۵۵: ۳۶۷، ۵۶: ۳۶۷، ۵۷: ۳۶۷، ۵۸: ۳۶۷، ۵۹: ۳۶۷، ۶۰: ۳۶۷، ۶۱: ۳۶۷، ۶۲: ۳۶۷، ۶۳: ۳۶۷، ۶۴: ۳۶۷، ۶۵: ۳۶۷، ۶۶: ۳۶۷، ۶۷: ۳۶۷، ۶۸: ۳۶۷، ۶۹: ۳۶۷، ۷۰: ۳۶۷، ۷۱: ۳۶۷، ۷۲: ۳۶۷، ۷۳: ۳۶۷، ۷۴: ۳۶۷، ۷۵: ۳۶۷، ۷۶: ۳۶۷، ۷۷: ۳۶۷، ۷۸: ۳۶۷، ۷۹: ۳۶۷، ۸۰: ۳۶۷، ۸۱: ۳۶۷، ۸۲: ۳۶۷، ۸۳: ۳۶۷، ۸۴: ۳۶۷، ۸۵: ۳۶۷، ۸۶: ۳۶۷، ۸۷: ۳۶۷، ۸۸: ۳۶۷، ۸۹: ۳۶۷، ۹۰: ۳۶۷، ۹۱: ۳۶۷، ۹۲: ۳۶۷، ۹۳: ۳۶۷، ۹۴: ۳۶۷، ۹۵: ۳۶۷، ۹۶: ۳۶۷، ۹۷: ۳۶۷، ۹۸: ۳۶۷، ۹۹: ۳۶۷، ۱۰۰: ۳۶۷

۱: ۱۰۴، ۲: ۴۷۹، ۳: ۲۸۴، ۴: ۸۸۴، ۵: ۴۸۴، ۶: ۳۶۷، ۷: ۳۶۷، ۸: ۳۶۷، ۹: ۳۶۷، ۱۰: ۳۶۷، ۱۱: ۳۶۷، ۱۲: ۳۶۷، ۱۳: ۳۶۷، ۱۴: ۳۶۷، ۱۵: ۳۶۷، ۱۶: ۳۶۷، ۱۷: ۳۶۷، ۱۸: ۳۶۷، ۱۹: ۳۶۷، ۲۰: ۳۶۷، ۲۱: ۳۶۷، ۲۲: ۳۶۷، ۲۳: ۳۶۷، ۲۴: ۳۶۷، ۲۵: ۳۶۷، ۲۶: ۳۶۷، ۲۷: ۳۶۷، ۲۸: ۳۶۷، ۲۹: ۳۶۷، ۳۰: ۳۶۷، ۳۱: ۳۶۷، ۳۲: ۳۶۷، ۳۳: ۳۶۷، ۳۴: ۳۶۷، ۳۵: ۳۶۷، ۳۶: ۳۶۷، ۳۷: ۳۶۷، ۳۸: ۳۶۷، ۳۹: ۳۶۷، ۴۰: ۳۶۷، ۴۱: ۳۶۷، ۴۲: ۳۶۷، ۴۳: ۳۶۷، ۴۴: ۳۶۷، ۴۵: ۳۶۷، ۴۶: ۳۶۷، ۴۷: ۳۶۷، ۴۸: ۳۶۷، ۴۹: ۳۶۷، ۵۰: ۳۶۷، ۵۱: ۳۶۷، ۵۲: ۳۶۷، ۵۳: ۳۶۷، ۵۴: ۳۶۷، ۵۵: ۳۶۷، ۵۶: ۳۶۷، ۵۷: ۳۶۷، ۵۸: ۳۶۷، ۵۹: ۳۶۷، ۶۰: ۳۶۷، ۶۱: ۳۶۷، ۶۲: ۳۶۷، ۶۳: ۳۶۷، ۶۴: ۳۶۷، ۶۵: ۳۶۷، ۶۶: ۳۶۷، ۶۷: ۳۶۷، ۶۸: ۳۶۷، ۶۹: ۳۶۷، ۷۰: ۳۶۷، ۷۱: ۳۶۷، ۷۲: ۳۶۷، ۷۳: ۳۶۷، ۷۴: ۳۶۷، ۷۵: ۳۶۷، ۷۶: ۳۶۷، ۷۷: ۳۶۷، ۷۸: ۳۶۷، ۷۹: ۳۶۷، ۸۰: ۳۶۷، ۸۱: ۳۶۷، ۸۲: ۳۶۷، ۸۳: ۳۶۷، ۸۴: ۳۶۷، ۸۵: ۳۶۷، ۸۶: ۳۶۷، ۸۷: ۳۶۷، ۸۸: ۳۶۷، ۸۹: ۳۶۷، ۹۰: ۳۶۷، ۹۱: ۳۶۷، ۹۲: ۳۶۷، ۹۳: ۳۶۷، ۹۴: ۳۶۷، ۹۵: ۳۶۷، ۹۶: ۳۶۷، ۹۷: ۳۶۷، ۹۸: ۳۶۷، ۹۹: ۳۶۷، ۱۰۰: ۳۶۷

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُؤ پُاک پڑھا اس کے دو سو سال کے نانا معاف ہوں گے۔ (صحیح ابوامح)

نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے اگر دوسرا شخص اُسی کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عین مطابق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر جائے تو پہلا شخص گناہ گار ہوا اور دوسرے کیلئے یہی پہلا شخص شرہ بھی بن گیا ﴿11﴾ نماز باجماعت میں اگلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود کسی نے پیچھے نماز شروع کر دی تو آنے والا اُس کی گردن پھلانگتا ہوا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی ﴿12﴾ اگر کوئی اس قدر اونچی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے کہ گزرنے والے کے اعضاء نمازی کے سامنے نہیں ہوئے تو گزرنے والا گناہ گار نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۱۵)

دو آدمیوں کا نمازی کے آگے سے گزرنے کا طریقہ

﴿13﴾ دو شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص نمازی کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے، اب اس کو آڑ بنا کر دوسرا گزر جائے۔ پھر دوسرا پہلے کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب پہلا گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے آیا تھا اُسی طرف ہٹ جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴)

آگے سے گزرنے والے کو نمازی کس طرح روکے!

﴿14﴾ کوئی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو اجازت ہے کہ وہ اسے گزرنے سے روکے خواہ ”سُبْحٰنَ اللّٰه“ کہے یا جہر (یعنی بلند آواز) سے قراءت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا

(ابن عدی)

فرمانِ فصیح: صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم: بچہ پر ڈرو و شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

مارنا بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز ہی جاتی رہی ﴿15﴾ گزرنے والے کو روکنے کیلئے تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے ﴿16﴾ عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت تصفیق (تص - نطق) سے منع کرے یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اٹکے ہاتھ کی پٹت پر مارے۔ اگر مرد نے تصفیق کی اور عورت نے تسبیح کہی تو نماز نہ ٹوٹی مگر خلاف سنت ہوا ﴿17﴾ طواف کرنے والے کو دوران طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ (ردّ المحتار ج ۲ ص ۴۸۲)

پانچوں نمازوں کی تفصیل

پانچوں نمازوں میں کل 48 رکعت ہیں۔ جن میں 17 رکعت فرض 3 رکعت

واجب، 12 رکعت سنت مؤکدہ، 8 رکعت سنت غیر مؤکدہ اور 8 رکعت نفل ہیں۔

نام اوقات	سنت مؤکدہ قبلہ	سنت غیر مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ بعدیہ	نفل	واجب	نفل	کل تعداد
فجر	2	-	2	-	-	-	-	4
ظہر	4	-	4	2	2	-	-	12
عصر	-	4	4	-	-	-	-	8
مغرب	-	-	3	2	2	-	-	7
عشا	-	4	4	2	2	3	2	17

لینے

۱: دُرُ الْمُخْتَار وَرَدُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱

فرمانِ فیصلہ: ضلیٰ اللہ علیہ والہ وسلم: حج پر کثرت سے ڈرو، پاک پڑھو، ٹک جہا، حج پر ڈرو، پاک پڑھنا تمہارے نمازوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

سجده سہو کے بارے میں 50 مسائل

(اکثر مدنی پھول بہار شریعت جلد 1 صفحہ 708-719 سے جبکہ بعض صفحہ 519 اور 520 سے لئے گئے ہیں)

سجده سہو کا طریقہ

﴿1﴾ واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی (یعنی

اس نقصان کے بدلے) کے لیے سجده سہو واجب ہے ﴿2﴾ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اَلتَّحِيَّاتِ

کے بعد واہنی (یعنی سیدھی) طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تَشَهُّدٌ وغیرہ پڑھ کر سلام

پھیرے ﴿3﴾ اگر بغیر سلام پھیرے (سہو کے دو) سجدے کر لیے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ

تزیہی ہے ﴿4﴾ سجده سہو کے بعد بھی اَلتَّحِيَّاتِ پڑھنا واجب ہے، اَلتَّحِيَّاتِ پڑھ کر سلام

پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں دُرُودِ شَرِيفِ بھی پڑھے۔ اور یہ بھی اختیار ہے

کہ پہلے قعدے میں اَلتَّحِيَّاتِ و دُرُودِ پڑھے اور دوسرے میں صرف اَلتَّحِيَّاتِ ﴿5﴾ ایک

نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو (سجده سہو کے) وہی دو سجدے سب کے لیے کافی ہیں۔

﴿6﴾ قَصْدًا (یعنی جان بوجھ کر) واجب ترک کیا تو سجده سہو سے وہ نقصان دَفْع (یعنی دور) نہ

ہوگا بلکہ اعادہ (یعنی نماز دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔ یو ہیں اگر سہواً (یعنی بھولے سے) واجب

ترک ہوا اور سجده سہو نہ کیا جب بھی اعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔

(درمختار ج ۲ ص ۶۵۵ وغیرہ)

۱۔

۱۔ عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۵، درمختار ج ۲ ص ۶۵۳ ۲۔ عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۵ ۳۔ رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۵ وغیرہ

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَدُ تَابِثٍ يَمْشِي بِحُجْرَةٍ، وَيَأْكُلُ تَوْبَةً بِرَأْسِهَا، فِي رُبْعِ الْكَافِرِ، مَنْ لَمْ يَسْتَعِذْ (یعنی بخشش کا وہ) کرتے رہیں گے۔ (مواہب)

ترکِ واجب کے باوجود سجدہ سہو واجب نہ ہونے کی صورت

﴿7﴾ کوئی ایسا واجب ترک ہو جو واجباتِ نماز سے نہیں تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجباتِ تلاوت سے ہے واجباتِ نماز سے نہیں لہذا سجدہ سہو نہیں۔
(رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۵)

مستثنیٰ چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا

﴿8﴾ فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا پھر پڑھے اور سُنَّاتٍ وَمُسْتَحَبَّاتٍ مَثَلًا قَعُوذٌ، تَسْمِيَةٌ، غِنَاءٌ، آمِينَ، تَكْبِيرَاتِ الْإِنْقِلَابَاتِ (یعنی ایک رکن سے دوسرے رکن میں منتقل ہونے سے پہلے کہی جانے والی تکبیر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“، تسبیحات (یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ) کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگی۔ مگر اعادہ (یعنی نماز دوبارہ پڑھنا) مستحب ہے سہو (یعنی بھولے سے) ترک کیا ہو یا قصداً (یعنی جان بوجھ کر) ﴿9﴾ ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع یا قعدۃ اولیٰ بھول گیا تو سجدہ سہو کرتے ﴿10﴾ سجدہ سہو اُس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہو اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ (سہو) ابھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدہ سہو ساقط (یعنی معاف) ہو گیا۔ یوں اگر قضا پڑھتا تھا اور (سہو کے) سجدے سے پہلے قرصِ آفتاب رُزُو ہو گیا (یعنی غروبِ آفتاب سے قبل والا مردہ وقت آ گیا) سجدہ سہو ساقط (یعنی معاف)

دینہ

۱: رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۵، غنیہ ص ۴۵۵ ۲: درمختار ج ۲ ص ۲۰۱

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُورَ بَرَكَةٍ دَانَ مِثْلَ 50 بَارًا زُوْبَكَ بِرُحْمَةٍ قَامَتْ كَعَدْنِ مِثْلِ اس سے معاف کروں (یعنی ہاتھ لائیں) گا۔ (ابن عثیم)

ہو گیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا جب بھی یہی حکم ہے ﴿11﴾ جو چیز مانع بنا ہے، مثلاً کلام (یعنی بات) وغیرہ منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا۔

اگر اَلْحَمْدُ شَرِيفِ كَا اِيك حَرْفِ بِي چھوٹا تو۔۔۔؟

﴿12﴾ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سُورَةُ اَلْحَمْدِ كِي اِيك آيْتِ بِي رِه گئی (بلکہ ایک حرف بھی چھوٹا) یا سورت سے پیشتر (یعنی پہلے) دو بار اَلْحَمْدُ پڑھی یا سورت ملا نا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ (یعنی اَلْحَمْدُ شَرِيفِ) پر مقدم کیا (یعنی سورت کو اَلْحَمْدُ شَرِيفِ سے پہلے پڑھ لیا) یا اَلْحَمْدُ كے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رُكُوعِ مِيں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رُكُوعِ كِيَا تو ان سب صورتوں مِيں سَجْدَةُ سَهْوِ وَاجِبِ هِي ﴿13﴾ اَلْحَمْدُ كے بعد سورت پڑھی اس كے بعد پھر اَلْحَمْدُ پڑھی تو سَجْدَةُ سَهْوِ وَاجِبِ نِيں۔ يُو هِيں فَرَضِ كِي چھلی رَكْعَتُوں مِيں فاتحہ (یعنی اَلْحَمْدُ شَرِيفِ) كِي تَكَرَّرِ (یعنی اِيك سے زائد بار پڑھنے) سے مُطْلَقًا سَجْدَةُ سَهْوِ وَاجِبِ نِيں اور اگر پہلی (دونوں) رَكْعَتُوں مِيں (سے كُسي اِيك رَكْعَتِ مِيں) اَلْحَمْدُ كَا اَكْثَرُ حَصَّه پڑھ ليا تھا پھر سَهْوًا عَادَه كِيَا (یعنی اُسي كُو دوبارہ پڑھا) تو سَجْدَةُ سَهْوِ وَاجِبِ هِي۔

اَلْحَمْدُ شَرِيفِ اور سورت ملا نے مِيں بھول چوك

﴿14﴾ اَلْحَمْدُ پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع كر دی اور بَقْدَرِ اِيك آيْتِ كے پڑھ ليا اب یاد آیا تو اَلْحَمْدُ پڑھ كر سورت پڑھے اور سَجْدَةُ (سَهْوِ) وَاجِبِ هِي۔ يُو هِيں اگر سورت كے پڑھنے

دینہ

۱ تا ۲: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۰، رد المحتار ج ۲ ص ۶۰۴، ۳: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۶

فَرَمَانَ فِصْلًا ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمٌ يَجْعَلُ بِرَأْسِ رُكُوعٍ يَجْعَلُ فِيهِ أَسْمَاءُ الْعَمَالِ فِي رَسْمِيَّاتِ الْغَتَابَةِ۔ (ترمذی)

قِرَاءَتِ كَرَكَةِ رُكُوعٍ كَمَا مَرَّ وَاجِبٌ قِرَاءَتِ اِدَانِهِ هُوَ اِنْشَاءُ الْحَمْدِ نَهْ بِرُكُوعٍ يَأْسُورَتِ نَهْ مَلَأَتِي تَوْ
حَكْمٌ يَهِي هَيْ كَهْ لُوْنِي اَوْر اَلْحَمْدِ وَسُورَتِ بِرُكُوعٍ كَرَكَةِ اَوْر سَجْدَةٍ سَهْوِ كَرَكَةِ اَوْر اِگْر دُو بَارَه
رُكُوعٍ نَهْ كَمَا تَوْ نَمَاز جَاتِي رَهِي كَهْ پَهْلَا رُكُوعٍ جَاتَا رَهَاتَهَا۔
(رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۵)

اگر کسی رکعت کا سجدہ رہ جائے تو کیا کرے؟

﴿19﴾ کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا اور کسی دوسری رکعت میں یاد آیا تو اس کی ادائیگی کے دو طریقے ہیں: (۱) جس سجدہ میں یاد آیا اس سجدہ سے سر اٹھا کر چھوٹے ہوئے سجدے میں چلا جائے، اور آخر میں سجدہ سہو کر لے البتہ اس صورت میں اس سجدے کا اعادہ (یعنی دوبارہ) کر لینا جس میں چھوٹا ہوا سجدہ یاد آیا مُسْتَحَب ہے (۲) وہ چھوٹا ہوا سجدہ نماز کے آخر (یعنی آخری قعدے سے پہلے) تک مؤخَّر (LATE) کر دے، البتہ اگر قعدہ اخیرہ (یعنی آخری قعدے) کے بعد وہ سجدہ کیا تو دوبارہ قعدہ بھی کرنا ہوگا کہ سجدہ کرنے کی وجہ سے قعدہ اخیرہ جاتا رہا۔ سجدہ سہو اس صورت میں بھی لازم ہے لیکن جس رُکُوعٍ یا سُجُودٍ میں سجدہ یاد آیا تھا اس کا اعادہ (اس کا دوبارہ ادا کرنا) نہیں ہے۔
(نَدْوِی مَخْتَارٌ وَ زَعْمُ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۴۴۴ مَلَخَصًا)

تعدیل ارکان بھول گیا تو۔۔۔؟

﴿20﴾ تعدیل (تَحْـ)۔ دِل (دیل) اَرْكَانِ بَهْوَلِ كَمَا سَجْدَةٍ سَهْوِ وَاجِبٌ هُوَ۔ تَعْدِيلِ اَرْكَانِ يَعْْنِي رُكُوعٍ وَ سُجُودٍ وَ قَوْمَهُ وَ جَلَسَهُ فِي كَمِ اَزْكَمِ اَبَدًا سُبْحَانَ اللّٰهِ كَهْنِي كِي قَدْرُ تَهْمَرِنَا۔

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: شِبْهُ هَوَاوِرٍ زِيءٍ مَجْهُرٍ رَدَّوْكَ كَثْرَتِ كَرِيَا اُرْجُوَا يَا كَرَسَ اَقِيَامَتِ كَدْنِ مِّنْ اِسْ كَا شَفَاؤُا وَنُورِا كَا۔ (شعب الايمان)

قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو جانے کا مسئلہ

﴿21﴾ فرض (یا وثر) میں پہلا قعدہ بھول گیا تو اگر ابھی تَعُوذ (یعنی بیٹھنے) سے قریب ہے کہ نیچے کا آدھا بدن ابھی سیدھا نہ ہونے پایا جب تو لوٹ آئے اور اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر قیام سے قریب ہو گیا یعنی نچلا آدھا بدن سیدھا اور پیٹھ میں خم (یعنی جھکاؤ) باقی ہے تو بھی پلٹ آنے ہی کا حکم ہے مگر اب اس پر سجدہ سہو واجب، اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو پلٹنے کا اصلاً (یعنی بالکل) حکم نہیں بلکہ ختم نماز پر سجدہ سہو کر لے پھر بھی اگر پلٹ آیا بہت بُرا کیا گناہ گار ہوا، یہاں تک کہ حکم ہے کہ فوراً کھڑا ہو جائے ﴿22﴾ اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضرور (یعنی لازم) ہے کہ لوٹ آئے، تاکہ امام کی مخالفت نہ ہو ﴿23﴾ چار رکعت نفل پڑھے اور قعدہ اولیٰ فوت ہو گیا بلکہ قصداً (یعنی جان بوجھ کر) بھی ترک کر دیا تو نماز باطل نہ ہوئی اور بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو عود نہ کرے (یعنی واپس نہ لوٹے) اور سجدہ سہو کر لے نماز کامل (یعنی پوری) ادا ہوگی، اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر دو رکعت کی نیت باندھی تھی اور بغیر قعدہ کیے تیسری کے لیے کھڑا ہو گیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو (یعنی ٹوٹ) جائے گی۔^۱

قعدہ اخیرہ میں نہیں بیٹھا کھڑا ہو گیا تو۔۔۔؟

﴿24﴾ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ

درینہ

۱: فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۸۱ تسبیلاً وملخصاً ۲: درمختار ج ۲ ص ۶۶۳ ۳: عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۳

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قرآن مجید لکھتا ہے اور قرآن مجید پڑھتا ہے۔ (عبدالرزاق)

کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے (پھر سے پڑھے)۔ مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت مزید ملا لے۔ (غنیۃ، ص ۲۹۰، بہار شریعت ج ۱ ص ۵۱۶)

﴿25﴾ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد بقدر تشہد قعدہ اخیرہ کرنے کے بعد پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہوا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر کے نماز پوری کر لے، اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا پھر یاد آیا تو ایک رکعت مزید ملا کر چھ پوری کر کے سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے، ایسی صورت میں چار فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گے۔ (ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۹)

﴿26﴾ اگر بقدر تشہد قعدہ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوئی اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہو گیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں اگر لوٹ آیا ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنت ظہر یا عشا کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مقتدی بھی چھ پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا تو یہ مقتدی چھ رکعت کی قضا پڑھے۔ اور اگر امام نے ان

فَرَمَانِ مُصَطَفَا صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ (سنن ابی حنیفہ)

رکعتوں کو فاسد کر دیا تو اس پر مُطْلَقًا قُضَا نہیں۔ (درمختار ورد المحتار ج ۲ ص ۶۶۶، ۶۶۷، بہار شریعت ج ۱ ص ۷۱۲)

قعدہ اولیٰ میں دُرُود شریف شروع کر دیا تو۔۔۔؟

﴿27﴾ قَعْدَةُ أُولَىٰ فِي تَشَهُدِ كَيْفَ بَعْدَ تَابِطِهَا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ (يَا اللَّهُمَّ صَلِّ

عَلَى سَيِّدِنَا) تو سجدہ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ دُرُود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ

تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سُکُوت کیا (یعنی خاموش رہا) جب بھی سجدہ سہو

واجب ہے جیسے قعدہ و رُكُوع و سُجُود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے، حالانکہ وہ

کلام الہی ہے۔ (درمختار ورد المحتار ج ۲ ص ۶۵۷ وغیرہما)

امام اعظم کو سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار (حکایت)

کروڑوں حنیفوں کے پیشوا حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللہ علیہ نے جنابِ

رسالت مآب صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حُضُورِ اَکْرَم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ”دُرُود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا؟“ عرض کی: اس لیے کہ اس نے

بھول کر پڑھا، حُضُورِ تاجدارِ مُرْسَلین صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تَحْسِينِ فَرَمَانِی (یعنی یہ بات پسند کی)۔

تشہد کے متعلق بھول چوک

﴿28﴾ کسی قعدے میں اگر تشہد میں سے کچھ (یعنی ایک حرف بھی) رہ گیا، سجدہ سہو واجب

ہے، نماز نفل ہو یا فرض۔ ﴿29﴾ پہلی دو رکعتوں کے قیام میں اَلْحَمْدُ کے بعد تشہد پڑھا

دینہ

۱: درمختار ورد المحتار ج ۲ ص ۶۵۷، وغیرہما ۲: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷

فَرَمَانَ فِصْلًا ضَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ يَدْرُدُ وَيُدْرِكُ كَرَامِي مَجَاسٍ وَأَرَا سَتْرَهُ كَمَا تَهَارِدُ وَدُرِّ هَمَانٍ وَذُرِّيَاةٍ تَهَارِدُ لِيَعْلَمَ نَوْمًا (فروع الاخذ)

سُجْدَةٌ سَهْوٌ وَاجِبٌ هُوَ أَوَّلُ الْحَمْدِ مِنْ سَبَلَةٍ يُرْهَأُ تَوْنُهُمْ ﴿30﴾ كَجِبَلِي رَكَعَتَيْنِ كَقِيَامِ فِي تَشَهُدٍ يُرْهَأُ تَوْنُهُمْ (سَهْوٌ) وَاجِبٌ نَهْ وَهُوَ أَوَّلُ رَقْعَةٍ أُولَى فِي سَبَلَةٍ بَارَتَشَهُدٍ يُرْهَأُ سَجْدَةٌ (سَهْوٌ) وَاجِبٌ هُوَ كَمَا ﴿31﴾ تَشَهُدٍ يُرْهَأُ بَهْوَلٌ نِيَا أَوْ سَلَامٌ يَهْمِرُ دِيَا بَعْرِيَا دِيَا تَوَلُوتِ آتَى تَشَهُدٍ يُرْهَأُ أَوْ سَجْدَةٌ سَهْوٌ كَرَى۔ يُوِيَسُ أِكْرَتَشَهُدِ كِي جَلِ أَلْحَمْدُ يُرْهَأُ سَجْدَةٌ (سَهْوٌ) وَاجِبٌ هُوَ كَمَا ﴿32﴾ مُتَقَدِّمِي قَعْدَةٍ أُولَى فِي مِيَامِ مِنْ سَبَلَةٍ تَشَهُدٍ يُرْهَأُ جَكَ تَوَسْكَوتِ كَرَى (يَعْنِي خَامُوشِ رِبَى)، دُرُودِ دُعَا كِجْهَ نَهْ يُرْهَأُ أَوْ مَسْبُوقِ (يَعْنِي جُوَامِ كِي بَعْضِ رَكَعَتَيْنِ يُرْهَأُ كِي بَعْدِ شَائِلِ هُوَ أَوْ آخِرَتِكَ شَائِلِ رِبَا) كُو چَا يَسِي كِي قَعْدَةٍ آخِرِهِ فِي مِثْهَرِ مِثْهَرِ كَرِ يُرْهَأُ كِي اِمَامِ كِي سَلَامِ كِي وَاقْتِ فَارِغِ هُوَ أَوْ سَلَامِ مِنْ يَشْتَرِ (يَعْنِي سَبَلَةٍ) فَارِغِ هُوَ كَمَا تَوَكَلَمَةُ شَهَادَتِ كِي تَكَرَّرِ كَرَى (يَعْنِي بَارِ بَارِ يُرْهَأُ) ﴿33﴾ رُكُوعِ كِي جَلِ سَجْدَةٍ كِيَا يَسَجْدَةٍ كِي جَلِ رُكُوعِ يَا كِسِي اِيَسِي رُكْنِ كُو دُو بَارِهِ كِيَا جُو نَمَازِ فِي مَكْرَرِ مَشْرُوعِ (يَعْنِي شَرَعًا دُو بَارِهِ) نَهْ تَهَا يَا كِسِي رُكْنِ كُو مُقَدِّمِ (يَعْنِي بَعْدِ فِي كَرِنَا تَهَا مَكْرَمِ سَبَلَةٍ كِيَا) يَا مَوْخَرِ (يَعْنِي سَبَلَةٍ كَرِنَا تَهَا مَكْرَمِ بَعْدِ فِي) كِيَا تَوَانِ سَبِ صَوْرَتَوْنِ فِي سَجْدَةٍ سَهْوٌ وَاجِبٌ هُوَ ﴿34﴾ (دُعَايِ) قُنُوتِ يَا تَكْبِيرِ قُنُوتِ يَعْنِي (وَتَرِكِي تِسْرِي رَكَعَتِ فِي) قِرَاءَتِ كِي بَعْدِ قُنُوتِ كِي لِي جُو تَكْبِيرِ كَبِي جَاتِي هُوَ بَهْوَلٌ كِيَا سَجْدَةٌ سَهْوٌ كَرَى۔

بلند آواز سے قراءت کرنے نہ کرنے میں بھول کرنا

﴿35﴾ اِمَامِ نِي جَهْرِي (يَعْنِي بَلَنْدِ آوَازِ مِنْ قِرَاءَتِ وَآلِي) نَمَازِ فِي لَقْدَرِ جَوَازِ نَمَازِ (جِسِ مِنْ نَمَازِ

دینہ

۱ تا ۳: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷ ۴: درمختار ج ۲ ص ۲۷۰ ۵ تا ۷: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷

فَرَمَانَ فِصْلًا ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ سَلَّمَ: شب جمعہ اور روز جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

میں قراءت کا فرض ادا ہو سکے اتنی) یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سبزی (یعنی آہستہ آواز سے قراءت والی) میں جہر (یعنی بلند آواز) سے تو سجدہ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ (یعنی لفظ) آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے! ﴿36﴾ مُنْفَرِدٌ (مُنْ-ف-رِد- یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کو چاہیے کہ سبزی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں عمدًا (یعنی جان بوجھ کر) ہرگز جہر نہ کرے اور اگر بھولے سے کبھی بقدر جواز نماز (یا اس سے زائد) جہر واقع ہو جائے تو احتیاطاً سجدہ سہو کر لے البتہ جہری (یعنی بلند آواز سے قراءت والی نماز) میں آہستہ پڑھا تو سجدہ سہو نہیں! ﴿37﴾ شَاوِدُ عَاوِ تَشْهَدُ بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدہ سہو واجب نہیں! ﴿38﴾ قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار مُبْحِنَ اللَّهِ کہنے کے وقفہ ہوا سجدہ سہو واجب ہے۔

(رد المحتار ج ۲ ص ۶۷۷)

امام پر سجدہ سہو واجب ہو تو مقتدی پر بھی واجب

﴿39﴾ امام سے سہو ہوا اور سجدہ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ سہو واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے سجدہ سہو (سہو) ساقط ہو گیا تو مقتدی سے بھی ساقط (یعنی معاف) پھر اگر امام سے ساقط ہونا اس کے (اپنے) کسی فعل کے سبب ہو (جس سے سجدہ سہو کے بجائے نماز دوہرانا واجب ہو گیا ہو) تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) واجب ورنہ معاف! ﴿40﴾ اگر مقتدی سے بحالت اِقْتِدَا سہو واقع ہوا

لَدِينِهِ

ل: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷، رد مختار و رد المحتار ج ۲ ص ۶۷۷، ح: ناخود آقا ذی رضویہ ص ۶۲۵، ح: رد المحتار ج ۲ ص ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹

﴿س﴾ فرمانِ فیصلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرو پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(یعنی کوئی واجب بھولے سے چھوٹا) تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۸)

﴿41﴾ مُقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ (سہو) کرے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۶۶۰)

﴿42﴾ امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ (نہ جانے) پہلے ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف (بغیر منہ پھیرے) نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدہ سہو واجب نہ ہوا۔

مَسْبُوق اور سَجْدَةُ سَهْو

﴿43﴾ مَسْبُوق وہ ہے کہ جو امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہو اور آخر تک شامل رہا۔ امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے (امام کو) سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ (سہو) نہ کیا اور اپنی بقیۃ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس مَسْبُوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی (سہو کے دو) سجدے اس سہو امام کے لیے بھی کافی ہیں۔ ﴿44﴾ مَسْبُوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدہ سہو کرے۔

﴿45﴾ مَسْبُوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں، خواہ وہ سجدہ سہو کا سلام ہو یا آخری سلام، بلکہ قصداً پھیرے گا تو نماز ہی باطل ہو جائے گی البتہ اگر سجدہ سہو کا سلام امام کے

۱: عالمگیری ج ۲ ص ۱۳۱ ۲: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۸، رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۹ ۳: در مختار ج ۲ ص ۶۵۹ وغیرہ

فرمانِ فیصلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

ساتھ بھولے سے پھیرا، تو خواہ امام کے سلام سے پہلے یا ساتھ یا بعد پھیرا ہو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، کیونکہ مسبوق مقتدی ہے اور مقتدی سے بھولے سے واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا یونہی اگر آخری سلام بھولے سے امام سے پہلے یا ساتھ پھیرا تو مقتدی ہونے کی بنا پر اس صورت میں بھی سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا جبکہ اگر امام کے سلام کے بعد پھیرا تو سجدہ سہو واجب ہوگا، کیونکہ مسبوق اب مقتدی نہ رہا، منفرد ہو گیا اور منفرد سے بھولے سے واجب چھوٹ جائے یا تاخیر ہو جائے، تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (دیکھئے

”فتاویٰ رضویہ“ جلد 8 صفحہ 187 تا 191)

سجدہ سہو اور سلام پھیرنے کے بعض مسائل

﴿46﴾ جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع (یعنی نماز ختم کرنے کیلئے) سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے، لہذا جب تک کلام یا حدیث عمد (یعنی جان بوجھ کر وضو توڑنے والا عمل)، یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اُسے حکم ہے کہ سجدہ (سہو) کر لے اور اگر سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا، لہذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدہ سہو کر لیا تو اقتدا صحیح ہے اور سجدہ (سہو) نہ کیا تو صحیح نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت قطع (یعنی نماز ختم کرنے کی نیت سے) سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر گیا اور (اب) سجدہ سہو نہیں کر سکتا، اعادہ کرے (یعنی دوبارہ نماز پڑھے) اور اگر اس نے غلطی سے

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَّجْهُ بِرِدْسٍ مَرْتَبَةً وَرُودِيَاكَ بِرَحْمَةِ اللهِ بِأَنَّكَ أَسْرُورٌ مَعْتَمِدِينَ نَازِلٌ فَرَمَاتَا بَعْدَهُ۔ (طبرانی)

تَجْدَةٌ (سُجُودٌ) كَمَا وَأَسْرُورٌ فِي شَرِيكَ هُوَ تَوَلَّى (أَسْرُورٌ شَامِلٌ هُوَ نَازِلٌ لِي) إِقْتِدَاصٌ صَحِيحٌ نَهَيْتُ۔

رکعتوں کی تعداد میں شک کے مسائل

﴿47﴾ جس کو شہر رکعت میں شک ہو، مُثَلًّا تین ہوئیں یا چار اور بُلُوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل مُتَنَانِي نَمَازِکَر کے توڑ دے یا غَالِبِ مُغْمَانَ کے بِمُوجِبِ (یعنی مُطَابِقِ) پڑھ لے مگر بہر صورت اس نَمَازِکُو (نئے) سرے سے پڑھے۔ (یاد رہے!) مَحْضٌ تُوڑنے کی نیت کافی نہیں (ہوتی، نماز توڑنے والا عمل کرنا ضروری ہوتا ہے) اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غَالِبِ مُغْمَانَ کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، (اگر ایک اور دو میں شک ہو تو ایک) وَ عَلَيَّ هَذَا الْقِيَاسُ (یعنی مزید بھی اسی طرح) اور تیسری چوتھی دونوں میں قَعْدَہ کرے کہ تیسری رُكْعَتِ كَا چوتھی ہونا مُحْتَمَل (خ۔ ت۔ مل۔ یعنی مَشْكَوڪ) ہے اور چوتھی میں قَعْدَہ کے بعد تَجْدَةٌ سُنْہُو كَر کے سلام پھیرے اور مُغْمَانَ غَالِبِ كِي صورت میں تَجْدَةٌ سُنْہُو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بَقْدَرِ اِيك رُكْنِ كے وَ قَعْدَہ كَمَا هُوَ تَوَلَّى تَجْدَةٌ سُنْہُو وَ اِحْبَابٌ هُوَ كَمَا (مذکورہ) شك كِي سب صورتوں میں تَجْدَةٌ سُنْہُو وَ اِحْبَابٌ ہے اور غَلْبَةُ نَظْنِ میں نہیں مگر جب کہ سوچنے میں اِيك رُكْنِ كَا وَ قَعْدَہ هُوَ كَمَا تَوَلَّى وَ اِحْبَابٌ هُوَ كَمَا ﴿48﴾ نَمَازِ پُورِي كَرْنِ كے بعد شك هُوَ تَوَلَّى كَا كَچھ اعتبار نہیں اور اگر نَمَازِ كے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شك ہے کہ وہ کیا ہے تو

۱: درمختار، رد المحتار ج ۲ ص ۶۷۲ ۲: ہدایہ ج ۱ ص ۷۶ وغیرہا ۳: درمختار ج ۲ ص ۶۷۸

فَرْمَانِ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ذرہ دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (۱۵۱:۱)

پھر سے پڑھنا فرض ہے ﴿49﴾ یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں، اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے (یعنی دوبارہ پڑھے) ورنہ نہیں ﴿50﴾ وثر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں ثنوت پڑھ کر قعدے کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی ثنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۱ وغیرہ)

تعداد رکعات کے متعلق وسوسے کا علاج

ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر وسوسے کی شکایت کی کہ نماز میں پتا نہیں چلتا دو پڑھیں یا تین۔ حضور نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جب تو ایسا پائے تو اپنی سیدھی شہادت کی انگلی اٹھا کر اپنی الٹی ران میں مار اور بِسْمِ اللَّهِ کہہ کہ وہ شیطان کے حق میں چھری ہے۔“ (معجم کبیر ج ۱ ص ۱۹۲ حدیث ۵۱۲)

شیطان روتا ہوا بھاگ کھڑا ہوتا ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جب انسان سجدے کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، تو شیطان روتا ہوا بھاگتا ہے، اور کہتا ہے: افسوس! انسان کو سجدے کا حکم ہوا، اس نے سجدہ کر لیا، اور اس کو جنت ملی، مجھے سجدے کا حکم ہوا، میں نے انکار کیا اور مجھے جہنم ملی۔“

(مسلم ص ۵۶ حدیث ۸۱)

دریہ

۱: فتح القدیر ج ۱ ص ۴۵۲، رد المحتار ج ۲ ص ۶۷۵ ۲: عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۰

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر حج و شاموس وں بارڈو پاک پڑھا اے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (بخاری، ۱۸۰۰)

یہاں کون سا سجدہ مراد ہے؟

مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی انسان کو سجدہ تلاوت کرتا دیکھ کر شیطان حسرت کرتا ہوا وہاں سے بھاگتا ہے، چونکہ یہ سجدہ سجدہ نماز کے علاوہ ہے اور شیطان نے جس سجدے کا انکار کیا تھا وہ بھی سجدہ نماز کے علاوہ تھا، اس لیے اسے یہ (یعنی تلاوت کا) سجدہ دیکھ کر حسرت ہوتی ہے نہ کہ سجدہ نماز دیکھ کر کیونکہ نماز کے سجدے تو خود بھی کرتا رہا ہے۔ (امراۃ الناجح ج ۳ ص ۸۴)

”خوب قرآن پاک پڑھو“ کے چودہ حروف کی نسبت سے سجدہ تلاوت کے 14 آداب

﴿1﴾ آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے ﴿2﴾ فارسی یا کسی اور زبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور (سجدے کی) آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو ﴿3﴾ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی غُذر نہ ہو تو خود سن سکے ﴿4﴾ سننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد (یعنی ارادہ) سنی ہو، بلا قصد (یعنی بلا ارادہ) سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے

۱: الہدایہ ج ۱ ص ۷۸ ۲: عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۳ ۳: بہار شریعت ج ۱ ص ۲۸

فَرَمَانَ فِصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا اس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

﴿5﴾ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سُن سکتا تھا مگر شور و غل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا ﴿6﴾ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدے کا مادہ (یعنی لفظ) پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے ﴿7﴾ سجدہ تلاوت کا طریقہ: سجدے کا مشنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** کہے، پھر **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیامِ مستحب ﴿8﴾ سجدہ تلاوت کے لئے **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد (یعنی التَّحِيَّاتُ) ہے نہ سلام ﴿9﴾ اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے ﴿10﴾ آیت سجدہ بیرون نماز (یعنی نماز کے باہر) پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تزیہی ﴿11﴾ اُس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع (یعنی سننے والے) کو یہ کہہ لینا مستحب ہے: **سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ** ﴿۱۲﴾ (ترجمہ کنز الایمان: ہم نے سنا

دینہ

۱: عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۲ وغیرہ ۲: زُدَّ الْمُحْتَارُ ج ۲ ص ۶۹۴ ۳: عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۵، دُرِّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۶۹۹ وغیرہما

۴: تَنْبِيهُ الْأَبْصَارِ ج ۲ ص ۷۰۰ ۵: دُرِّ الْمُحْتَارِ وَزُدَّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۶۹۹ ۶: دُرِّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۷۰۳

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ روزِ جمعہ روزِ جمعہ پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (صحیح ابوح)

اور مانا، تیری مُعافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ﴿12﴾ ایک مجلس میں تَجَدُّے کی ایک آیت کو بار بار پڑھنا یا سنا تو ایک ہی تَجَدُّہ واجب ہوگا، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو یونہی اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی تَجَدُّہ واجب ہوگا ﴿13﴾ پوری سورت پڑھنا اور آیت تَجَدُّہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے اور صرف آیت تَجَدُّہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملا لے۔^۴

حاجت پوری ہونے کیلئے

﴿14﴾ (اِخْتِافَ لِعِنِّي خَفِيَّوْنَ كَے نزدیک قرآنِ پاک میں تَجَدُّے کی 14 آیتیں ہیں) جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں تَجَدُّہ کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر تَجَدُّے کرے اللہ پاک اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا تَجَدُّہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں 14 تَجَدُّے کر لے۔^۵

دینہ

۱: پ: ۳، البقرة: ۲۸۵، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۷۰۳۔

۲: مجلسِ بددنے نہ بددنے کی صورتیں: دو ایک لقمے کھانے، دو ایک گھونٹ پینے، کھڑے ہو جانے، دو ایک قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے، مکان کے ایک گوشے (یعنی کونے) سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی۔۔۔ تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۷۳۶ مختصراً)

۳: رَدُّ الْمُحْتَار وَرَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۷۱۲، ۴: رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۷۱۷ وغیرہ ۵: بہار شریعت ج ۱ ص ۷۲۸-۷۲۸ ملخصاً

فرمانِ فیصلہ: صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈرو و پاک نہ چڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

سجود نکالتی کی 14 آیتیں

- (1) إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِمْ وَيَسَبِّحُونََهُ وَلَهُ يُسْجُدُونَ ﴿١٥﴾
- (2) وَلِلَّهِ يُسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظُلْمًا لَهُمْ بِالْعُدْوَةِ وَالْوَاصِلِ ﴿١٦﴾
- (3) وَلِلَّهِ يُسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ ذَاتِ أَنْفٍ وَالْبَاطِنِ وَالظَّالِمِينَ لَهُمْ لَا يُسْتَكْبِرُونَ ﴿١٧﴾
- (4) إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٨﴾
وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ﴿١٩﴾ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ
وَيَرِيذُهُمْ خُشوعًا ﴿٢٠﴾

(5) إِذَا تُلِيَ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ﴿٢١﴾

- (6) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ
وَالجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ ۗ وَكَثِيرٌ حَسْبُ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ
فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٢﴾

(7) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ﴿٢٣﴾

۱۔ دینہ

۱: پ: ۲۰۶، آعراف: ۲۰۶، آلزمر: ۱۵، پ: ۴۹، النحل: ۴۹، فی: پ: ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۷-۱۰۹

۵: پ: ۱۶، مریم: ۵۸، پ: ۱۷، الحج: ۱۸، پ: ۱۹، الفرقان: ۶۰

فرمانِ فیصلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر ڈرو، پاک کی کثرت کرو، ٹک تہارا، مجھ پر ڈرو، پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابوبلی)

(8) أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْتُونَ ﴿١٥﴾ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٦﴾

(9) إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاللَّيْتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِهَا حُزُوا وَسَجَدُوا أَسْبُحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿١٥﴾

(10) فَاسْتَغْفِرْ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ﴿١٦﴾ فَعَفَرْنَا لَهُ ذَلِكُ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَكُفْرًا وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿١٧﴾

(11) وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿١٨﴾ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٩﴾ فَإِن اسْتَكْبَرُوا قَالِ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يَسْتَبْخِئُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٠﴾

(12) فَاسْجُدْ وَابْتَغِ الْوَعْدَ وَالْحَمْدَ لِلَّهِ وَاعْبُدْ ﴿٢١﴾

(13) فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٢﴾ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿٢٣﴾

(14) وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿٢٤﴾

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

۱: ۱۹، النمل: ۲۵-۲۶، ۲: ۲۱، السجدة: ۱۵، ۳: ۲۳، ص: ۲۴-۲۵، ۴: ۲۴، حم السجدة: ۳۷-۳۸،

۵: ۲۷، النجم: ۶۲، ۶: ۳۰، الأنشقاق: ۲۰-۲۱، ۷: ۳۰، العلق: ۱۹،

فَرْمَانِ فَصْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُز و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے سب سے خوش ترین شخص ہے۔ (سنن ابی داؤد)

سجده شکر کا بیان

جب کبھی خوشی کی خبر ملے، دو رکعت نماز شکر ادا کرنا یا سجده شکر کر لینا چاہئے۔
 ”دینی یا دنیوی خوشی کی خبر سن کر سجده میں گر جانا سجده شکر کہلاتا ہے۔“ ”بہارِ شریعت“
 میں ہے: ”سجده شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گئی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا
 مسافر واپس آیا غرض کسی نعمت پر سجده کرنا مستحب ہے۔“ ”سجده شکر (و سجده تلاوت) دونوں کا
 ایک ہی طریقہ ہے۔ (سجده تلاوت کرنے کا طریقہ اسی رسالے کے صفحہ 99 پر ہے)

سجده شکر کے لیے وُضُو لازمی ہے

سجده شکر میں وُضُو لازم ہے اور بغیر سجده شکر کے عادتاً جو سجده کیا جاتا ہے اس کے
 لیے وُضُو ضروری نہیں کیوں کہ یہ شرعی سجده نہیں، محض ایک مباح عمل ہے نہ ثواب نہ گناہ۔ نماز
 کے علاوہ سجدوں میں دُعا مانگنی ہو تو عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی مانگ سکتے ہیں۔
 اللہ کریم ہمیں بھی خوش خبری سننے پر سجده شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
 اللہ پاک کے کرم سے اگر آپ کو یہ خوش خبری ملے کہ آپ کا حج یا عمرہ و مدینہ منورہ کی حاضری
 کا ویزا لگ گیا ہے تو اس پر آپ کو سجده شکر کرنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

لَدِينِهِ

۱: مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۸۸ ۲: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۳۸-۷۳۹

گُرسی پر نماز

(ملکتیہ المدینہ کے رسالے ”گُرسی پر نماز پڑھنے کے احکام“ (صفحہ 34) کی مدد سے یہ مضمون تیار کیا گیا ہے)

نماز میں کھڑے ہونے کی صورتیں

فرائض و واجبات (مثلاً عیدین، وِثْر اور مٹ کی نماز، نیز وہ نمازیں جن کا کسی سبب سے دوبارہ ادا کرنا واجب ہو گیا ہو) اور سُنَّتِ فِجْر کی ہر رُکْعَت میں قیام (یعنی کھڑا ہونا) فَرَض ہے۔ ان نمازوں کو اگر بلا عذرِ شرعی (شریعت کی اجازت کے بغیر) بیٹھ کر پڑھیں گے تو ادا نہ ہوں گی اور اگر خود کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے مگر عَصَا (یعنی STICK) یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن ہو تو جس جس رُکْعَت میں جتنی دیر اس طرح سہارے سے کھڑے ہو سکتے ہیں اُس رُکْعَت میں اتنی دیر کھڑا ہونا فَرَض ہے، یہاں تک کہ صرف تکبیر تحریرہ (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کھڑے ہو کر کہہ سکتے ہیں تو اتنا ہی قیام (یعنی کھڑا ہونا) فَرَض ہے اور اگر اس کی بھی استطاعت (یعنی قُدرت و طاقت) نہ ہو تو بیان کردہ نمازیں اب بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔

قیام مُعاف ہونے کی صورتیں

کھڑے ہونے میں چکّر آتے یا پیشاب کا قطرہ آتا ہے یا چوتھائی (یا اس سے زیادہ) سَہْرُ کھلتا ہے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسے کمزور ہو چکے ہیں کہ کھڑے تو ہو جائیں گے مگر قراءت نہ کر پائیں گے تو قیام ساقط (یعنی مُعاف) ہو جائے گا۔ مگر اس بات کا خیال رہے کہ سستی و کاہلی اور معمولی دَرْد و تکلیف کو مجبوری بنا لینے سے اوپر بیان کردہ نمازوں میں

فَرَمَانَ فِصْحًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَابًا بِنِيْلَسَ مِنْ أَلَلِهَ بِأَكْ كَ دَرَارِي بِرَزْوَدِ شَرِيفِ بِرَاهِ نَعِيْرَ أَتْهَ كَعْتِ تَوَدُوْرَ بُوْدَارَ مُرَادَ مِنْ أَلَلِهَ - (شعب الایمان)

قیام (یعنی کھڑا ہونا) مُعَاف نہیں ہوتا بلکہ اس بات کا اُمانِ غَالِب ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے مَرَض میں زیادتی ہو جائے گی یا دیر میں اچھا ہو گا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ملتی ہے۔

قیام کی خاطر ترکِ جماعت کی صورت

نماز میں قیام (یعنی کھڑا ہونے) کے فَرَض ہونے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا لیجئے کہ اتنی کمزوری ہے جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے جائیں گے تو قیام نہ کر سکیں گے، گھر میں پڑھیں گے تو قیام کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں تو مسئلہ یہ ہے کہ گھر میں جماعت مُیَسَّر آجائے تو بہتر ورنہ گھر میں اکیلے قیام کے ساتھ پڑھ لیجئے۔

قیام مُعَاف ہونے کی ایک اہم صورت

قیام کے مُعَاف ہونے کی ایک اہم صورت یہ بھی ہے کہ اگرچہ قیام (یعنی کھڑے ہونے) پر قدرت و طاقت تو ہو مگر بارہ انگل یا اس سے کم اونچی چیز پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو سجدہ حقیقی (یعنی معمول کے مطابق کئے جانے والے سجدے) سے مجبور و عاجز ہونے کے سبب أَصْلًا (یعنی مکمل طور پر) قیام مُعَاف ہو جاتا ہے۔

گُرسی پر نماز کے شَرَعی مَسْئَلِے کی ”دو جامع (COMPLETE) صورتیں“

پہلی جامع (COMPLETE) صورت: ”یا تو قیام بالکل کر ہی نہیں سکتا یا شروع

میں کچھ کھڑا رہ سکتا ہے بعد میں قدرت و طاقت نہیں رہتی مگر رُكُوع اور سجدے کر سکتا ہے۔“

فَرَمَانَ فِصْحًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُؤدِ پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے نانا مُعاف ہوں گے۔ (صحیح ابوح)

اس صورت میں مریض جتنا قیام کر (یعنی کھڑا رہ) سکتا ہے اُتار کر کے باقی نماز بیٹھ کر پڑھ تو سکتا ہے مگر چونکہ رُکوع اور سجدے کر سکتا ہے اس لئے دُرست طریقے سے پیٹھ جھکا کر رُکوع کرنا ہوگا اور سجدہ بھی زمین ہی پر کرنا ہوگا، زیادہ سے زیادہ بارہ اُنگل اونچی رکھی ہوئی چیز پر بھی سجدہ کر سکے تو اُسی پر سجدہ کرنا ضروری ہے، اشاروں سے رُکوع و سُجود کرنے سے اس کی نماز نہ ہوگی۔ اس طرح کا مریض اگر (یعنی کھڑے ہونے کے تعلق) سے حُکم شریعت پر عمل کرتے ہوئے زمین پر بیٹھ کر قاعدے کے مطابق رُکوع و سُجود کر کے نماز پڑھے تو اُس کیلئے آسانی بھی ہے اور نماز کے دوران مختلف قسم کی خرابیوں سے بھی بچ سکے گا۔ ورنہ زمین کے بجائے کرسی پر بیٹھا تو سجدے کیلئے اُسے زمین پر لازماً اترنا پڑے گا اور دُرست طریقے پر سجدہ کرنے کے بعد پھر کرسی پر بیٹھنا ہوگا، اس طرح تکلیف بھی ہوگی اور جماعت کی صف میں بھی عجیب و غریب منظر دکھائی دے گا! کرسی سے اتر کر سجدہ بھی صف سے آگے نکل کر کرنا پڑے گا یوں صف کی دُرستی میں بھی خلل واقع ہوگا۔ بہر حال زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت ہونے کی صورت میں قیام کے بعد ہرگز کرسی پر بیٹھ کر نماز نہ پڑھی جائے۔ اس طرح کرنے والے خواخواہ اپنے آپ کو تکلیفوں میں ڈالتے ہیں یا رُکوع و سُجود پر قادر ہونے کے باوجود کرسی پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے رُکوع و سُجود کر کے اپنی نمازیں برباد کرتے ہیں۔

دوسری جامع (COMPLETE) صورت: ”رُکوع و سُجود دونوں پر قدرت نہ ہو یا

صرف سجدے پر قادر نہ ہو تو کھڑا ہونے کی قدرت ہونے کے باوجود اُس کو قیام مُعاف

ہو جاتا ہے۔“ اس صورت میں مریض زمین پر بیٹھ کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے بلکہ اس کے لئے افضل بیٹھ کر پڑھنا ہے اور ایسا مریض اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تب بھی جائز ہے کہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے بھی رُکوع و سُجود اشارے سے کئے جاسکتے ہیں، یوں پوری نماز بیٹھے بیٹھے ادا ہو جائے گی، پہلی جامع صورت کی طرح بے جا دُتوں (یعنی تکلیفوں) کا اندیشہ (یعنی ڈر) اس صورت میں نہیں رہے گا۔ البتہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز میں جہاں تک ممکن ہو دوزانو بیٹھنا مُستحب ہے لہذا کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے سے بچنا مناسب ہے، جس طرح آسانی ہو زمین ہی پر بیٹھ کر نماز ادا کی جائے، دوزانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بیٹھنا مُستحب ہے ورنہ جس میں آسانی ہو مثلاً چار زانو یعنی چوڑی مار کریا اُکڑوں یا ایک پاؤں کھڑا کر کے ایک بچھا کر بیٹھ جائے۔ ہاں زمین پر بیٹھا ہی نہ جائے تو اس دوسری جامع صورت میں کرسی یا اسٹول یا تخت وغیرہ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ سکتے ہیں مگر بلا وجہ ٹیک لگانے سے پھر بھی بچا جائے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی جنہیں اجازت ہوتی ہے انہیں جتنا ممکن ہو ٹیک لگانے سے بچنا چاہئے اور آداب و تعظیم اور سنت کے مطابق افعال بجالانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس یعنی دوسری جامع صورت میں چونکہ بیٹھ کر پڑھنے کی رُخصت ملنے کا اصل سبب رُکوع و سُجود یا صرف سجدے پر قادر نہ ہونا ہے اس لئے رُکوع و سُجود کا اشارہ کرنا ہوگا اور سجدے کے اشارے میں رُکوع سے زیادہ سر جھکانا ضروری ہے، اس بات کا بھی خیال رکھا جائے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

فَرَمَانَ فِصْحًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَعْدَ بِرُكُوتٍ مِنْ زُورٍ وَبِأَكْبَرٍ يَصُحُّ بِخَلْفِ جِهَارٍ مَجْهُرٌ وَزُورٌ وَبِأَكْبَرٍ يَصُحُّ بِخَلْفِ جِهَارٍ مَجْهُرٌ يَكْفِي مَعْفَرَةً لَهُ. (ابن عساکر)

کُرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سجدہ کرنے کا مسئلہ

جو سجدہ نہیں کر پاتا اسے اشارے سے سجدہ کرنا ہوتا ہے اور اشارے سے سجدہ کرنے میں کمر جھکانا ضروری نہیں، رُکوع کے اشارے میں سر جتنا جھکائے سجدے کے اشارے میں اس سے زیادہ جھکائے، بالفرض سجدے میں سر تختی پر رکھ بھی دیا تو یہ اشارہ ہی مانا جائے گا اور نماز ہو جائے گی، تاہم کُرسی میں تختی ہونا بے معنی ہے اس کی ضرورت ہی نہیں اور جو سجدہ حقیقی پر قادر ہے وہ اگر کُرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سجدہ کرے گا تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

صَف میں کُرسی رکھنے کا مسئلہ

نماز باجماعت میں صفیں سیدھی رکھنے کی احادیث مبارکہ کے اندر بہت تاکید آئی ہے کہ صف برابر ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، کندھے اور پاؤں کے ٹخنے آپس میں محاذی یعنی ایک سیدھ میں ہوں، کندھے سے کندھا گرگڑکھار ہا ہوں لہذا جس مریض و مجبور کو شریعت نے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے وہ صف میں کُرسی کے بجائے زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرے، اگر زمین پر نہیں بیٹھ سکتا تو مجبوری کی وجہ سے بے شک کُرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے مگر کُرسی صف کے کونے میں رکھے، اگر صف ادھوری رہ جاتی ہو تو کونے کے بجائے صف کے ساتھ ملا کر کُرسی رکھ لے۔ اس صورت میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ کُرسی صف کی سیدھ میں رکھے نیز قیام کی حالت میں بھی کُرسی پر بیٹھ کر ہی نماز ادا کرے،

فَرَمَانِ فَصِيحٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسَّ لَيْتَ تَابَ شَيْءٌ يَجْعَلُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَأْسِ مَنْ رَجَعْتَ مِنْهُ بِكَافِرٍ مِمَّنْ لَيْتَ يَسْتَعِدُّ (یعنی بخشش کا وہ) کرتے رہیں گے۔ (امام ابن)

ورنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں یہ صف کے دیگر نمازیوں سے آگے جدا کھڑا ہوگا جو کہ صف بندی میں خلل کی مکروہ صورت ہے نیز ساتھ والے نمازی اور کرسی کے درمیان خلا (یعنی GAP) بھی نہ رہے۔

اُمّت کرام کی خدمات میں التجا

ان اہم احکام سے اکثر عوام غافل ہیں لہذا اُمت کی رہنمائی کیلئے اپنی اپنی مساجد میں کرسی پر نماز کے متعلق بیان کردہ مسائل و تقاضاؤں پر پڑھ کر سنا کر اجر و ثواب کا ڈھیروں ڈھیروں خزانہ حاصل کیجئے۔

نماز قائم کروا کے گیارہ حروف کی نسبت سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے 11 اہم ترین مدنی پھول

(نمبر 4 تا 14 مع "تشمیر ضروری" بہار شریعت جلد اول صفحہ 510 اور 511 سے جبکہ نمبر 5 تا 11 صفحہ 720 تا 722 سے لئے گئے ہیں)

﴿1﴾ فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام (یعنی کھڑا ہونا) فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔

﴿2﴾ اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لئے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت میں نہیں ہو تو جماعت سے ورنہ تنہا۔

﴿3﴾ کھڑے ہونے سے محض کچھ (یعنی تھوڑی سی) تکلیف ہونا عذر نہیں، بلکہ قیام اُس وقت

فَرَمَانَ فِصْحًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جُوبِحْ بِرَأْسِكَ دُونَ مِائِةٍ بِرَأْسِكَ بِرَأْسِكَ قَرَأْتَ كَعَدَّتْ مِائِةً مِمَّنْ سَأَلُوا عَنْكَ (ابن ماجہ)

ساقط (یعنی معاف) ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی (یا اس سے زیادہ) سحر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ (یعنی قراءت کر ہی نہیں سکتا) یوہیں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی، تو بیٹھ کر پڑھے۔

﴿4﴾ اگر عصا (STICK) یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

تشبیہ ضروری: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف

(یعنی معمولی) سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں! ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے مستنبط (م-ت-ث-ب-پہ۔ یعنی خبردار) ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ (یعنی نئے سرے سے پڑھنا) فرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں ان کا پھیرنا (یعنی از سر نو پڑھنا) فرض۔

﴿5﴾ جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر (یعنی نقصان) لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا یا کھڑے ہو کر

فَرَمَانَ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: بروز قیامت ان لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید دردناق قابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر (حسب معمول) رُکوع و سُجود کے ساتھ نماز پڑھے۔

﴿6﴾ اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ بیٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔

﴿7﴾ بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اُس طرح بیٹھے۔ ہاں دوزانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔

﴿8﴾ کھڑا ہو سکتا ہے مگر رُکوع و سُجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے پہلے گا تو بھی بیٹھ کر اشارے سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رُکوع کے لیے اشارہ کرے یا رُکوع پر قادر ہو تو رُکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدے کے لیے اشارہ کرے۔

﴿9﴾ اشارے کی صورت میں سجدے کا اشارہ رُکوع سے پست ہونا ضروری ہے (کہ سجدے کے لئے رُکوع سے زیادہ سر نہ جھکایا تو اشارے سے سجدہ ادا ہی نہ ہوگا اس لئے نماز بھی نہ ہوگی) مگر یہ ضرور نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کر دے۔ سجدے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اُس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی

فَرَمَانَ فِصْلًا ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمُ نَحْوِ بِرَّكَبٍ مَرْتِدٍ وَرُؤُوسُ رُكْعَتَيْنِ مَجْتَمِعَتَيْنِ أَوْ رَأْسُ رُكْعَةٍ وَرَأْسُ رُكْعَتَيْنِ مَجْتَمِعَتَيْنِ أَوْ رَأْسُ رُكْعَةٍ وَرَأْسُ رُكْعَتَيْنِ مَجْتَمِعَتَيْنِ أَوْ رَأْسُ رُكْعَةٍ وَرَأْسُ رُكْعَتَيْنِ مَجْتَمِعَتَيْنِ (ترمذی)

ہو یا دوسرے نے۔

﴿10﴾ اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اُس پر سجدہ کیا اور رُکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہو بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدے کے شرائط پائے جائیں مثلاً اُس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقۃً رُکوع و سجدہ پائے گئے، (لہذا) اشارے سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رُکوع و سجدہ کر سکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام فرض ہے یا اُٹھائے نماز میں (یعنی دوران نماز) قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لہذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے، اُس پر فرض ہے کہ اُسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقۃً سجدہ نہ پایا گیا بلکہ سجدے کے لیے اشارہ ہوا لہذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اور اگر یہ شخص اُٹھائے نماز میں (یعنی نماز کے دوران) قیام پر قادر ہو تو سرے (یعنی شروع) سے پڑھے۔

﴿11﴾ پیشانی میں زخم ہے کہ سجدے کے لیے ماتھا (یعنی پیشانی) نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۷۲۷، ۷۲۸ مختصر)

بہار شریعت (جلد اول حصہ 3) سے لئے جانے والے مذکورہ بالا (یعنی اوپر بیان

فَرَمَانِ فَصْلَةٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حَيْثُ جُورُوا رُزِقُوا بِمَجْهُدِهِمْ بِرُؤُوسِ كَثْرَتٍ كَرِيماً أَوْ بِنُؤْمَانِ كَرَمٍ كَرِيمٍ أَوْ بِقِيَامَتِ كَيْدٍ مِنْ أَسْرِ كَأَشْفِئَاؤِ دُونَ كَأَمْرِ كَأَسْرِ (شمس الامان)

کئے جانے والے) گیارہ مسائل اچھی طرح سمجھ کر ذہن نشین کر لئے جائیں تو بیٹھ کر یا اشاروں سے نماز پڑھنے والوں پر ان کی نمازوں کا شرعی حکم ان شاء اللہ صاف ظاہر ہو جائے گا۔ جو مریض و مجبور نہیں ہیں انہیں بھی یہ مسائل سیکھ لینے چاہئیں کہ کبھی خود کو بھی ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے، ورنہ دوسرے مسلمان مریضوں کی شرعی رہنمائی کے حوالے سے کام آسکتے ہیں۔

غیر مسلم یا فاسق ڈاکٹر کے کہنے پر گرسی پر نماز۔۔۔

سوال: دل کے بائی پاس آپریشن کے بعد یا کسی اور بیماری کے سبب فاسق یا غیر مسلم سرجن یا فزیشن مریض کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی تاکید کرے اور مریض کو اس طرح کے مرض میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے نقصان کا کوئی تجربہ نہ ہو نیز وہ کسی طرف ظن غالب بھی نہ کر پاتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: ”بہار شریعت“ میں ایک مسئلہ لکھا ہے: ”آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان مششور (یعنی ایسا مسلمان جس کا ظاہر حال مطابق شرع ہو) نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔“ اس میں طبیب حاذق مسلمان مششور کی قید لگائی ہے، اسی طرح اور بھی اس قسم کے مسائل ہیں جن میں طبیی معالج (یعنی ڈاکٹر) کی ہدایات پر عمل کرنے کی صورت میں کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی لازم آتی ہے تو ہر جگہ جزییات میں طبیب حاذق مسلمان غیر فاسق یا کم از کم مششور یعنی ظاہر ادا دین دار ہونے کی قید لگائی جاتی ہے۔

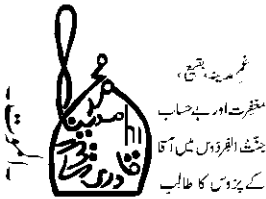
فرمانِ فصیح: ضلیٰ اللہ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قرآن مجید لکھتا ہے اور قرآنِ مجید پڑھتا ہے۔ (عبدالرزاق)

اولاً: اس زمانے میں طبیبِ حاذق (یعنی ماہرِ طبیب) کا ملنا دشوار ہے، ثانیاً: حاذق (یعنی ماہر و اکثر) ملے بھی تو مسلم غیر فاسق یا کم از کم مشہور الحال ہو اس کا ملنا مزید دشوار اس لئے اس قسم کے جان لیوا امراض کے علاجِ معالجے میں تجربات پر مبنی ہدایات جس کا تعلق جسمانی شدید نقصان سے بچنے کے لئے سرجن یا اسپیشلسٹ دے اور اس کی بات پر مریض کا ظن غالب ہو تو رخصت کے لئے کافی ہونا چاہئے اس لئے کہ غیر مسلم یا فاسق طبیب کی اس قسم کی باتیں عموماً تجربات پر مبنی ہوتی ہیں، مریض کا اپنا تجربہ نہ بھی ہو تب بھی غیر مسلم یا فاسق ماہرِ طبیب کے کہنے سے اس کی بات پر ظن غالب ہو ہی جاتا ہے اور عمل کرنے کے لئے یہی کافی ہے۔ سرجن ماہر نہ ہو گا تو اور کون ہو گا! یونہی اس مرض کا اسپیشلسٹ ضرور تجربہ کار اور ماہر ہوتا ہے اس کی بات کا بھی لحاظ کیا جائے گا الا (یعنی مگر) یہ کہ کوئی اس قسم کی بات سامنے آئے کہ آپس میں طبی ماہرین ہی کا اختلاف ہو، تو اس قسم کی صورت حال میں کسی ایک طبیب کی بات پر بھروسہ نہیں ہوتا، جانبِ مخالف کی بات ظن غالب ہونے میں رکاوٹ بنتی ہے، اس لئے اس قسم کے مسئلے میں مزید دو تین ماہرینِ طب سے تحقیق کر لی جائے یا زیادہ تجربہ کار ماہر کی بات پر اعتماد کیا جائے یہی مختصراً صورت دکھائی دیتی ہے۔ لہذا بائی پاس جیسے نازک آپریشن کے بعد دل کے امراض کا ایسا ماہر سرجن جو کہے اس کی بات کا لحاظ کرنا چاہئے مریض کو ضرور اس قسم کی صورت حال میں اس کے کہے پر ظن غالب ہو جاتا ہے کہ اس کی رائے کافی تجربات پر مبنی ہوتی ہے صرف اسی کی تمہارے نہیں ہوتی بلکہ دنیا بھر کے اس مرض کے ماہر

فَرَمَانَ فَصَّلْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ (صحیح ابوداؤد)

سرجنوں کے تجربات کی رو سے اس قسم کی ضروری ہدایات وجود میں آتی ہیں۔

اس لئے ظن غالب ہونے کے بعد جتنے دنوں کے لئے وہ منع کرے تو نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے یونہی جھکنے کا منع کرے سجدہ حقیقی (یعنی معمول کے مطابق کیا جانے والا سجدہ) نہ کر سکے تو بھی بیٹھ کر پڑھنے کی رخصت مل جائے گی۔ پہلی صورت میں اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ جتنا کھڑا ہو سکتا ہے اتنا قیام فرض، واجب اور سنتِ فجر میں فرض ہے، اس لئے سجدہ کر سکتا ہو تو اب اگر ماہر طبیب بیٹھ کر رکوع سجدے کے ساتھ پڑھنے کا کہے تو اس سے پوچھ لیا جائے کہ کچھ دیر میں کھڑا ہو سکتا ہوں؟ اگر وہ اجازت دے تو اتنی دیر قیام کر لیا جائے اور اگر بیٹھ کر بھی اشارے سے پڑھنے کا کہے تو مکمل قیام ہی ساوٹ (یعنی معاف) ہو جائے گا، ابتدا ہی سے بیٹھ کر اشارے سے پڑھ سکتا ہے بس اس کی بات پر دل جمننا ضروری ہے اور جوں ہی طبیعت بحال ہو تو فوراً مشورہ کر کے نماز مکمل فرائض کے ساتھ ادا کرے، اس میں بلاوجہ سستی نہ کرے ماہر طبیب کے کہے کو غیر ضروری طور پر رخصت کا بہانہ نہ بنائے۔



غرمینہ بیچ

مخفرت اور بے حساب

بکث القروں میں آکا

کے پڑوس کا طالب

۱۰ صفر شریف ۱۴۴۳ھ

18-09-2021

یہ رسالہ پڑھ لینے
کے بعد ثواب کی نیت
سے کسی کو دید مجھے

آخذ و مراجع

مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ	کتاب
کوئٹہ	فتح القدر	مکتبۃ المدینہ کراچی	قرآن مجید
کوئٹہ	الحجرات	دارالکتب العلمیہ بیروت	بخاری
دارالکتب العلمیہ بیروت	حلیۃ الخلی	دار ابن حزم بیروت	مسلم
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	مدینہ المصلیٰ	دار احیاء التراث العربی بیروت	ابوداؤد
سہیل اکیڈمی لاہور	غنیہ	دار الفکر بیروت	ترمذی
دار المعرفہ بیروت	در مختار و رد المحتار	دارالکتب العلمیہ بیروت	نسائی
کوئٹہ	حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار	دار المعرفہ بیروت	ابن ماجہ
دار الفکر بیروت	فتاویٰ عالمگیری	دار المعرفہ بیروت	موطا امام مالک
کراچی	شرح الوقایہ	دار الفکر بیروت	مسند امام احمد
مکتبۃ المدینہ کراچی	مراتی الفلاح	دار احیاء التراث العربی بیروت	مجموعہ کبیر
کراچی	حاشیہ الطحاوی علی مراتی الفلاح	دارالکتب العلمیہ بیروت	مجموعہ اوسط
مکتبۃ المدینہ کراچی	جد المتار	دارالکتب العلمیہ بیروت	شعب الایمان
رضا فاؤنڈیشن لاہور	فتاویٰ رضویہ	دارالکتب العلمیہ بیروت	اسنن الکبریٰ
مکتبۃ رضویہ آرام باغ کراچی	فتاویٰ امجدیہ	المکتب الاسلامیہ بیروت	ابن خزیمہ
مکتبۃ المدینہ کراچی	بہار شریعت	دار الفکر بیروت	مرقاۃ المفاتیح
بزم وقار الدین کراچی	وقار الفتاویٰ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	مرآۃ المناجیح
فرید بک سنال لاہور	سنی ہفت روزہ	دار صادر بیروت	احیاء العلوم
مکتبۃ المدینہ کراچی	قانون شریعت	دار مکتبۃ الصحیۃ بیروت	کتاب الکبائر
☆☆☆	☆☆☆	دار احیاء التراث العربی بیروت	ہدایہ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی تھی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مآخذ فی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیئے، گاہکوں کو بدستییب ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی ڈکاتوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیئے، اختیار فروشوں یا بیچوں کے ذریعے اپنے محلے کے گھروں میں حسب توفیق رسالے یا مآخذ فی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ بیچیا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیئے اور خوب ثواب کمائیئے۔

فہرس

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
26	امام کی قراءت منتہدی کیلئے کافی ہے	1	دُرد و شریف کی فضیلت
26	نماز میں قراءت کس طرح کرے	2	قیامت کا سب سے پہلا سوال
27	خُروف کی صحیح ادا ہونگی ضروری ہے	2	نماز کی کیلئے نُور
27	خبردار! خبردار! خبردار!	2	کون، کس کے ساتھ اُٹھے گا!
28	مذہبِ رسالہ المدینہ	3	شدید زُخمی حالت میں نماز
29	تجدے میں پاؤں کی انگلیوں کا مسئلہ	3	بایچ نمازوں، دُعاؤں اور رمضان المبارک کے عظیم الشان فضائل
30	کار پیٹ پر تہجدہ کرنے کا طریقہ	5	نماز کب نورانی ہوتی ہے اور کب تاریک؟
30	کار پیٹ کے نقصانات	6 تو دین محمدی پر نہیں مردے!
31	کار پیٹ پاک کرنے کا طریقہ	6	نماز کا چور
32	30 سے زائد واجبات	7	چور کی دو قسمیں
35	نماز کی تقریباً 95 سنتیں	7	اپنی نماز میں دُرس ت کیجئے
35	تکبیر تحریر کی سنتیں	8	نماز کا طریقہ (مختصر)
35	قیام کی سنتیں	13	اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق ہے
36	رُکوع کی سنتیں	14	دونوں متفقہ ہوں!
37	قوے کی سنتیں	14	نماز کی 6 شرائط
39	تجدے کی سنتیں	16	باریک لباس میں نماز پڑھنا
39	تیلے کی سنتیں	16	ستر سے چپکا ہوا لباس پہن کر نماز پڑھنا
40	دوسری رُکعت کیلئے اُٹھنے کی سنتیں	16	عورتیں نماز میں باریک چادریں نہ پہنیں
40	تقدے کی سنتیں	19	تین مکروہ اوقات
41	سلام پھیرنے کی سنتیں	19	نصف التہار شرعی معلوم کرنے کا طریقہ
41	”زخسار دکھائی دے“ کی وضاحت	20	دوران نماز غصہ مکروہ وقت داخل ہو جائے تو؟
41	سلام پھیرنے میں کیا نیت کرے؟	22	نماز کے 7 قرائن
42	سلام پھیرنے کے بعد کی سنتیں	22	امام رُکوع میں ہو تو شامل ہونے کا طریقہ
43	فرض کے بعد کی دُعا	23	اللہ یا اکبار یا اکبر کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے
43	سُنّتِ بعدیہ کے متعلق سنتیں	24	نوافل بیٹھ کر پڑھنا
43	جماعت ختم ہونے کے بعد سنتیں کہاں پڑھیں؟	25	پڑھنے کی تعریف

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
58	کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا	44	10 سنتیں
59	خطیب صاحبان متوجہ ہوں	45	نماز کے تقریباً 17 مستحبات
59	نماز میں جماعت لینا	46	بغیر کچھ بچھاؤ بخدو کرنا افضل ہے
60	جماعتی کی کیفیت اور اسے روکنے کی بہتر ترکیب	47	گرد آلود پیشانی کی فضیلت
60	آلنا قرآن کریم پڑھنا	47	نماز توڑنے والی 33 باتیں
62	قوے اور جلسے میں سیدھا نہ ہونا	48	نماز میں رونا
62	امام سے پہل کرنا	49	نماز میں بے ہوش ہو جانا
63	گدھے جیسا منہ (دکایت)	49	نماز میں کھانسا
63	بصرف پا جاے میں نماز پڑھنا وغیرہ	49	دوران نماز دیکھ کر پڑھنا
64	قبر کے سامنے نماز پڑھنا	50	عمل کثیر کے معنی
64	تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا	51	دوران نماز لباس پہننا
65	نماز کے 42 مکروہات تخریبہ	51	نماز میں کچھ نگھنا
65	گھٹے نماز پڑھنا	52	دوران نماز قبلے سے پھر جانا
65	نماز میں ٹوٹی گر پڑے تو۔۔۔؟	52	نماز میں چلنا
66	تین سے کم تسبیحات پڑھنا	52	نماز میں سانپ یا بچھو یا جوئیں مارنا یا بال اُکھیرنا
66	پیشانی پر گھاس چپک جائے تو۔۔۔؟	53	نماز میں اُٹھنا
67	نماز میں کھانسا	54	اللہ اکبر کہنے میں غلطیاں
67	نماز میں جھومنا	54	نماز ٹوٹنے کا ایک نازک مسئلہ
68	نماز میں آنکھیں بند رکھنا	55	نماز کے 30 مکروہات تخریبہ
68	امام کا تہا مخراب میں کھڑا ہونا	55	کیڑے سمیٹنا
69	مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا	55	کیڑے سمیٹنے کے مختلف انداز
70	باف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟	55	کندھوں پر چادر لگانا
70	پانچے فولد کر کے نماز پڑھنا	56	ظلمی حاجت کی شدت
71	ٹکڑے کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے!	56	نماز میں کنکریاں بٹانا
72	جماعت کا بیان	57	اُٹھائیاں پٹھانا
72	نماز جماعت کے متعلق 8 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	57	کمر یا ہاتھ رکھنا
73	جماعت مُعاف ہونے کی 20 مجبوریات	58	آسمان کی طرف یا اوپر اُدھر دیکھنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
91	امامِ اعظمؒ کو سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیدار (دکایت)	74	گنہگار بننے کا خوف
91	تہجد کے متعلق بھول چوک	74	سُننِ ہدٰی کسے کہتے ہیں
92	بلند آواز سے قراءت کرنے نہ کرنے میں بھول کرنا	75	اقامت کے بعد امام صاحب یوں اعلان کریں
93	امام پر تہجد سہواً واجب ہونا مقتدی پر بھی واجب	76	فرضوں کے بعد اعلان
94	مسنوق اور تہجد سہواً	76	مسجد کی بجلی کے استعمال کا مسئلہ
95	تہجد سہواً اور سلام پھیرنے کے بعض مسائل	77	نماز و نذر کے 14 مدنی پھول
96	زکعتوں کی تعداد میں شک کے مسائل	78	دُعائے قنوت
97	تعداد زکعات کے متعلق وسوسے کا علاج	79	وتر کا سلام پھیرنے کے بعد کی ایک سنت
97	شیطان رونے ہوا بھاگ کھڑا ہوتا ہے	79	نمازی کے آگے سے گزرنے کا نمانہ ہے
98	یہاں کون سا تہجد مراد ہے؟	80	نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 17 احکام
98	تہجد تلاوت کے 14 آداب	81	نشرہ کیسا ہو؟
100	حاجت پوری ہونے کیلئے	82	دو آدمیوں کا نمازی کے آگے سے گزرنے کا طریقہ
101	تہجد تلاوت کی 14 آیتیں	82	آگے سے گزرنے والے کو نمازی کس طرح روکے!
103	تہجد شکر کا بیان	83	پانچوں نمازوں کی تفصیل
103	تہجد شکر کے لیے فضولازی ہے	84	تہجد سہواً کے بارے میں 50 مسائل
104	گُری پر نماز	84	تہجد سہواً کا طریقہ
104	نماز میں کھڑے ہونے کی صورتیں	85	ترک واجب کے باوجود تہجد سہواً واجب نہ ہونے کی صورت
104	قیام مُعاف ہونے کی صورتیں	85	سُننیں چھوڑنے سے تہجد سہواً واجب نہیں ہوتا
105	قیام کی خاطر ترک جماعت کی صورت	86	اگر الحمد شریف کا ایک حرف بھی چھوٹا۔۔۔؟
105	قیام مُعاف ہونے کی ایک اہم صورت	86	الْحَمْدُ لِلَّهِ شَرِيفٌ اور سورت ملانے میں بھول چوک
105	گُری پر نماز کے شرعی مسئلے کی ”دوجانب (COMPLETE) سوئس“	87	زکوع و بُجود و قنوت میں آیت پڑھ لی تو۔۔۔؟
108	گُری کے آگے لگی ہوئی سختی پر تہجد کرنے کا مسئلہ	88	اگر کسی رکعت کا تہجد رہ جائے تو کیا کرے؟
108	عَف میں گُری رکھنے کا مسئلہ	88	تعدد اِلکان بھول گیا تو۔۔۔؟
109	اِتْمَد کرام کی خدمات میں التجا	89	تہجد اولیٰ بھول کر کھڑا ہو جانے کا مسئلہ
109	بیٹھ کر نماز پڑھنے کے 11 اہم ترین مدنی پھول	89	تہجد اخیرہ میں نہیں بیٹھا کھڑا ہو گیا تو۔۔۔؟
113	غیر مسلم یا فاسق ڈائمر کے کہنے پر گُری پر نماز۔۔۔	91	تہجد اولیٰ میں دُود شریف شروع کر دیا تو۔۔۔؟

ہر عبادت سے اعلیٰ عبادت نماز

(۹ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ / 07-12-2019)

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز
 قلبِ شمگیں کا سامانِ فرحت نماز
 نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ
 پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ
 بھائیو! گر خدا کی رضا چاہئے
 آؤ مسجد میں جھک جاؤ رب کے حضور
 اے غریبوا! نہ گھبراؤ سجدے کرو
 صبر سے اور نمازوں سے چاہو مدد
 خوب نفلوں کے سجدوں میں مانگو دُعا
 کیوں نمازی جہنم میں جائے بھلا!
 جو مسلمان پانچوں نمازیں پڑھیں
 ہوگی دنیا خراب آخرت بھی خراب
 بے نمازی جہنم کا حقدار ہے
 قبر میں سانپ بچھو لپٹ جائیں گے
 سہ سکو گے نہ دوزخ کا ہرگز عذاب
 دیکھو! اللہ ناراض ہو جائے گا

ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
 ہے مریضوں کو پیغامِ صحت نماز
 رب سے دلوائے گی تم کو جنت نماز
 قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نماز
 آپ پڑھتے رہیں باجماعت نماز
 تم کو دلوائے گی حق سے رفعت نماز
 دے گی برکت، مٹائے گی عُربت نماز
 پوری کروائے ہر ایک حاجت نماز
 پوری کروائے گی رب سے حاجت نماز
 اس کو دلوائے گی باغِ جنت نماز
 لے چلے گی انہیں سوئے جنت نماز
 بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
 بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
 بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
 بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
 بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز

یاخدا تجھ سے عطار کی ہے دُعا
 مصطفیٰ کی پڑھے پیاری اُمت نماز

نماز کے ضروری مسئلے سیکھنا فرض ہے

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

یعنی ”علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“ (ابن ماجہ حدیث ۱۰۱۱) لہذا سب میں از بین و اہم ترین فرض یہ ہے کہ بنیادی عقائد کا علم حاصل کرے جس سے آدمی صحیح العقیدہ بنی نما ہے اور جس کے انکار و مخالفت سے کافریا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مسائل نماز یعنی اس کے فرائض، شرائط اور نماز توڑنے والی چیزیں سیکھے تاکہ نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر اس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا ضروری ہے (فرائض کا سیکھنا فرض اور واجبات کا سیکھنا واجب)۔

تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 623 تا 624



978-969-722-240-7



01013318



فیضانِ مدینہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی کراچی

+92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net